محکمہ جنگلی حیات (پنجاب) میں تحفظِ حیوانات و شکار کے اقدامات و قوانین

(اسلامی تناظر میں جائزہ)

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ

نگران مقالہ

ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ

نمل، اسلام آباد

مقالہ نگار

محمد شاہد ظفر

ایم فل علوم اسلامیہ

شعبہ علوم اسلامیہ

فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد

جولائی 2020ء

محکمہ جنگلی حیات (پنجاب) میں تحفظِ حیوانات و شکار کے اقدامات و قوانین

(اسلامی تناظر میں جائزہ)

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ

مقالہ نگار

محمد شاہد ظفر

ایم فل علوم اسلامیہ

نگران مقالہ

ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ

نمل، اسلام آباد

شعبہ علوم اسلامیہ

فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد

جولائی 2020ء

©(محمد شاہد ظفر)

بسم الله الرحمن الرحيم

منظوری فارم برائے مقالہ و دفاع مقالہ

(Thesis and Defence Approval Form)

زیر دستخطی تصدیق کرتے ہیں کہ انہوں نے مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا اور مقالہ کے دفاع کو جانچا ہے وہ مجموعی طور پر امتحانی کارکردگی سے مطمئن ہیں اور فیکلٹی آف سوشل سائنسز سے اس مقالے کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالے بعنوان: **محکمہ جنگلی حیات (پنجاب) میں تحفظ حیوانات و شکار کے اقدامات و قوانین**

An analyais of acts and initiatives of wildlife department punjab regarding protection of animal and hunting in Islamic prospective.

نام ڈگری: ایم فل علوم اسلامیہ

نام مقالہ نگار: محمد شاہد ظفر

رجسٹریشن نمبر: 1348-Mphil/IS/S17

ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری
(نگران مقالہ)
دستخط نگران مقالہ

پروفیسر ڈاکٹر شاہد صدیقی
(ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز)
دستخط ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز

بریگیڈیئر محمد ابراہیم
(ڈائریکٹر جنرل)
دستخط ڈائریکٹر جنرل

تاریخ ________

حلف نامہ فارم

(Candidate Declaration Form)

میں محمد شاہد ظفر ولد محمد ظفر الحق

رجسٹریشن نمبر: 1348-Mphil/IS/S17

طالب، ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل) اسلام آباد، حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ مقالہ

بعنوان: **محکمہ جنگلی حیات (پنجاب) میں تحفظ حیوانات وشکار کے اقدامات و قوانین (اسلامی تناظر میں جائزہ)**

An analyais of acts and initiatives of wildlife department punjab regarding protection of animal and hunting in Islamic prospective.

ایم فل علوم اسلامیہ کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے سلسلہ میں پیش کیا گیا ہے اور **ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری** کی نگرانی میں تحریر کیا گیا ہے، راقم الحروف کا اصل کام ہے، اور یہ کہ مذکورہ کام نہ تو کہیں اور جمع کروایا گیا ہے، نہ ہی پہلے سے شائع شدہ ہے اور نہ ہی مستقبل میں کسی بھی ڈگری کے حصول کے لئے کسی دوسری یونیورسٹی یا ادارے میں میری طرف سے پیش کیا جائے گا۔

نام مقالہ نگار: **محمد شاہد ظفر**

دستخط مقالہ نگار: ____________________

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

انتساب

امام الانبیاء والمرسلین، فخر الاولین والآخرین حضور سرورِ کائنات ﷺ

کے نام

اظہار تشکر

محکمہ جنگلی حیات اور شریعت اسلامیہ کے تحفظ حیوانات و شکار کے متعلق اقدامات و قوانین پر تحقیقی مقالہ لکھنا خاصہ مشکل امر تھا جو اللہ رب العزت اور رسول ﷺ کے خاص فضل و کرم اور خاص توفیق سے پایہ تکمیل کو پہنچا، جس پر میں اللہ العالمین کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔

میں ممنون ہوں اپنے والدین کرام کا جنھوں نے اپنے عمل اور رہنمائی سے مجھے علوم اسلامیہ کی طرف مائل کیا۔ اور ان کی دعاؤں اور بے لوث محبتوں سے آج میں اس مقام پر ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ اور عمر خضری عطا فرمائے۔

نگران مقالہ محترم جناب ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مسلسل توجہ اور ہمہ وقت رہنمائی سے مقالہ لکھنا ممکن ہوا۔ مفید مشوروں سے نوازا اور جہاں جہاں مقالہ میں اصلاح کی ضرورت تھی بڑے احسن انداز میں ان مقامات کی نشاندہی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمر میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ نمل کے تمام اساتذہ اور بالخصوص استاذ محترم ڈاکٹر نور حیات خان صاحب (صدر شعبہ علوم اسلامیہ) اور استاذ محترم ڈاکٹر سید شاہد ترمذی صاحب کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ جنھوں نے اپنی خاص رہنمائی سے مقالہ کو مزید مفید بنایا۔

محترم ڈاکٹرز حضرات اور محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے جملہ آفیسرز کا تہہ دل سے ممنون ہوں جن کی رہنمائی اور انٹرویوز سے مقالہ کو مزید مفید بنانے میں مدد ملی۔

Abstract

My topic is as under:

An analyais of acts and initiatives of wildlife department punjab regarding protection of animal and hunting in Islamic prospective.

Islam is a perfect religion and a complete code of conduct.It contains guidance for all professions of life.From the ancient time man has been hunting animals for food and other necessities.Before Islam there were no laws on animal protection and hunting.Islam after its advent not only gave all living beings their rights but also made animals an ummah like human beings.Islam allows us to hunt animals conditionally for food and other necessities. In the Quran and Hadith and books of Fiqah we have detailed rules and regulations regarding the protection of animals and hunting.

All countries have established permanent departments in the areas related to human life,so that the sector can devolp and help in human welfare.Institutions related to wildlife have also been established in the world,who are working to ensure wildlife protection, prevention of trafficking and poaching.If this Department is strong, wildlife is protected and the environment is kept clean.The Punjab wildlife department also enacted laws on wildlife conservation and hunting,some of them are in accordance with Islamic laws while some other laws are also contrary to Shariah principles.

In this association, analyais of acts and initiatives of wildlife department punjab regarding protection of animal and hunting in Islamic prospective considerd as the topic of the Mphil research study.In this study the introduction,history and objectives of the wildlife department punjab are covered.In addition,the introduction of hunting,Shariah rules and terms are explained.At the same time the methods of hunting by means of tricks and conventional devices are discussed from a Shariah point of view.Then the initiatives and acts of Animal protection and hunting by department are described.And finaly the initiatives and acts of the department were compared with the Shariah principles and rules and an attempt has been made to offer a solution.

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
Iv	مقالہ کی منظوری کا فارم(Thesis Acceptance Form)	1
V	حلف نامہ(Declaration)	2
Vi	انتساب(Dedication)	3
Vii	اظہار تشکر(A word of thanks)	4
Viii	تلخیص مقالہ(Abstract)	5
Ix	فہرست عنوانات(Table of Content)	6
X	**مقدمہ**	7
1	**باب اول: محکمہ جنگلی حیات کا تعارف، تاریخ اور مقاصد**	8
2	فصل اول: محکمہ جنگلی حیات کا تعارف و تاریخی پس منظر	9
8	فصل دوم: محکمہ جنگلی حیات پنجاب کا تعارف و تاریخ	10
16	فصل سوم: محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے مقاصد	11
22	**باب دوم: محکمہ جنگلی حیات پنجاب اور شریعت اسلامیہ کے قوانین کا جائزہ**	12
23	فصل اول: محکمہ جنگلی حیات اور شریعت اسلامیہ کے قوانین شکار کا جائزہ	13
32	فصل دوم: محکمہ جنگلی حیات اور شریعت اسلامیہ کے قوانین تحفظ جنگلی حیات کا جائزہ	14
45	فصل سوم: سروے کے نتائج	15
55	**باب سوم: شکار کی اقسام اور تحفظ حیوانات و شکار کے اقدامات و قوانین**	16
56	فصل اول: شکار کی اقسام	17
67	فصل دوم: محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے تحفظ حیوانات و شکار کے اقدامات	18
75	فصل سوم: محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے تحفظ حیوانات و شکار کے قوانین	19
85	**باب چہارم: شکار کا شرعی مفہوم و تاریخ، احکامات، طریقے اور آلاتِ شکار**	20
86	فصل اول: شکار کا شرعی مفہوم، تاریخ اور احکامات	21
116	فصل دوم: شکار کے طریقے	22

23	فصل سوم: آلات شکار (کلب معلّم، سدھایاباز، جال، تیر کمان، بندوق)	140
24	خلاصہ بحث	165
25	نتائج بحث	166
26	سفارشات وتجاویز	168
27	فہرست آیات کریمہ	171
28	فہرست احادیث مبارکہ	173
29	فہرست اصطلاحات	176
30	فہرست شخصیات	177
31	فہرست اماکن	179
32	فہرست مصادر ومراجع	180

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ زَیَّنَ النَّبِیِّیْنَ بِحَبِیْبِہِ الْمُصْطَفٰی وَمَنَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ بِنَبِیِّہِ الْمُجْتَبٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرِ الْوَرٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْمُتَاَدِّبِیْنَ بِالتَّقْوٰی۔

موضوع تحقیق کا تعارف (Introduction of the Research Topic)

اللہ رب العزت نے انسان کو تخلیق فرما کر اسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا۔ تمام جانداروں کو انسان کے لئے مسخر فرمایا تاکہ انسان اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرسکے۔ عرصہ دراز سے انسان اپنی ضروریات کی تکمیل کے پیش نظر جانوروں کا شکار کرتا چلا آرہا ہے۔ اسلام امن کا دین ہے، اس لئے جہاں اسلام نے جانداروں سے نفع اٹھانے کو جائز قرار دیا ہے وہیں اسلام جانداروں کے تمام حقوق پورے کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔ جانداروں کے حقوق میں ان کا کھانا، پینا، گرمی، سردی سے بچاؤ اور دیگر عوامل شامل ہیں۔ جانداروں کے ان حقوق کو پورا کرنے کے لئے پاکستان کے تمام صوبوں میں جنگلی حیات کے محکمے قائم کئے گئے ہیں۔ ان محکموں نے جانداروں کے تحفظ، بقاء اور شکار کے لئے اقدامات و قوانین وضع کئے ہیں، جن پر عمل پیرا ہو کر وہ جانداروں کو ان کے بنیادی حقوق دینے کی کوشش کررہے ہیں۔ محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے بھی جانداروں کے تحفظ اور شکار کے لئے اقدامات و قوانین وضع کئے ہیں جن میں سے اکثر قوانین شریعت اسلامیہ کے اصولوں کے مطابق ہیں جبکہ بعض قوانین شریعت اسلامیہ کے اصولوں کے مخالف بھی ہیں۔

موضوع تحقیق کا پس منظر (Background of the Research Topic)

جانداروں کی موجودگی، انسانی بقاء کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں جانداروں کے معاملات کو سنجیدگی سے نہیں دیکھا جاتا۔ جانداروں کے تحفظ اور بقاء کے لئے ایک ادارے کا قیام ناگزیر تھا جو جانداروں کے تحفظ اور بقاء کے لئے اطمینان بخش قوانین وضع کرکے ان پر سنجیدگی سے عمل کرواتا۔ چنانچہ اس ضرورت کی تکمیل کے پیش نظر باقاعدہ طور پر موثر اختیارات رکھنے والا ادارہ قائم کیا گیا جس کا موجودہ نام Forestry Wildlife and Fisheries ہے۔ تمام اضلاع اور تحصیلوں میں اس محکمہ کے زیر انتظام دفاتر قائم کئے گئے ہیں جو جنگلی حیات کے تحفظ و بقاء اور غیر قانونی شکار کی روک تھام کے لئے موثر اقدامات کررہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے مختص کئے گئے بجٹ اور اپنے وسائل کو استعمال میں لاتے ہوئے محکمہ، جانداروں کے تحفظ و بقاء کے لئے ہر ممکن کوشش کررہا ہے۔ انسان کا حیوانات کے ساتھ خاصا پرانا تعلق ہے، عرصہ دراز سے انسان حصول منفعت کی تکمیل کے لئے ان کی طرف رجوع کرتا

رہا ہے۔شکار کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کی آمد سے لاکھوں سال پہلے انسان اپنی خوراک اور دیگر ضروریات کی تکمیل کے لئے حیوانات سے نفع حاصل کرتا رہا ہے۔شریعت اسلامیہ نے شکار اور تحفظ حیوانات سے متعلق واضح قوانین وضع فرما دیئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر بہتر اور حلال طریقے سے شکار کر کے جانوروں سے مستفید ہوا جا سکتا ہے۔محکمہ کی طرف سے وضع کئے گئے اکثر قوانین شریعت اسلامیہ کے عین مطابق ہیں جبکہ بعض قوانین، شرعی اصول و قواعد سے ٹکراتے بھی ہیں۔

موضوع تحقیق کی اہمیت(Importance of the Research Topic)

اسلام نے اپنی آمد کے بعد بھی شکار کو اپنے اصول و قواعد کے ساتھ برقرار رکھا ہے۔قرآن پاک میں شکار کی اباحت سے متعلق واضح حکم پایا جاتا ہے، لیکن اس کے دیگر قواعد و مسائل کے متعلق اجمالی احکام ذکر کئے گئے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے اپنے اقوال مبارکہ کے ذریعے اس کی مزید وضاحت فرمائی ہے اور اس کی بہترین وضاحت کتب احادیث و فقہ میں ملتی ہے۔

ہر دور میں شکار کرنے کے مختلف طریقے موجود رہے ہیں، دور حاضر میں بھی شکار کے مختلف طریقے رائج ہیں مثلاً تیر کمان جال، پھندہ، کتے، باز اور بندوق وغیرہ کے ساتھ شکار کرنے کے طریقے۔ان آلات کے ساتھ شکار کرنے کے احکامات مختلف ہیں۔اس بارے میں تمام علماءؒ کی آراء متفق نہیں ہے، مثلاً بندوق کے ساتھ شکار کرنے کے متعلق کچھ علماء کرامؒ یہ فرماتے ہیں کہ بندوق سے کیا ہوا شکار، تیر کمان کی مثل ہے لہٰذا ذبح سے پہلے مر جائے تو حلال ہے۔جبکہ بعض دوسرے علماءؒ کا موقف یہ ہے کہ بندوق کے شکار کا حکم تیر کمان والا نہیں ہے، اس سے شکار شدہ جانور ذبح سے پہلے مر جائے تو حرام ہے۔پھر ذبح کے طریقہ سے متعلق اکثر شکاری حضرات میں آگاہی نہ ہونے کے برابر ہے، اسی طرح کتے اور باز کو سکھانے یعنی معلّم بنانے کے متعلق احکامات سے شکاری حضرات بلکل بے خبر ہیں، حیلہ سازی کے ذریعے کئے گئے شکار سے متعلق بھی تذبذب کا شکار ہیں۔بنابریں یہ امر نہایت ہی ضروری ہو جاتا ہے کہ ان تمام مسائل کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کیا جائے اور صحیح مسئلہ کا حقیقی طور پر جائزہ لیا جائے تاکہ حلال و حرام میں امتیاز کر کے جسم کو خالص حلال غذا پہنچائی جا سکے۔

اسی کے پیش نظر ایم فل کے تحقیقی مقالہ کے لئے "محکمہ جنگلی حیات (پنجاب) میں تحفظ حیوانات و شکار کے اقدامات و قوانین اسلامی تناظر میں جائزہ" کا عنوان اختیار کیا گیا ہے۔اس میں شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حیوانات کے تحفظ اور شکار سے متعلق محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قوانین و اقدامات کا جائزہ لیا گیا ہے۔شریعت اسلامیہ کے قوانین تحفظ

حیوانات و شکار اور محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قوانین تحفظ حیوانات کا علمی و تطبیقی جائزہ سمیت محکمہ کے وہ قوانین، سزائیں اور اقدامات جو شریعت اسلامیہ کے مخالف ہیں ان کو شریعت کے دائرے میں لانے اور محکمہ کو در پیش مسائل اور ان کے حل کو واضح کیا گیا ہے۔ نیز شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مسائل کا تحقیقی و تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور مسائل کو اس شعبہ کے ماہرین کی آراء کی روشنی میں حل کر کے کسی حتمی نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کی گئی ہے۔

موضوع تحقیق کا بنیادی مسئلہ(Basic Problem of the Research Topic)

مقالہ ہذا میں محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے تحفظ حیوانات اور شکار سے متعلق اقدامات و قوانین کا اسلامی تناظر میں جائزہ لیا جائے گا۔

موضوع پر سابقہ کام کا جائزہ(Literature Review)

زیر بحث موضوع پر بعینہ تو کوئی کام نہیں ہوا، لیکن ایک مقالہ اور چند کتب موجود ہیں جن میں حیوانات کے متعلق احکامات بیان کئے گئے ہیں اور ضمناً شکار کے اصول و ضوابط ذکر کئے گئے ہیں۔ ان کتب میں سے زیادہ تر کتب عربی زبان میں لکھی گئی ہیں، اردو زبان میں بھی چند کتب زیر مطالعہ آئی ہیں، اسی طرح انگریزی زبان میں آرٹیکلز بھی شائع ہوئے ہیں جو کہ انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔

1۔ کتاب الحیوان

یہ کتاب ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظؒ (255ھ ت) نے لکھی ہے۔ سات جلدوں پر مشتمل عربی زبان میں لکھی گئی کتاب ہے، اور اس میں حیوانات کا تعارف وعادات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی دوسری اشاعت شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفی البابی الحلبی واولادہ، مصر نے 1969ء میں کی ہے۔

2۔ حیات الحیوان الکبریٰ

یہ کتاب علامہ کمال الدین دمیریؒ (808ھ ت) کی مشہور تصنیف ہے۔ اصل کتاب عربی زبان میں ہے اور چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ دارالبشائر للطباعہ والنشر والتوزیع، دمشق نے پہلی اشاعت 2005ء میں کی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ و حواشی لکھنے والے محمد عباس فتح پوری، مولانا محمد عرفان سر دھنوی اور مولانا نثار احمد گونڈوی ہیں۔ اور یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ ادارہ اسلامیات، لاہور نے پہلی اشاعت 1993ء میں کی ہے۔

3۔ دی میملز آف پاکستان(The Mammals Of Pakistan)

یہ کتاب ٹی جے رابرٹس (T.J.Roberts) نے لکھی ہے، یہ بھی انگریزی زبان میں لکھی گئی کتاب ہے جو کہ صرف ایک جلد پر مشتمل ہے، اس کا پہلا ایڈیشن، ای بن پبلشر نے 1977ء میں شائع کیا اور اس کا دوسرا ایڈیشن اویو پی پاکستان پبلشر نے اکیس مئی 1998ء کو شائع کیا۔ اس میں رابرٹ نے پاکستان میں موجود تمام اقسام کے چوپاؤں کی اجناس اور ان کی خصوصیات کا تذکرہ کیا ہے۔

4۔ دی برڈز آف پاکستان (The Birds Of Pakistan)

یہ کتاب بھی ٹی جے رابرٹس (T.J.Roberts) نے لکھی ہے، یہ انگریزی زبان میں لکھی گئی کتاب ہے جو کہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اس میں پاکستان میں موجود تمام اقسام کے پرندوں کی جنسوں اور ان کی خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے 18 اپریل 1991ء میں شائع کیا۔ یہ دونوں کتابیں بہت عمدہ طرز پر لکھی گئی ہیں اور اس شعبہ میں اپنی مثال آپ ہیں۔

5۔ احکام الحیوان فی الفقہ الاسلامیہ

یہ ایم اے کا مقالہ ہے، عمار کمال محمد مناع نے لکھا ہے۔ النجاح نیشنل یونیورسٹی، نابلس، فلسطین سے (1421ھ، 2000ء)

6۔ Human Hunted for Meat 2 Million Years ago

یہ انگریزی آرٹیکل ہے۔ 2012ء کو The Guardian International میگزین میں شائع کیا ہے۔ اس میں شکار کی تاریخ اور پرانے زمانے میں شکار کے طریقہ کار پر بحث کی گئی ہے۔

7۔ Earliest Evidence of Human Hunting Found

یہ بھی انگریزی آرٹیکل ہے۔ 2013ء میں Live Scince میگزین میں شائع ہوا ہے۔ اس میں شکار کی تاریخ بیان کی گئی ہے، یہ دونوں آرٹیکل انٹرنیٹ پہ موجود ہیں۔

8۔ اسلام میں حیوانات کے احکام

یہ کتاب مولانا محمد یوسف خان نے لکھی ہے۔ اس میں حیوانات، نباتات، شکار کی تمام اقسام، آلات اور طریقوں پر شرعی لحاظ سے مختصر اور ضروری گفتگو کی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی عمدہ طرز پر لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب مکتبہ بیت العلوم، 20 نابھہ روڈ چوک پرانی انارکلی، لاہور سے (س۔ن) شائع کی گئی ہے۔

مقاصد تحقیق (Objectives of the Research)

زیر بحث موضوع پر علمی تحقیق سے درج ذیل مقاصد کا حصول مقالہ نگار کے پیش نظر ہے:

1۔ محکمہ جنگلی حیات کے تعارف اور مقاصد سے لوگوں کو آگاہ کرنا

2۔ شکار کے تعارف، شرعی احکام اور شرائط کو بیان کرنا

3۔ حیلہ سازی و مروجہ آلات کے ذریعے کئے گئے شکار کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جائزہ لینا

4۔ محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے تحفظ حیوانات و شکار سے متعلق اقدامات و قوانین سے لوگوں کو آگاہ کرنا

5۔ محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے اقدامات و قوانینِ تحفظِ حیوانات و شکار کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جائزہ لینا

تحقیقی سوالات(Research Questions)

1۔ محکمہ جنگلی حیات کیوں وجود میں آیا اور اس کے مقاصد کیا ہیں؟

2۔ شکار کا تعارف، شرعی احکام اور شرائط کیا ہیں؟

3۔ حیلہ سازی و مروجہ آلات کے ذریعے شکار کرنا کیسا ہے؟

4۔ تحفظ حیوانات و شکار سے متعلق محکمہ نے کون کون سے اقدامات و قوانین وضع کر رکھے ہیں؟

5۔ محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے اقدامات و قوانین اور شریعت اسلامیہ کے قوانین میں کتنا فرق ہے؟

اسلوب تحقیق(Research Method)

مقالہ ہذا کا اسلوب تحقیق، بیانیہ اور تجزیاتی ہے جس کے لئے درج ذیل ٹولز کو اختیار کیا گیا ہے:

موضوع سے متعلق مطبوعہ و غیر مطبوعہ مواد سے استفادہ کیا گیا ہے۔

دورِ جدید کی سہولیات مثلا ویب سائٹس، فیس بک پیجز، انسائیکلوپیڈیاز اور ویڈیو مواد سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

فرانزک کے ماہرین سے بالمشافہ ملاقات کر کے بصورت انٹرویو سوال وجواب کر کے استفادہ کیا گیا ہے۔

باب اول: محکمہ جنگلی حیات کا تعارف، تاریخ اور مقاصد

فصل اول: محکمہ جنگلی حیات کا تعارف و تاریخی پس منظر

فصل دوم: محکمہ جنگلی حیات پنجاب کا تعارف و تاریخ

فصل سوم: محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے مقاصد

فصل اول

محکمہ جنگلی حیات کا تعارف و تاریخی پس منظر

محکمہ جنگلی حیات کا تعارف و تاریخی پس منظر

تعارف

محکمہ جنگلی حیات کے تعارف سے پہلے جنگلی حیات کی اہمیت کو جاننا نہایت اہم ہے۔ جنگلی حیات کو زیادہ تر جمالیاتی و سیاحتی پہلو کے اعتبار سے محدود سمجھا جاتا تھا، لیکن جلد ہی اس حقیقت کو جان لیا گیا کہ جنگلی حیات، ماحول کو نہ صرف بہتر اور متوازن بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے بلکہ مختلف قدرتی عوامل کو مستحکم کرنے اور جمالیاتی و حیاتیاتی تنوع کے تحفظ میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جنگلی حیات کی ماحولیاتی اہمیت، معاشی اہمیت، تفتیشی اہمیت اور حیاتیاتی تنوع کے تحفظ وغیرہ کے مطابق درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ ماحولیاتی اہمیت اس اعتبار سے ہے کہ جب گوشت خور جانوروں کا قتل عام بڑھ جائے تو گھاس خور جانوروں میں اضافہ ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے جنگلی پودے متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرح جنگل میں خوراک کی کمی کی وجہ سے وہ جانور جنگل سے زراعت کی طرف آتے ہیں اور ہماری فصلوں کو تباہ کرتے ہیں۔ لہٰذا جب ایک دفعہ ماحولیاتی توازن بگڑ جائے تو یہ بہت ساری پریشانیوں کو جنم دیتا ہے۔ پھر معاشی اہمیت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو جنگلی حیات کو زرمبادلہ کمانے کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، جنگلی پودوں کی مصنوعات جیسے کھانا، دوائی، لکڑی وغیرہ معاشی اہمیت کے حامل ہیں۔ تفتیشی اہمیت کے تناظر میں دیکھا جائے تو بعض جنگلی حیات کو سائنسی تجربات جیسے طب کے اثر کو جانچنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ عمومی طور پر بندر، چمپنزی اور مینڈک وغیرہ سائنسی تجربات کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ذیل میں جنگلی حیات کا مفہوم ذکر کیا جاتا ہے:

پیٹرک فلپس[1] لکھتے ہیں:

"Animals,birds,insects,etc are wild and live in a natural environment."[2]

ترجمہ: جانور، پرندے، حشرات وغیرہ جو جنگلی ہوں اور قدرتی ماحول میں رہتے ہوں۔

ڈاکٹر اسلم فرخی[3]، وائلڈ لائف کا مفہوم بیان کرتے ہیں:

---

[1] American poet, professor, and translator.

[2] Patrick Phillips,oxford advanced learner's dictionary,oxford university press,new york, Eight edition,2015,page no,1763.

[3] سابق پروفیسر و چیئرمین شعبہ اردو اور سابق رجسٹرار کراچی یونیورسٹی۔

"وحشی (جانور) یا خودرو (پودا) جنگلی، وحشی۔"[1]

سارہ ہاکر[2] لکھتی ہیں:

"Animals or Plants living or growing in their natural environment."[3]

ترجمہ: جانور یا پودے جو اپنے قدرتی ماحول میں رہ رہے ہوں یا نشو نما پا رہے ہوں۔

ڈاکٹر محمد سلیم[4] کی وائلڈ لائف کی تعریف کے متعلق کلام کا خلاصہ درج ذیل ہے:

"وائیلڈ لائف کی جامع تعریف کرنا خاصا مشکل ہے۔ کیونکہ انسان، کرہ ارض میں چار سو پھیل چکا ہے۔ حتیٰ کہ زمین کا سارا حصہ انسان کے حلقہ اثر میں ہے۔ تاہم اس پر پایا جانے والا ایسا ایکو سسٹم یا حیاتیاتی نظام جو انسانی زد سے باہر ہو اور جو زماں و مکاں کے اعتبار سے خود کو قائم رکھنے کی اہلیت رکھتا ہو، وائیلڈ کہلاتا ہے۔ اس میں پائی جانے والی حیات پودے، جانور کو وائیلڈ لائف یا جنگلی حیات کہا جائے گا۔"[5]

عاطف یعقوب اور محمد فیضان نعیم، جنگلی حیات کے تعارف میں یوں رقم طراز ہیں:

"When we hear the term "wildlife", it generally refers to large ferocious animals living in jungles and forests such as tigers, lions, elephants, wolves, Wildboars, deer's etc. But infact, "wildlife" implies to any living organism in its natural habitat which includes all plants, animals and micro organisms except cultivated plants and domesticated animals."[6]

ترجمہ: جب ہم وائلڈ لائف کی اصطلاح سنتے ہیں تو اس کا عام طور پر مطلب جنگل، بیابانوں میں رہنے والے بڑے وحشی جانور جیسا کہ ٹائیگر، ببر شیر، ہاتھی، بھیڑیے، خنزیر اور ہرن وغیرہ لیا جاتا ہے لیکن در حقیقت "وائلڈ لائف" اپنی قدرتی رہائش گاہ میں رہنے والے کسی بھی جاندار پر دلالت

---

[1] ڈاکٹر اسلم فرخی، دی آکسفورڈ انگلش اردو ڈکشنری، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، نیویارک، طبع ششم، 2007م، ص: 2055

[2] Online Editor at Oxford University press.

[3] Sara hawker,little oxford English dictionary,oxford university press,new york, nine edition, 2006,page no.804.

[4] گورنمنٹ کالج لاہور میں زوولوجی ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر ہیں۔

[5] ڈاکٹر مرزا اظہر بیگ، ڈاکٹر عبد العلیم چوہدری، پروفیسر محمد شریف خان، پونم جبیں چوہدری، زاہدہ حمید، پاکستان کی جنگلی حیات، ناشر، اردو سائنس بورڈ، لاہور، طبع چہارم، 1995، ص: 5

[6] Z.B. Mirza, "WILDLIFE OF PAKISTAN" , Pakistan wildlife foundation, Islamabad,2012,Vol:1,page no:4.

کرتا ہے جو تمام پودوں، جانوروں اور مائیکرو حیاتیات کو شامل ہے سوائے کاشت والے پودوں اور پالتو جانوروں کے۔

مذکورہ بالا اقتباسات سے پتہ چلتا ہے کہ جنگلی حیات سے مراد ایسے وحشی و غیر مانوس جانور اور خود رو پودے اور درخت ہیں جو اپنی قدرتی رہائش گاہ میں سکونت اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں۔

یہ قانون فطرت ہے کہ انسان کسی بھی شعبہ میں نظم و ضبط پیدا کئے بغیر اس سے خاطر خواہ فائدے حاصل نہیں کر سکتا۔ جس طرح دیگر شعبہ جات میں منظم و قابل ستائش امور کی انجام دہی کے لئے باقائدہ ادارے یا محکمے قائم کئے جاتے ہیں اسی طرح جنگلی حیات کے تحفظ ،بقاء ،اور ان کے ماحولیاتی، معاشی اور تفتیشی وغیرہ پہلوؤں سے خاطر خواہ مستفید ہونے کے لئے ایک محکمہ قائم کیا گیا جسے عمومی طور پر محکمہ جنگلی حیات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ محکمہ جنگلی حیات بہترین دستیاب سائنسی قوانین و آلات کے ذریعے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کے ساتھ ساتھ جنگلی حیات کی ضروریات کو متوازن کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ محکمہ جنگلی حیات نت نئے متعارف کرائے گئے طریقوں کو بروئے کار لاتا رہتا ہے تاکہ جنگلی حیات کی فلاح و بہبود میں بہتر سے بہتر نتائج حاصل کئے جا سکیں۔

ڈاکٹر جم نائٹ [1]، محکمہ جنگلی حیات کے متعلق لکھتے ہیں:

> "Wildlife management is the art and science of reaching goals by manipulating and/or maintaining wildlife habitats and populations. This process involves many components,your own knowledge and understanding of wildlife population trends;factor that influence wildlife populations;the intention of wildlife species;the impact of humans;and how surroundings landscape affects wildlife."[2]

ترجمہ: جنگلی حیات انتظامیہ (محکمہ) اور/یا کی ہیرا پھیری کے ذریعے اہداف تک پہنچنے کا فن اور سائنس ہے جو جنگلی حیات کی رہائش اور آبادی کو بھی برقرار رکھتی ہے۔ اس عمل میں بہت سے اجزاء شامل ہیں؛ جنگلی حیات کے بارے آپ کا اپنا علم اور اس کی آبادی کے رجحانات کو سمجھنا، جنگلی حیات کی آبادی کو متاثر کرنے والے عوامل کو سمجھنا، جنگلی حیات کی انواع کے معاملات کو سمجھنا، انسانوں کے اثرات کو سمجھنا اور یہ سمجھنا کہ اردگرد کی زمین، جنگلی حیات کو کس طرح متاثر کر رہی ہے۔

---

[1] Ex President of the Wildlife Society in New Mexico, United Satate.

[2] Dr.Jim Knight "The Basics Of Wildlife Management" Manage Your Land for Wildlife publications, 2008.Montana State University Extension.Bozeman,MT.246 pp.

ایلسا تسیومانی[1] اور ایلسا مورگیرا[2]، محکمہ جنگلی حیات کے متعلق یوں رقم طراز ہیں:

"Wildlife management can be defined as the process of maintaining certain wildlife populations, including endangered species, at desirable levels on the basis of scientific, technical and traditional knowledge."[3]

ترجمہ: جنگلی حیات کی انتظامیہ (محکمہ) کی تعریف اس طور پر کی جاسکتی ہے کہ (محکمہ جنگلی حیات کا کام) جنگلی حیات کی مخصوص آبادی جس میں خطرے سے دوچار انواع بھی شامل ہیں کو برقرار رکھنے سائنسی، تکنیکی اور روایتی علم کو مطلوبہ سطح پر برقرار رکھنا شامل ہے۔

مذکورہ بالا تحریر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ محکمہ جنگلی حیات، نہ صرف مختلف انواع کے جانداروں کی بقاء اور رہائش کا ذمہ دار ہے بلکہ جنگلی حیات کی آبادی کو تباہ کرنے والے مختلف عوامل کی کھوج لگانے اور سائنسی، تکنیکی اور روایتی علم و طریقہ کار کی بدولت ان عوامل کا سدباب کرکے جنگلی حیات کو بہتر تحفظ فراہم کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔

اینتھنی آر ای سینکلئر[4]، جان ایم فریکسل[5] اور گریم کاولی[6]، محکمہ جنگلی حیات کے متعلق اظہار خیال کرتے ہیں:

"Wildlife management implies stewardship, that is the looking after of a population. A population is a group of coexisting individuals of the same species. When stew-ardship fails, conservation becomes imperative. Under these circumstances, wildlife management shifts to remedial or restoration activities."[7]

ترجمہ: محکمہ جنگلی حیات کا مطلب انتظام ہے جو ایک آبادی کی دیکھ بھال کررہا ہے۔ آبادی ایک ہی نوع کے باہم شریک افراد کا ایک گروہ ہے۔ جب انتظام صحیح نہ ہو تو تحفظ ضروری ہوجاتا ہے۔ ان حالات میں محکمہ جنگلی حیات علاج یا بحالی کی سرگرمیوں میں منتقل ہوجاتا ہے۔

مذکورہ بالا تحریر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ محکمہ جنگلی حیات کا کام جنگلی حیوانات کی دیکھ بھال کرنا ہے، اور جانوروں کی

---

[1] فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن (ایف اے او) کی بین الاقوامی مشیر ہیں۔

[2] ایف اے او میں سابقہ ڈیولپمنٹ لاء سروس کی قانونی آفیسر رہی ہیں۔

[3] Elsa Tsioumani,Elsa Morgera, "Wildlife legislation and the empowerment of the poor in Asia and Oceania"Fao legal papers online #83,2010.Viale delle terme di Caracalla 00153 Rome, Italy.Page #4.

[4] Professor Emeritus Zoology, Faculty Of Science, Department Of Zoology, The University Of British Columbia, Vancouver, BC V6T 1Z4, Canada.

[5] Professor of Integrative Biology, University Of Guelph, 50 stone Rd E, Guelph, ON N1G 2W1, Canada.

[6] New Zealand population ecologist, Conservation biologist, and researcher, Canberra, ACT, Austrailia.

[7] Anthony R.E. Sinclair, John M. Fryxell, and Graeme Caughley "Wildlife Ecology, Conservation, And Management" Blackwell Publishing,First edition 1994,9600 Garsington road,Oxford,United Kingdom.P#3

بقاء، تحفظ اور ان کی خوراک اور مسکن کا بندوبست کرنا محکمہ جنگلی حیات کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

تاریخی پس منظر

جہاں تک محکمہ جنگلی حیات کی تاریخ کی بات ہے تو اس کی تاریخ تقریباً 200 سو سال پرانی ہے۔ دنیا میں پہلی بار یارک شائر میں قدرتی علاقہ کو محفوظ کرنے کے عمل کو کو اس محکمہ کی بنیادی اور پہلی داغ بیل مان لیں تو غلط نہیں ہو گا۔

سب سے پہلے ویسٹ یارک شائر میں پہلا قدرتی علاقہ محفوظ کیا گیا:

"The World's first modern nature reserve was established in 1821 by the naturalist and explorer Charles waterton[1] around his estate in Walton Hall, West Yorkshire[2]. He spent £9000 on the construction of a three-mile long, 9 ft tall wall to enclose his park against poachers. He tried to encourage bird life by planting trees and hollowing out trunks for owls to nest in."[3]

ترجمہ: دنیا کا پہلا جدید نوعیت کا قدرتی ذخیرہ، ماہر فطرت اور کھوجی چارلس واٹرٹن نے 1821ء میں ویسٹ یارک شائر میں واقع والٹن ہال کے آس پاس قائم کیا۔ اس نے شکاریوں کے خلاف پارک کی احاطہ بندی کرنے کے لئے تین میل لمبی، نوفٹ اونچی دیوار پر نو ہزار پاؤنڈز خرچ کر دیئے۔ اس نے درخت لگا کر پرندوں کی حیات کی حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کی، اور الوؤں کے گھونسلوں کے لئے درختوں کے تنوں کو کھوکھلا کروایا۔

انیسویں صدی کے اواخر میں امریکن کانگریس میں مورل نامی ایکٹ پاس کیا گیا، اس ایکٹ کا مقصد متعدد علاقوں اور ریاستوں کو عوامی جائیداد فراہم کرنا تھا تاکہ زراعت اور مکینک آرٹس کے لئے کالج فراہم کئے جا سکیں۔ اس ایکٹ کا نام اور تاریخ درج ذیل ہے:

"An Act donating public lands to the several States and Territories which may provide Colleges for the Benefit of Agriculture and the Mechanic Arts (July 2, 1862)."[4]

ترجمہ: ایک ایکٹ جس کا مقصد متعدد علاقوں اور ریاستوں کو عوامی اراضی عطیہ کرنا ہے تاکہ زراعت اور مکینک آرٹس میں بہتری کے لئے کالج فراہم کئے جا سکیں (2 جولائی 1862ء)۔

---

[1] An English naturlist and explorer,best known as a pioneering conservationist,West Yorkshire,UK.

[2] England,near Wakefield.(Wikipedia)

[3] https://en.wikipedia.org/wiki/Nature_reserve

[4] "Public Acts Of The Thirty-Seventh Congress Of the United State" Washington,United State. Govt. Print. Print. Off.1875.Page No:503.

ذیل میں 2 جولائی 1862ء کے ایکٹ کا متن ذکر کیا جاتا ہے:

"Be it enacted by the Senate and House of Representatives of the United States of America in Congress assembled, That there be granted to the several States, for the purpose hereinafter mentioned, an amount of public land, to be apportioned to each State a quantity equal to thirty thousand acres for each senator and representative in Congress to which the States are respectively entitled by the apportionment under the census of eighteen hundred and sixty: Provided, That no mineral lands shall be selected or purchased under the provisions of this act."[1]

ترجمہ: کانگریس میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سینیٹ اور ایوان نمائندگان کے ذریعے یہ قانون نافذ کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے متعدد ریاستوں کو منظوری دی جائے، جس کے بعد مذکورہ بالا ہر ریاست کو مختص کیا جائے گا۔ کانگریس میں ہر سینیٹر اور نمائندے کے لئے تیس ہزار ایکڑ کے برابر زمین دی جائے جس پر ریاستیں بالترتیب اٹھارہ سو ساٹھ کی مردم شماری کے تحت تقسیم کی حقدار ہوں، اور اس قانون کے تحت کوئی معدنی اراضی منتخب نہیں کی جائے گی اور نہ ہی ان خریدی جائے گی۔

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں اس قانون سے پہلے کی تاریخ کچھ یوں ذکر کی گئی ہے:

"In the United States by a popular agitation on behalf of agri-cultural schools. A number of so-called agricultural schools were started between 1850 and 1860 in the eastern and middle states. The second constitution of the state of Michigan, adopted in 1850, provided for an agricultural school, and this was the first one established in the United States. The General Assembly of the state of Pennsylvania incorporated the Farmers High School,now the State College in 1854. Maryland incorporated her agricultural college in 1856,and Massachusetts chartered a school of agriculture in the same year."[2]

ترجمہ: امریکہ میں زرعی ثقافتی سکولوں کی جانب سے ایک عوامی تحریک کے ذریعے مشرقی اور درمیانی ریاستوں میں 1850ء سے 1860ء کے درمیان متعدد نام نہاد زرعی سکول شروع کئے گئے۔ مشی گن ریاست کا زرعی سکول کے لئے فراہم کردہ دوسرا آئین 1850ء میں اپنایا گیا، اور یہ سب سے پہلے ریاست ہائے متحدہ میں قائم کیا گیا تھا۔ پنسلوینیہ کی جنرل اسمبلی نے اسے فارمر ہائی سکول شامل

---

[1]"Public Acts Of The Thirty-Seventh Congress Of the United State"Page No:503.

[2]The Encyclopedia Britannica,Cambridge,England,University Press,New York, 35 west 32nd street,1910. Eleventh edition,Vol 1,Page#420.

کیا تھا جو اب 1854ء میں ریاستی کالج ہے۔ میری لینڈ نے 1856ء میں اپنا زرعی کالج شامل کیا اور اسی سال میساچوسٹس نے سکول کو زراعت سے منسلک کیا۔

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا، میں مورل کے قانون سے متعلق درج ذیل تفصیل موجود ہے:

"Justin S. Morill,[1] who introduced the first bill for their endow-ment in the house of Representatives on the 14th of December 1857,and is justly known, therefore,as the father of the American agricultural colleges. The first act for the benefit of these colleges, passed in 1862, was entitled "An Act donating public lands to the several states and territories which may provide colleges for the benefit of agriculture and the mechanic arts"."[2]

ترجمہ: جسٹن ایس مورل، جس نے 14 دسمبر 1857ء کو ایوان نمائندگان میں اپنے حقوق (وقف) سے متعلق پہلا بل پیش کیا، اور اسی وجہ سے امریکی زرعی کالجوں کے باپ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ان کالجوں کے فائدے کے لئے پہلا ایکٹ 1862ء میں منظور ہوا، جس کا عنوان تھا متعدد ریاستوں اور علاقوں کو عوامی اراضی کا عطیہ دینے والا ایک قانون جو زراعت اور مکینک فنون کے فائدے کے لئے کالج مہیا کر سکتا ہے۔

مذکورہ بالا اقتباسات سے پتہ چلتا ہے کہ محکمہ جنگلی حیات کی تاریخ تقریباً دو سو سال پرانی ہے۔ پہلی بار یارک شائر، انگلینڈ میں قدرتی علاقہ کو محفوظ کرنے کے لئے 1821ء میں کوشش کی گئی، پھر امریکہ میں 1850ء سے 1860ء کے درمیان نجی سطح پہ زرعی و ثقافتی سکول اور کالج کھولے گئے، جن کو سرکاری سطح کا مناسب تعاون بھی حاصل تھا، لیکن 1862ء سے باقاعدہ زرعی کالجز کے حوالے سے قانون پاس ہوا جس کی بدولت متعدد ریاستوں کو معین تعداد میں زمینیں عطیہ کی گئیں تاکہ وہاں زرعی کالجز کھولے جائیں اور زراعت اور مکینکل آرٹ کے حوالے سے کام ہو سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ لوگوں کو زراعت اور کھیتی باڑی کے لئے زمینیں مختص کر دی گئیں تو اس سے جنگلات محفوظ ہو گئے اور جنگلات کا محفوظ ہونا جنگلی حیات کے محفوظ ہونے کی طرف پہلا قدم ہے۔ یہ سمجھنا مشکل نہیں رہا کہ دنیا میں جنگلی حیات سے متعلق محکمہ کی بنیاد کا یہی نقطہ آغاز ہے۔

[1] Representative and a Senator from Vermot, United States.

[2] The Encyclopedia Britannica, Eleventh edition,Vol 1,Page#420.

فصل دوم

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کا تعارف و تاریخ

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کا تعارف و تاریخ

تعارف

جب سے انسان نے ترقی کی راہ پر قدم رکھا ہے وہ انسانی زندگی سے متعلق ہر شعبے میں اصلاحات لا کر اسے خوب سے خوب تر بنانے کی سعی کر رہا ہے۔ جنگلی حیات کی موجودگی نسل انسانی کے لئے ناگزیر ہے، اس لئے جنگلی حیات کے تحفظ و ارتقاء کے لئے ہر زمانے میں نت نئی سرگرمیاں و اقدامات عمل میں لائے جاتے رہے ہیں۔ پنجاب میں جنگلی حیات کے ارتقاء و تحفظ کے لئے باقاعدہ ایک محکمے کا قیام عمل میں لایا گیا جس کو محکمہ جنگلی حیات پنجاب کہا جاتا ہے۔ محکمہ کا نام بولتے ہوئے عمومی طور پر انگریزی نام بولا جاتا ہے یعنی محکمہ وائلڈ لائف (جنگلی حیات) پنجاب۔ عرف عام میں وائلڈ لائف بولے جانے کی وجہ سے محکمہ کو اس کے اردو نام سے بہت کم پکارا جاتا ہے۔

محمد اظہر خالد[1]، محکمہ کے نام کے متعلق لکھتے ہیں:

"Presently it is working as an attached department of forestry wildlife and fisheries department govt.of the punjab."[2]

ترجمہ: اس وقت یہ محکمہ حکومت پنجاب کے منسلک شعبہ "فاریسٹری وائلڈ لائف اینڈ فشریز" کے سیکشن کے طور پر کام کر رہا ہے۔

محمد نعیم بھٹی[3]، محکمہ جنگلی حیات پنجاب کا تعارف بیان کرتے ہیں:

"Punjab Wildlife & Parks Department was established as game Department.It served in this capacity under various departments and finally it was given the status of attached department of Forestry, Wildlife Fisheries and Tourism department."[4]

ترجمہ: محکمہ جنگلی حیات اور پارکس کو کھیل کے محکمہ کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ اس نے اس صلاحیت میں مختلف شعبوں کے تحت خدمات سرانجام دیں اور بالآخر اس کو محکمہ جنگلات، جنگلی حیات، آبی حیات اور محکمہ سیاحت کے ساتھ منسلک محکمہ کا درجہ دیا گیا۔

---

[1] سابق ڈپٹی ڈائریکٹر پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ جنگلی حیات پنجاب

[2] Muhammad Azhar Khalid,wildlife parks in punjab tourist guide,punjab wildlife & parks department publicity cell lahore,first published,page no.10.

[3] ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈکوارٹرز، ڈیپارٹمنٹ جنگلی حیات پنجاب

[4] "WILDLIFE OF PAKISTAN" ,Vol:1,page no:14.

وسیم احمد خان[1]، قومی پارکس کا تعارف ذکر کرتے ہیں:

"A national park is not like a city park or public garden with fenced boundaries and having play grounds,picnic spots, jogging and walking tracks etc. Rather it is a reserve of land usually declared and owned by a national government,meant for the protection and preservation of the outstanding scenery, natural landscape, majestic and aweinspiring places, natural flora and fauna in natural state and protected from hunting, cutting of vegetation,developmental activities and pollution."[2]

ترجمہ: قومی پارک کسی ایسے شہری پارک یا عوامی باغ کی طرح نہیں ہے جس کی باڑیں بند ہوں اور اس میں کھیل کے میدان، پکنک کے مقامات، ٹہلنا اور پیدل چلنے کی پٹیاں وغیرہ ہوں۔ بلکہ یہ زمین کا ایک ذخیرہ ہے جسے عام طور پر قومی حکومت کی ملکیت کا اعلان کیا جاتا ہے،اس کا مقصد بقایا مناظر، قدرتی زمین کی تزئین، شاندار اور حیرت انگیز مقامات، قدرتی ریاست میں قدرتی نباتات اور جانوروں کے تحفظ اور شکار اور پودوں کی کٹائی سے تحفظ، ترقیاتی سرگرمیوں اور آلودگی سے محفوظ کرنا ہے۔

وسیم احمد خان، قومی پارکس کے متعلق مزید لکھتے ہیں:

"There are now 6,555 national parks world wide and 21 exist in Pakistan representing different ecological regions of the country and covering about 29,589km², about 3% of the total area (10,060,96km²) of the country.Five categories of protected area have been recognized in Pakistan that include ; national parks, wildlife sanctuaries, game reserves, private game reserves and community controlled hunting areas/community conservation areas."[3]

ترجمہ:اس وقت دنیا بھر میں چھ ہزار پانچ سو پچپن قومی پارکس موجود ہیں اور اکیس پاکستان میں موجود ہیں جو ملک کے مختلف ماحولیاتی خطوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور ملک کے کل رقبے دس لاکھ چھ ہزار چھیانوے کا تین فیصد رقبے کا احاطہ کیا ہوا ہے جو انتیس ہزار پانچ سو نواسی کلومیٹر بنتا ہے۔ پاکستان میں محفوظ علاقوں کی پانچ اقسام کو تسلیم کیا گیا ہے جن میں قومی پارکس، جنگلی حیات کی محفوظ پناہ گاہیں، کھیل کے ذخائر، نجی کھیل کے ذخائر اور کمیونٹی کے زیر انتظام شکاری علاقے / برادری کے محفوظ علاقے شامل ہیں۔

---

[1] Chairman at Department of Wildlife & Ecology, University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore, Pakistan and Founder Chairman of Pakistan Wildlife Foundation.

[2] "WILDLIFE OF PAKISTAN" ,Vol:1,page no:11.

[3] Ditto.

عتیق یوسف ضیاء[1]، محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے متعلق یوں رقم طراز ہیں:

"وائلڈ لائف (محکمہ جنگلی حیات) میری طرح عام لوگوں کی سمجھ سے بالا تر ہے لیکن جب اندر جھانک کر دیکھا جائے تو یہ صرف شکاریوں تک محدود نہیں بلکہ انسانی زندگی کی چہل پہل، جنگلوں، ندی نالوں، پہاڑوں اور صحراؤں کی خاموشی اور تنہائی میں زندگی کے آثار ان کے بغیر ناممکن ہی نہیں بے سود بھی ہیں۔"[2]

درج بالا اقتباسات سے پتہ چلتا ہے کہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب کا قیام نہ صرف حیوانات کی بقاء کے لئے ضروری ہے بلکہ انسانی زندگی کے لئے ضروری صاف ماحول کو برقرار رکھنے کے لئے بھی لازمی ہے۔ ابتداءً محکمہ جنگلی حیات پنجاب کو پارکس اور کھیل کے محکمہ کے طور پر قائم کیا گیا تھا، بعد میں اسے جنگلی حیات، آبی حیات اور سیاحت تینوں شعبوں کے ساتھ منسلک کر دیا گیا۔ پاکستان میں اسی محکمہ کے تحت متعدد پارکس، محفوظ پناہ گاہیں، کھیل کے ذخائر اور کمیونٹی کے زیر انتظام شکار کے محفوظ علاقے بنائے گئے ہیں جن کا مقصد قانونی شکار کا فروغ اور جنگلی حیات کو محفوظ بنا کر ان کی نسلوں کو ناپید ہونے سے بچانا ہے۔

تاریخ

محکمہ جنگلی حیات پنجاب[3] کا نام مختلف ادوار میں تبدیل ہوتا رہا ہے اور اس کی تاریخ بھی کافی پرانی ہے۔ قیام پاکستان سے تقریباً تیرہ سال پہلے یہ محکمہ کسی حد تک وجود میں آچکا تھا۔

محمد اظہر خالد لکھتے ہیں:

"The Department was established as game department in 1934,later it re-designated as punjab wildlife & parks department in 1973. Presently it is

---

[1] کالم نگار، چیئرمین ڈسٹرکٹ پریس کلب، گجرانوالہ

[2] نقش فریادی (انمول قدرتی حسن کا پاسبان، محکمہ وائلڈ لائف پنجاب) روزنامہ نوائے وقت، 19 اگست 2017ء۔

[3] محکمہ جنگلی حیات پنجاب کی باضابطہ ایک ٹورسٹ گائیڈ اور ایک قانون کی کتاب کے علاوہ کوئی کتاب نہیں ہے۔ اس مقالہ کی تیاری کے سلسلہ میں محکمہ کے تحصیلی دفاتر سے لے کر ہیڈ آفس لاہور تک وزٹ کیا گیا، جس میں محکمہ کے اہم عہدیداروں سے انٹرویوز کئے گئے جن میں پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ لاہور کے ہیڈ پبلشر مرزا محمد رمضان سے بھی ملاقات کی گئی۔ ان تمام ملاقاتوں اور انٹرویوز کے نتیجے کے طور یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ محکمہ کی مذکورہ بالا دو کتابوں، چند معمولی دو دو صفحات پر مشتمل پمفلٹس کے ماسوا ابتدائی معلومات، اقدامات، آگاہی اور دیگر اہم امور کے متعلق کوئی باقاعدہ سرکاری کتب و مواد شائع نہیں کیا گیا۔ محکمہ وائلڈ لائف پنجاب کے تعارف، تاریخ، مقاصد اور اقدامات وغیرہ سے متعلق مواد ان دو کتابوں، پمفلٹس ویب سائٹ، انٹرویوز اور پارکس وغیرہ کے باہر لگائے گئے بورڈز سے لیا گیا ہے۔

working as an attached department of forestry wildlife and fisheries department govt.of the punjab."[1]

ترجمہ:1934ء میں محکمہ "گیم ڈیپارٹمنٹ "کے طور پر قائم کیا گیا تھا،بعد میں 1973ء میں دوبارہ اسے "وائلڈ لائف اینڈ پارکس ڈیپارٹمنٹ "کے نام سے موسوم کیا گیا۔اس وقت یہ محکمہ حکومت پنجاب کے منسلک شعبہ "فاریسٹری وائلڈ لائف اینڈ فشریز"کے سیکشن کے طور پر کام کر رہا ہے۔

محمد اظہر خالد مزید لکھتے ہیں:

"There are 39 disrticts,119 tehsils where the field formations and headed by district wildlife officer(dwo)at present and 09 regional offices located at respective divisional headquarters, Rawalpindi, Salt range at Kallar kahar,Gujranwala, Lahore, Faisalabad, Bahawalpur,D.g khan,Sargodha& Multan."[2]

ترجمہ:انتالیس اضلاع ہیں،ایک سو انیس تحصیلیں ہیں جو میدانی قیام کے طور پر ضلعی وائلڈ لائف آفیسر کی سربراہی میں کام کر رہی ہیں۔اسی طرح نو علاقائی دفاتر ہیں،متعلقہ ڈویژنل صدر دفاتر راولپنڈی،سالٹ رینج کلر کہار،گجرانوالہ ،لاہور،فیصل آباد،بہاولپور،ڈی جی خان،سرگودھا اور ملتان ہیں۔

عتیق یوسف ضیاء، محکمہ جنگلی حیات پنجاب کی تاریخ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"محکمہ 1934ء میں گیم ڈیپارٹمنٹ کے نام سے قائم ہوا جو 1973ء میں محکمہ تحفظ جنگلی حیات وپارکس پنجاب کے نام سے از سر نو منسوب ہو کر صوبائی محکمہ جنگلات ،جنگلی حیات و ماہی پروری پنجاب سے منسلک کر دیا گیا۔"[3]

عتیق یوسف ضیاء مزید لکھتے ہیں:

"محکمہ کا موجودہ انتظامی ڈھانچہ 10 علاقائی /ڈویژنل دفاتر،36 ضلعی دفاتر اور 119 تحصیل دفاتر پر مشتمل ہے۔صدر دفتر لاہور کے علاوہ دیگر علاقائی اور ڈویژنل دفاتر بھی ہیں۔لاہور،گجرانوالہ،فیصل آباد،ساہیوال،سرگودھا ،ملتان،سالٹ رینج چکوال،راولپنڈی،بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان شامل

---

[1]"Wildlife parks in punjab tourist guide", page no:10.

[2]Ditto.

[3]نقش فریادی،روزنامہ نوائے وقت،19اگست 2017ء۔

ہیں۔ محکمہ وائلڈ لائف ایکٹ (ترمیمی 2007ء) اور ترمیم شدہ قواعد وضوابط 2010ء کے تحت صوبہ میں جنگلی حیات کے تحفظ، قیام، بقاء اور بندوبست کے لئے کام کر رہا ہے۔"[1]

مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جنگلی حیات کا محکمہ 1934ء میں قائم ہوا، اس وقت اس کا نام "گیم ڈیپارٹمنٹ" تھا۔ پھر 1973ء میں اس محکمہ کو دیا جانے والا نام، "محکمہ پنجاب وائلڈ لائف اینڈ پارکس" تھا اور اب اس محکمہ کا نام "فارسٹری وائلڈ لائف این فشریز ڈیپارٹمنٹ پنجاب" ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے پورے پنجاب کو نو علاقائی دفاتر، انتالیس ضلعی دفاتر اور ایک سو انیس تحصیلی دفاتر میں منظم کیا ہوا ہے اور محکمہ مختلف ترمیم شدہ ایکٹس کے تحت صوبہ بھر میں جنگلی حیات کے تحفظ و بقاء کے لئے کام کر رہا ہے۔

---

[1] نقش فریادی، روزنامہ نوائے وقت، 19 اگست 2017ء۔

فصل سوم

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے مقاصد

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے مقاصد

مختلف ادوار میں معاشرے وماحول کی ضرورت کے پیش نظر اچھے اور بہتر قوانین بنانے کی کوشش کی جاتی رہی ہے تاکہ وہ محکمہ یا ادارہ صحیح معنوں میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے اپنے مقاصد کو حاصل کر سکے۔ ہر ادارے کے مقاصد و ذمہ داریاں مختلف ہوتی ہیں، مقاصد وذمہ داریاں جتنی بڑی اور اہم ہوتی ہیں اتنا ہی قوانین اور انتظامات کو مضبوط و قوی کیا جاتا ہے تاکہ بہتر اور حتمی نتائج حاصل کئے جا سکیں۔

محمد اظہر خالد لکھتے ہیں:

"The management of the wildlife resources in the punjab has been entrusted to the punjab wildlife & parks department(established 1976)with the following functions:1.Protection,Preservation,and conservation of wildlife.2.Improvements of wildlife and their habitats through:(i)rehabilitation of natural habitat.(ii)replenishing wildlife population through captive breeding.3.Management of wildlife and their habitat.4.provision of recreation.5.Mass education on wildlife and its importance.6.Research and training. 7.Liaison with national and international wildlife conservation agencies."[1]

ترجمہ: پنجاب میں جنگلی حیات کے وسائل کا انتظام پنجاب وائلڈ لائف اینڈ پارکس ڈیپارٹمنٹ (قائم شدہ 1976ء کو دیا گیا، جس کے افعال (مقاصد، ذمہ داریاں) درج ذیل ہیں: 1۔ تحفظ دینا، محفوظ کرنا اور جنگلی حیات کی نگرانی کرنا۔ 2۔ جنگلی حیات اور ان کی رہائش گاہوں کو بہتر کرنا درج ذیل طریقوں کے ذریعے: قدرتی رہائش گاہوں کی بحالی، جنگلی حیات کی آبادی کو قید کرکے افزائش نسل کرا کے بھرنا۔ 3۔ جنگلی حیات اور ان کی رہائش گاہوں کا انتظام کرنا۔ 4۔ آرام و تفریح مہیا کرنا۔ 5۔ بڑے پیمانے پہ جنگلی حیات اور اس کی اہمیت پر تعلیم و آگاہی مہیا کرنا۔ 6۔ تحقیق و تربیت مہیا کرنا۔ 7۔ قومی اور بین الاقوامی جنگلی حیات کے تحفظ کی ایجنسیز کے ساتھ رابطہ رکھنا۔

مذکورہ بالا اقتباس سے پتہ چلتا ہے کہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے مقاصد اور ذمہ داریوں میں جنگلی حیات کو تحفظ دینا، نگرانی کرنا، ان کی رہائش گاہوں کو بہتر بنانا، ان کی افزائش نسل کرا کے ان کی آبادی سے جنگلات کو بھرنا اور بڑے پیمانے پر جنگلی حیات کے موضوعات پر تعلیم مہیا کرکے ان کی اہمیت سے متعلق شعور بیدار کرنا شامل ہے۔

---

[1] "Wildlife parks in punjab tourist guide", page no:10.

جنگلی حیات کو تحفظ دینے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے ایزک کرس[1]، ذکر کرتے ہیں:

"It ensures a wise and planned use of non-renewable natural resource for steady availability.Ensure availability of wildlife from generation to generation for educational and scientific research;source of protein to man; serves as a game reserve as zoological gardens; useful as a tourist attraction which could boost economy.Air conservation ensures purity of air from air pollutants."[2]

ترجمہ: یہ مستحکم دستیابی کے لئے غیر قابل تجدید قدرتی وسائل کا دانشمندانہ اور منصوبہ بند استعمال کو یقینی بناتا ہے۔ تعلیمی اور سائنسی تحقیق کے لئے نسل در نسل وائلڈ لائف کی دستیابی کو یقینی بنانا، انسان کے لئے پروٹین کی ضرورت کو پورا کرنا، چڑیا گھر کے طور پر گیم کے وسائل میں کام آنا، سیاحوں کی توجہ کا مرکز بننا جو معیشت کو فروغ دے سکتا ہے۔ ہوا کا تحفظ ہوائی آلودگی سے پاک ہوا کو یقینی بناتا ہے۔

ایزک کرس مزید لکھتے ہیں:

"Conservation of forest provide: Timber for furniture and homes; prevention of excessive evaporation of ground waters;reduction of desertification; filteration of noise pollution; serve as medicinal plants; home to forest animals and birds.Conservation of water protects aquatic life and ensure safety for drinking water, domestic use and other use.Soil conservation promotes the maintenance of soil fertility and prevents its erosion."[3]

ترجمہ: جنگلات کا تحفظ لکڑی کے سامان اور مکانات کے لئے لکڑی مہیا کرتا ہے، زیر زمین پانی کے غیر ضروری تبخیری عمل کی روک تھام، صحرا میں کمی، شور کی آلودگی کو صاف کرنے، دوا کے پودوں کے طور پر کام آنا، جنگلی جانوروں اور پرندوں کے گھر کے کام آنا۔ پانی کا تحفظ آبی حیات کی حفاظت کرتا ہے اور پینے کے پانی، گھریلو استعمال اور دیگر استعمال کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔

مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے مقاصد میں حیوانات اور نباتات وغیرہ کو ضروری حفاظت و تحفظ مہیا کرنا شامل ہے۔ اس مقصد کے ضمن میں بہت سے اہم و بنیادی امور شامل ہیں مثلاً جنگلی حیات

---

[1] Phd in State University of Science and Technology,Department of animal science,Enugu,Nigeria.

[2] Ezike Christpher Onyemaechi, "Introduction to wildlife management", prince digital press,1nkpor street abakpa,enugu,enugu state(Nigeria),2009,page no:26.

[3] Ditto.

کی نگرانی کرنا، قدرتی رہائش گاہوں کو بحال کرنا، ان کی افزائش نسل پر خصوصی توجہ دینا تاکہ وقت پر افزائش نسل ہو اور جنگلات کو جانوروں اور پرندوں کی ضروری مقدار مہیا ہوسکے۔ پھر جنگلی حیات کو تحفظ دینا نہایت ضروری ہے۔ ہماری صحت مند زندگی کی بنیاد اور بقاء، زمینی، فضائی اور آبی صفائی پر منحصر ہے اس لئے زمینی، فضائی اور آبی آلودگی کو ختم کرنے کے لئے جنگلات اور جنگلی حیات کا تحفظ و بقاء بہت ضروری امر ہے۔

ایزک کرس، محکمہ جنگلی حیات کے مقاصد کی تکمیل کے یقینی طریقوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "Establishment of National parks and game reserves.Establishment of forest reserves.Encouraging people to plant more trees.Making conservation laws.Formation of societies/associations that promote conservation of natural resources."[1]

ترجمہ: قومی پارکس اور کھیلوں کے ذخائر کا قیام۔ جنگلات کے ذخائر کا قیام۔ نئے درخت لگانے میں لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔ تحفظ کے قوانین بنانا۔ قدرتی وسائل کے تحفظ کو فروغ دینے والے معاشروں / انجمنوں کو تشکیل دینا۔

محکمہ جنگلی حیات کے مقاصد کو نقصان پہنچانے والے چند عوامل کو ایزک کرس ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں:

> "Illegal killing of animals/poaching in forests and game reserves and indiscriminate felling of trees.Discharge of chemicals and oil sewage into rivers.Release of poisonous gases and steam into the environment. Dumping of sewage and industrial waste on land/soil and water. Indiscriminate burning of forest/bushes which may lead to habitat loss. Deforestation and desertification."[2]

ترجمہ: جنگلات اور کھیل کے ذخائر میں جانوروں کا غیر قانونی شکار اور درختوں کی اندھا دھند کٹائی۔ دریاؤں میں کیمیکل اور تیل کے گندے پانی کا اخراج۔ ماحول میں زہریلی گیسوں اور بھاپ کا اخراج۔ زمین / مٹی اور پانی میں گندگی اور صنعتی فضلے کا جمع ہونا۔ جنگلات اور جھاڑیوں کا اندھا دھند جلانا جس سے جانوروں کی رہائش گاہیں ضائع ہوسکتی ہیں۔ جنگلات اور صحراؤں کا ویران ہونا۔

مذکورہ بالا دو اقتباسوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ محکمہ جنگلی حیات کے تحفظ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے قومی پارکس اور کھیلوں کے ذخائر کا قیام اور تحفظ کے قوانین کا قیام وغیرہ نہایت ضروری ہے۔ اور محکمہ کے مقاصد کو نقصان پہنچانے والے امور میں غیر قانونی شکار، درختوں کی اندھا دھند کٹائی اور جلانا اور دریاؤں، ندی نالوں میں زہریلی گیسوں

---

[1] "Introduction to wildlife management", page no:26,27.

[2] "Introduction to wildlife management", page no:28.

اور بھاپ کا اخراج وغیرہ شامل ہیں۔

اینتھنی آر ای سینکلئر، جان ایم فریکسل اور گریم کاولی محکمہ جنگلی حیات کے مقاصد کے حصول کے ممکنہ طریقے بیان کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں:

"A wildlife population may be managed in one of four ways:1 make it increase;2 make it decrease;3 harvest it for a continuing yield;4 leave it alone but keep an eye on it; These are the only options available to the manager.Three dicisions are needed: (i) what is the desired goal; (ii) which management option is therefore appropriate: and (iii) by what action is the management option best achieved? The first dicision requires a judgment of value, the other technical judgments."[1]

ترجمہ: جنگلی حیات کی آبادی کو چار طریقوں میں سے ایک میں منظم کیا جاسکتا ہے: پہلا اس میں اضافہ کریں، دوم اس میں کمی کریں، سوم ایک مسلسل پیداوار کی فصل کاشت کریں، چہارم اسے تنہا چھوڑ دیں لیکن اس پر نگاہ رکھیں؛ یہ مینیجر کے لئے دستیاب واحد اختیارات ہیں۔ تین فیصلوں کی ضرورت ہے: پہلا یہ کہ مطلوبہ مقصد کیا ہے، دوسرا یہ کہ کونسا انتظامی اختیار مناسب ہے اور تیسرا یہ کہ کس عمل سے بہتر انتظامی اختیار حاصل ہوتا ہے؟ پہلے فیصلے کے لئے قدر و مالیت کے فیصلے کی ضرورت ہوتی ہے، دوسرے تکنیکی فیصلے کی (بھی ضرورت ہوتی ہے)۔

جنگلی حیات کے مقاصد کو پورا کرنے کی حکمت عملیوں کا ذکر کرتے ہوئے ایزک کرس لکھتے ہیں:

"A tripartite approach could be used for the conservation of wildlife: ex-situ protections; insitu-protections and rational planting and management. Ex-situ protection is the maintenance of wildlife outside their natural habitats such as zoos, botanical gardens, farms and plantations.In-situ protections: protection and maintenance of wildlife in national parks, natural reserves and sanctuaries where they and their habitats are protected as well."[2]

ترجمہ: جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے سہ فریقی نقطہ نظر استعمال کیا جاسکتا ہے: بند جگہوں پر تحفظ، بر محل تحفظ اور معقول پودے اگانا اور ان کا انتظام کرنا۔ بند جگہوں پر تحفظ کا مطلب ہے جنگلی حیات کا ان کے قدرتی مسکن سے باہر خیال رکھنا جیسا کہ چڑیاگھروں، نباتاتی باغوں، کھیتوں اور شجر کاری کے مقامات۔ بر محل تحفظ ایسا تحفظ ہے جس میں جنگلی حیات کا قومی پارکوں، قومی ذخائر اور سینکچریز میں

[1] "Wildlife Ecology, Conservation, And Management",Page no:3.

[2] "Introduction to wildlife management", page no:20.

خیال رکھا جاتا ہے جہاں وہ اور ان کی رہائش گاہیں بھی محفوظ ہیں۔

تیسری حکمت عملی کا ذکر کرتے ہوئے ایزک کرس رقم طراز ہیں:

"Rational planting and management is often carried out by animal lovers who acquire young of wildlife and nurture them to adult.Examples: Spotted hyenas, grey monkeys, parrots, snakes etc.In some countries well trained government personnel are equipped with modern equipment for capturing and domestication of wildlife in paddocks, animal houses and cages."[1]

ترجمہ: معقول پودے لگانے اور ان کا انتظام اکثر ان جانوروں سے محبت کرنے والوں کے ذریعے کیا جاتا ہے جو جوان جنگلی حیات کو حاصل کرتے ہیں اور بلوغت تک ان کی پرورش کرتے ہیں۔ مثلاً دھبوں والا لگڑ بگڑ، سرمئی بندر، طوطے، سانپ وغیرہ۔ کچھ ممالک میں اچھا تربیت یافتہ سرکاری عملہ موجود ہے جو جانوروں کو پکڑنے اور احاطوں اور پنجروں میں بند کرنے کا جدید سازو سامان رکھتا ہے۔

مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ محکمہ جنگلی حیات کا اصل اور بڑا مقصد جنگلی حیات کو تحفظ فراہم کرنا ہے اور اس مقصد کے لئے انتظامیہ مختلف مراحل میں مختلف تجربات کرتی رہے، جنگلی حیات کی آبادی میں تبدیلی اور ان جیسے دیگر امور عمل میں لا کر جنگلی حیات کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ اس کے ساتھ ساتھ جنگلی حیات کے تحفظ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے مختلف حکمت عملیاں اپنائے مثلا بند جگہوں پر جنگلی حیات کو تحفظ دے، یعنی جانوروں کی ایسی اجناس جن کے ناپید ہونے کا خدشہ ہے انہیں ان کے خطرناک قدرتی مسکن سے نکال کر نئی جگہ رکھا جائے خواہ وہ جنگلی علاقہ ہو یا انسانوں کے ہاتھوں میں ہو۔ بر محل تحفظ کی حکمت عملی بھی اپنائی جا سکتی ہے کہ جانوروں کو قدرتی ماحول اور مسکن دیا جائے یعنی قومی پارکوں، گیم ریزروز اور جانوروں کی سینکچریز میں ان کا خیال رکھا جائے اور ان کو بھر پور تحفظ دیا جائے۔ محکمہ جنگلی حیات پنجاب بھی ان حکمت عملیوں پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس کے تحت محکمہ نے بھی قومی پارکس، گیم ریزروز اور جنگلی حیات کی سینکچریز بنائی ہیں اور قدرتی و مصنوعی مساکن میں جانوروں اور پودوں کو خاطر خواہ تحفظ دینے کی کوشش کی ہے۔

---

[1]"Introduction to wildlife management", page no:20,21.

باب دوم: محکمہ جنگلی حیات اور شریعت اسلامیہ کے قوانین کا جائزہ

فصل اول: محکمہ اور شریعت اسلامیہ کے قوانینِ شکار کا جائزہ

فصل دوم: محکمہ اور شریعت اسلامیہ کے قوانینِ تحفظِ جنگلی حیات کا جائزہ

فصل سوم: سروے کے نتائج

فصل اول

محکمہ جنگلی حیات اور شریعت اسلامیہ کے قوانینِ شکار کا جائزہ

محکمہ جنگلی حیات اور شریعت اسلامیہ کے قوانینِ شکار کا جائزہ

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کو غیر قانونی شکار کو روکنے کے لئے بے پناہ اختیارات حاصل ہیں۔ مثلاً محکمہ کسی بھی جگہ یا چیز کی اپنے اطمینان کی خاطر بغیر وارنٹ کے تلاشی لینے کا مجاز ہے:

> "25.any officer authorized by government in this behalf,may search any person, premises, vessel, vehicle, animal, packages, receptacle or covering so as to satisfy himself whether or not an offence under this act has been committed.Provided that no permises shall be searched under this section except under the authority of a warrant issued by the magistrate having jurisdiction in the area."[1]

ترجمہ:25۔ حکومت کی طرف سے اس غرض کے لئے مجاز کوئی بھی اہل کار، کسی بھی شخص احاطہ، برتن، گاڑی جانور، بندھا ہوا بنڈل، چیزوں کو رکھنے کی جگہ، برتن یا صندوق وغیرہ کی بغرض اطمینان خود کہ آیا زیر قانون ہذا کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے یا نہیں تلاشی لینے کا مجاز ہے۔ ماسوائے اس احاطہ کی اس دفعہ کے تحت تلاشی نہیں لی جائے گی جو زیر اختیار وارنٹ مجریہ منجانب با اختیار مجسٹریٹ علاقہ ہذا ہو گا۔

محکمہ وائلڈ لائف پنجاب کو غیر قانونی شکار کے دوران حاصل ہونے والے کسی بھی مواد کو ضبط کرنے کا مکمل اختیار حاصل ہے۔ اس کے متعلق محکمہ کا قانون درج ذیل ہے:

> "26.any officer as authorized by government in this behalf may seize any animal,dead, or alive, together with any firearm, net, trap, snare, bow, arrow or any vehicle or vessel or anything whatsoever used or suspected to have been used in the commission of an offence under this act."[2]

ترجمہ:26۔ حکومت کی طرف سے اس غرض کے لئے مجاز کوئی بھی اہل کار، کسی بھی مردہ یا زندہ جنگلی جانور کے ساتھ ساتھ کوئی بھی آتشیں اسلحہ، جال، پھندہ، پھاہی، کمان، تیر یا کوئی بھی گاڑی یا برتن یا کسی بھی قسم کی شے کو ضبط کرنے کا مجاز ہے جو قانون ہذا کے تحت کسی جرم کے ارتکاب میں استعمال ہو چکی ہو یا اس کے استعمال ہو چکنے کا شبہ ہو۔

محکمہ وائلڈ لائف پنجاب کا غیر قانونی شکاریوں کے لئے ایک قانون یہ بھی ہے کہ جب ایک شکاری سے زیادتی سرزد ہو گئی گیا، تب معین جرمانے یا سزا کو کسی دوسرے قانون کی مدد سے روکا نہیں جاسکے گا:

---

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.13-14.

[2] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.14.

"37.nothing contained in this act shall be deemed to prevent any person from being prosecuted under any other law for any act of commission which Constitutes an offence under this act or from being liable under any other law to any higher punishment or penalty than provided by this act."[1]

ترجمہ:37۔ قانون ہذا میں موجودہ کوئی بھی صورت ہو کسی بھی شخص کو کسی بھی دوسرے قانون کے تحت قانون ہذا کے آئین یافتہ کسی بھی ارتکاب کے عمل پر مواخذہ کئے جانے سے یا قانون ہذا میں مہیا کردہ کسی نسبت کسی بھی دوسرے قانون کے تحت کسی بھی زیادہ سزا یا جرمانہ کا مستحق قرار پانے سے نہیں روکا جاسکے گا۔

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قانون کے مطابق غیر قانونی شکاری حضرات پر قانونی کاروائی کرنے والے کسی بھی اہل کار پر کسی بھی قسم کی کوئی کاروائی نہیں کی جائے گی۔

"41.no suit prosecution or other legal proceedings shall lie against any officer for anything in good faith done or intended to be done in pursuance of any provision of this act or the rules made thereunder."[2]

ترجمہ:41۔ قانون ہذا یا قواعد مرتبہ زیر قانون ہذا کے کسی بھی مقصد کی نیک نیتی سے تعمیل و تکمیل یا تکمیل کے ارادہ پر کسی بھی چیز کے لئے کسی بھی اہل کار کے خلاف کوئی دعویٰ، چالان یا دیگر قانونی کاروائی قائم نہیں کی جاسکے گی۔

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے اپنے ڈائریکٹر جنرل کو بھی بہت کھلے اختیارات دے رکھے ہیں:

"20.(i) director general, wildlife & parks in exercise of his powers can revoke registration of cbo/ngos or any member/ members without assigning any reason."[3]

ترجمہ 20۔(i): ڈائریکٹر جنرل وائلڈ لائف اور پارکس اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کسی بھی سی بی او / این جی او یا کسی بھی ممبر / ممبرز کی رجسٹریشن بغیر کوئی وجہ بتائے ہوئے منسوخ کر سکتا ہے۔

ان مذکورہ بالا قوانین کے علاوہ غیر قانونی شکار کی روک تھام کے لئے محکمہ نے دیگر کئی اہم قوانین وضع کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر کئی اختیارات بھی حاصل کر رکھے ہیں مثلاً بار ثبوت یا ثبوت کی ذمہ داری کا قانون، زیر دفعہ چھبیس قابل ضیاع

---

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.15.

[2] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.16.

[3] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.41.

اشیاء کے لئے کاروائی کرنے کا اختیار، کسی بھی اہل کار یا شخص بہ مجاز دریں بارہ کو شکاری وغیرہ کا اجازت نامہ طلب کرنے کا اختیار، محکمہ کے پاس بغیر وارنٹ کسی بھی شخص کے خلاف معقول اشتباہ پر گرفتار کرنے ، رہا کرنے ، مجسٹریٹ یا تھانہ انچارج کے سامنے لانے کا اختیار، جرم کے ارتکاب کو روک دینے کا اختیار، سزا یا جرم کے معاوضہ کے طور پر معینہ رقم لے کر چھوڑنے کا اختیار، پولیس اہلکاروں سے مدد لینے کا اختیار اور شکار کے حوالے سے قوانین بنانے کے اختیارات وغیرہ شامل ہیں۔[1]

شریعت اسلامیہ کے قوانین شکار

خداوند لایزل نے بنو آدم کو پیدا فرما کر اسے کرہ ارض پر بھیجا اور اس جہانِ رنگ و بو کی ہزاروں لاکھوں نعمتیں اس کے لئے وقف فرمادیں۔ ان نعمتوں میں حیوانات بھی شامل ہیں کہ جن کو خداوند لایزل، بنو آدم کے لئے مسخر فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَھُمْ مِمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَا اَنْعَاماً فَھُمْ لَھَا مٰلِکُوْنَ۔وَذَلَّلْنٰھَا لَھُمْ رَکُوْبُھُمْ وَمِنْھَا یَاکُلُوْنَ۔وَلَھُمْ فِیْھَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ﴾[2]

ترجمہ: اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لئے پیدا کئے تو یہ ان کے مالک ہیں۔ اور انہیں ان کے لئے نرم کر دیا تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں ، اور ان کے لئے ان میں کئی طرح کے نفع اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا شکر نہ کریں گے۔

شریعت اسلامیہ نے قرآن حکیم کی وساطت سے شکار کے بارے میں اجمالی اور احادیث مبارکہ کی وساطت سے تفصیلی قوانین وضع کئے ہیں۔ اور نئے پیش آمدہ مسائل میں اہل علم کے لئے تدبر و تفکر کی راہیں کھول دی ہیں کہ وہ قرآن و حدیث کے سنہری اصولوں پہ چلتے ہوئے جدید مسائل کا حل ڈھونڈیں۔ فی زمانہ شکار سے متعلق مختلف مسائل رونما ہو چکے ہیں، جن میں انتہائی باریک بینی و تفکر کی ضرورت ہے۔ کچھ مسائل پیچیدہ اور دقیق ہیں جن کو حل کرنے کے لئے انتہائی تفکر و تدبر کی ضرورت ہے جبکہ بعض دوسرے مسائل ہیں جن میں زیادہ تفکر و تدبر کی ضرورت نہیں بلکہ ان پر معمولی توجہ دینے سے شریعت اسلامیہ میں ان کے مماثل نظیر مل جاتی ہے۔ ذیل میں محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قائم شدہ قوانین کا شریعت اسلامیہ کے قوانین شکار کے ساتھ تقابل کیا جاتا ہے۔

---

[1]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.13-17.

[2]سورۃ یٰس:36/71-73

شکاری پر عائد پابندیوں کا جائزہ

شریعت اسلامیہ کے اصولوں کے مخالف پابندیاں

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قانون نمبر نو کی دفعہ ایک تا دس میں کئی پابندیاں عائد کی گئی ہیں جن میں بھری بندوق (ایک نالی و دو نالی کے علاوہ ہو) انی دار نیزے، کنڈی، جال، گاڑی میں بیٹھ کر، دو سو گز کے اندر اندر مارے، مصنوعی لاوے یا ریکارڈنگ سے بٹیر کا شکار کرے یا شکار کرے تو ان تمام صورتوں کے ذریعے شکار کرنا منع ہے۔

جبکہ کتاب پاک میں شکار کا مطلق ذکر ہے:

﴿وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا﴾[1]

ترجمہ: اور جب تم حالت احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کر لیا کرو۔

احادیث مبارکہ میں بھی شکار کرنے کے طریقے کے حوالے سے کوئی ممانعت یا قیود کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اور ایک قانونی شکاری جب اوپن تحصیل میں اوپن دن میں لائسنس یا پرمٹ لے کر شکار کر رہا ہو تو وہ شکار کو ایک نالی و دو نالی بندوق سے مارے یا ریپیٹر شاٹ گن سے مارے بات تو ایک ہی ہے کہ اس نے مقرر کی گئی حد سے آگے نہیں بڑھنا اور جال سے پکڑے یا کسی اور طریقے سے حیلہ کرے لیکن شرط یہ ہے کہ جانور یا پرندہ حرام ہونے کا خدشہ نہ ہو تو ایسے طریقوں کے ذریعے شکار کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جانور یا حیوان کو دو سو گز کے اندر سے بھی مارے تو الٹا بہتر ہے نشانہ خطا ہونے کا خدشہ کم سے کم ہوتا ہے اور گاڑی میں بیٹھ کر مارے گا تو جانور ڈرے گا نہیں تو آسانی سے مار لے گا تو اس میں کیا حرج ہے کہ شکاری حیلہ سے شکار کو مار لے اور مصنوعی لاوہ ہو یا زندہ لاوہ ہو یا ریکارڈنگ ہو تینوں صورتوں میں اگر مقررہ تعداد سے نہیں بڑھتا تو ایسے طریقوں میں سے کسی طریقہ کو استعمال کرنے میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں۔ شکار کی شرعی تعریف پر غور کیا جائے تو ان پابندیوں کا غلط ہونا کھل کے سامنے آجاتا ہے کہ:

"وَهُوَ الْمُتَوَحِّشُ اَلْمُمْتَنِعُ بِاَصْلِ الْخَلْقَةِ عَنِ الْآدَمِيِّ۔"[2]

ترجمہ: اور وہ (شکار کیا جانے والا حیوان) وحشی ہو ممتنع ہو آدمی سے اپنی اصل خلقت کی وجہ سے۔

شکار کیا جانے والا حیوان ایسا ہو کہ جو طبعی طور پر وحشی ہو یعنی مانوس نہ ہو اور طبعی طور پر انسان سے دور بھاگتا ہو۔

صاحب قدوری لکھتے ہیں:

---

[1] سورۃ المائدۃ:5/2

[2] تکملہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق،8/406

"وَ هُوَ كُلُّ مُمْتَنِعٍ مُتَوَحِّشٍ طَبْعاً لَا يُمْكِنُ اَخْذُهُ اِلَّا بِحِيْلَةٍ۔"[1]

ترجمہ: اور وہ (شکار کیا جانے والا جانور) ہر ایسا جانور ہے جو روکنے والا ہو (اپنے آپ کو شکاری سے بازؤوں یا پروں کی مدد سے) طبعی طور پر وحشی ہو، حیلہ کے بغیر اس کو پکڑنا ناممکن ہو۔

شکار کئے جانے والے جانور کی ان دو تعریفوں کی وضاحت یوں ہے کہ شرعی طور پر ایسے جانور کے مارنے کو شکار کہتے ہیں یا شرعی طور پر اس جانور کو شکار کا نام دیا جائے گا جو طبعی طور پر وحشی ہو یعنی انسان سے مانوس نہ ہو بلکہ انسان سے دور بھاگتا ہو اور حیلہ کے بغیر اسے شکار کرنا یا پکڑنا ناممکن ہو۔ ان دو تعریفوں کی رو سے محکمہ جنگلی حیات پنجاب کی مذکورہ بالا پابندیاں سراسر غلط اور بے بنیاد ہیں، کیونکہ وہ ایسے حیوان کا شکار کر رہا ہے جسے حیلہ یا دھوکہ کے بغیر پکڑنا یا مارنا ہے ہی ناممکن تو ظاہر ہے کہ ایسے حیوان کے شکار کے لئے شکاری حیلہ، بہانہ کر کے ہی اسے شکار کر سکے گا۔ محکمہ کا مقصد یہ ہو کہ ہر ایسی ممکنہ پابندی لگادی جائے جس سے جانور، شکار ہونے سے بچ جائے تو محکمہ کی طرف سے جاری کردہ لائسنس و پرمٹ وغیرہ کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے اور ایسی شرائط کی موجودگی شکار پر پابندی کے مترادف ہے۔

شریعت اسلامیہ کے اصولوں کے موافق پابندیاں

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قانون نمبر نو کی دفعہ نمبر ایک تا دس میں دیگر مذکور شرائط یا پابندیاں ایسی ہیں جو شریعت اسلامیہ کے قوانین کے عین موافق ہیں جن میں مہلک گڑھے کے ذریعے شکار کرنا، مشینی پھندے سے، کسی دوائی یا کیمیائی شے سے یا گاڑی کے دھکے سے شکار کرنا وغیرہ، کیونکہ ان تمام طریقوں میں شکار کے گلا گھونٹ کر مرنے یا چوٹ لگ کر مرنے کے امکان زیادہ سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور ایسی صورت میں مرا ہوا شکار حرام ہے اس لئے شکار کو حرام ہونے سے بچانے کے لئے ایسے طریقوں سے روکا گیا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں بھی جانور کو اچھے طریقے سے ذبح کا ارشاد ہوا۔ حدیث مبارکہ ہے کہ:

(عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ:خَصْلَتَانِ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا قَالَ غَيْرُ مُسْلِمٍ:يَقُوْلُ :فَاَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّاَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ)[2]

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: دو باتیں میں نے حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں کہ بے شک اللہ تعالی نے ہر چیز کے ساتھ احسان کو واجب کیا ہے، سو جب تم قتل بھی کرو تو اس میں بھی احسان کرو، مسلم بن ابراہیمؒ کے سوا کسی دوسرے راوی کے الفاظ ہیں کہ:

---

[1] قدوری، کتاب الصید والذبائح، ص:469

[2] ابوداؤد، کتاب الضحایا، 4/437، حدیث نمبر:2851

پس اچھائی کے ساتھ قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو۔ چاہیئے کہ ذبح کرنے والا اپنی چھری کو تیز کرلے اور اپنے جانور کو راحت پہنچائے۔

مذکورہ بالا پابندیاں اس حوالے سے شریعت اسلامیہ کے بلکل عین موافق و مطابق ہیں کہ اس سے جانور کے حرام ہونے کے امکانات زیادہ سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور شکار کا مقصد اس جانور کے گوشت سے فائدہ اٹھانا ہے اور فائدہ اٹھانے کی بجائے نقصان کر بیٹھنا عقل مندی کے خلاف ہے۔

شکاری پر عائد جرمانوں اور سزاؤں کا جائزہ

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قانون نمبر اکیس میں شق نمبر ایک کی دفعہ نو سے پندرہ اور بیس، اٹھائیس کی شرائط، قانون نمبر اکیس میں شق نمبر دو کی دفعات سولہ، سولہ اے، سترہ، اٹھارہ اور اٹھارہ اے کی شرائط قانون نمبر اکیس میں شق نمبر تین اور قانون نمبر بائیس کی شرائط کی خلاف ورزی پر جو جرمانے اور سزائیں مقرر کی گئی ہیں وہ من کل الوجوہ شریعت اسلامیہ کے اصولوں سے موافقت نہیں رکھتیں بلکہ بعض وجوہ سے موافق ہیں اور بعض وجوہ سے مخالف بھی ہیں۔ قرآن پاک میں مُحرم کو خشکی کا شکار کرنے سے منع فرمایا ہے:

﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعاً لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُماً﴾[1]

ترجمہ: حلال کیا گیا تیرے واسطے سمندری صید اور اس کا کھانا تمہارے اور سفر والوں کے نفع کے لئے اور حرام کیا گیا تم پر زمینی صید، تیرے حرامی ہونے تک۔

اللہ رب العزت نے تین مقامات پہ مُحرم کو شکار کرنے سے منع فرمایا ہے اور ایمان والوں کے لئے شکار کو آزمائش کی کسوٹی بھی قرار دیا ہے۔[2] لیکن جب ایک مُحرم، شکار کر بیٹھتا ہے تو اس کے لئے بھی اللہ رب العزت نے سزا یا جرمانہ بھی مقرر فرمادیا ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْتُلُوْا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّداً فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْياً م بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَاماً لِيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهِ﴾[3]

---

[1] سورۃ المائدۃ: 5/96

[2] سورۃ المائدۃ: 5/95-94-1

[3] سورۃ المائدۃ: 5/95

ترجمہ: اے ایمان والو شکار نہ مارو اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشیوں سے دے تم میں کہ دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی کعبہ کو پہنچتی ہو یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے رکھے تا کہ اپنے کئے کا وبال چکھے۔

مُحرم کے لئے شکار کرنے پر تین سزاؤں کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ مویشیوں میں سے اس مارے ہوئے شکار کی مثل مویشی کی قربانی دے اور مثلیت کا فیصلہ دو منصف شخص کریں گے کہ آیا یہ مویشی اس شکار کئے ہوئے جنگلی جانور کی مثل بن سکتا ہے یا نہیں اور یہ قربانی کعبہ کو پہنچنے والی ہو یا اس مُحرم کے شکار کی ضمان چند مساکین کا کھانا ہے یا ان کی تعداد کے برابر روزے رکھنا ہے۔ اس آیت کریمہ سے مُحرم کے لئے شکار کرنے پر ضمان یا جرمانے کا ذکر کیا گیا جس میں تین سزاؤں یا ضمانوں میں سے کسی ایک کو معمول بھا بنانے میں اختیار ملا، یہ سزائیں مناسب اور قابل فہم معلوم ہوتی ہیں۔ سید الانبیاء ﷺ کے زمانے اور آج کے دور کے لوگوں کی ضروریات، افکار تبدیل ہو چکے ہیں، شریعت اسلامیہ نے انسان کو اپنے فائدے کے لئے بہتر سے بہتر قوانین بنانے کی اجازت دے رکھی ہے بہ ایں معنی وہ قوانین شرعی قوانین یا اصولوں سے ٹکراتے نہ ہوں۔ لیکن اس کے برعکس محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے غیر قانونی شکاری پر جو سزائیں یا جرمانے وغیرہ عائد کئے ہیں ان میں بعض تو انتہائی نا قابل فہم اور خلاف قیاس ہیں۔ مثلاً دس ہزار سے لے کر پچاس ہزار تک جرمانہ یا شکاری لائسنس کا پانچ سال کے لئے منسوخ ہونا یا امیر زادوں کو روکنے کے لئے مناسب قید کی سزا تو سمجھ میں آتی ہے لیکن شکار کی گاڑی، اسلحہ اور اس کے علاوہ کسی بھی قسم کے آلے کا محض شبہ کی بناء پر بھی ضبط ہونا یہ بلکل غیر مناسب اور نا قابل فہم ہے۔ مذکورہ بالا آیت میں مُحرم کے لئے غیر قانونی شکار پر جو ضمان ذکر کی گئی ہے اس میں مارے ہوئے شکار کی مثل مویشی کی قربانی کا ذکر ہے یا چند مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کے برابر روزے رکھنا۔ لیکن محکمہ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق تو جرمانہ اس مارے ہوئے جانور کی اصل قیمت سے سو گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھ جائے گا جو کہ شریعت کے اصول و قوانین کے منافی ہے۔

محکمہ کے اختیارات واقدامات شریعت اسلامیہ کی نظر میں

شریعت اسلامیہ کے اصول و قوانین کے مطابق انسان اپنی سہولت یا دیگر اہم مقاصد کی تکمیل کے لئے مختلف قسم کے عام یا مخصوص قوانین وضع کر سکتا ہے لیکن قوانین شرعی اصول و قوانین سے ٹکراتے نہ ہوں، مثلاً عدل و انصاف کے مطابق عمل کیا جائے کسی پر ظلم و زیادتی نہ کی جائے۔ عدل و انصاف کا حکم دیتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

﴿اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾[1]

ترجمہ: عدل کرو کہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جانوروں کے تحفظ وبقاء اور غیر قانونی شکار کی حوصلہ شکنی کے لئے محکمہ جنگلی حیات پنجاب کو بہت سے اختیارات دیئے گئے ہیں جن میں بعض قابل تعریف ہیں اور بعض دیگر میں اصلاحات کی ضرورت ہے۔ مثلاً قانون نمبر بیس ایک اور اکیالیس کے مطابق محکمہ کے اہل کار کے خلاف کسی قسم کا دعویٰ چالان یا دیگر قانونی کاروائی قائم نہیں کی جاسکتی۔ یہ قانون عدل کے خلاف ہے کیونکہ ایسے قوانین سے تو محکمہ کے اہل کار بلکل ہی دلیر ہو جائیں گے اور بالفرض اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے وہ کسی شکاری پر ناجائز ایکشن لیتے ہیں بعد میں اصلیت کا پتہ چلنے پر ان پر ایکشن نہ ہو سکے تو اس سے ناانصافی کو بہت زیادہ فروغ ملے گا۔ اور محکمہ کا ڈائریکٹر جنرل کسی بھی ممبر / ممبرز، سی بی او / این جی او کی رجسٹریشن کو بغیر وجہ بتائے منسوخ کر سکتا ہے۔ یہ قانون یا اختیار بھی عدل وانصاف کے خلاف ہے کیونکہ جس بھی ممبر وغیرہ نے بھاری رقم دے کر رجسٹریشن حاصل کی ہو جب اس کی رجسٹریشن کو بغیر وجہ بتائے منسوخ کیا جاسکے اور ڈائریکٹر صاحب سے پوچھنے والا کوئی نہ ہو تو اس سے بھی ناانصافی وزیادتی کو فروغ ملے گا، معقول وجہ بتا کر منسوخ کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

---

[1] سورۃ المائدۃ:5/8

فصل دوم

محکمہ اور شریعت اسلامیہ کے قوانین تحفظ جنگلی حیات کا جائزہ

محکمہ اور شریعت اسلامیہ کے قوانین تحفظ جنگلی حیات کا جائزہ

اللہ رب العزت نے حیوانات کو ہمارے لئے مسخر فرماتے ہوئے ان سے لاتعداد منفعتوں کو وابستہ فرمادیا ہے، مثلاً جانوروں کو گوشت، دودھ، کھال، ہڈی اور سینگ وغیرہ ایسے اجزاء ہیں جن سے انسان بالواسطہ یابلاواسطہ ان گنت فوائد حاصل کرتا ہے۔ان فوائد کے ساتھ ساتھ ان جانوروں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان بوقت ضرورت ان کو سواری یا باربرداری کے امور میں استعمال میں لاتا ہے۔انہی فوائد کا ذکر کرتے ہوئے اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا جَعَلَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاكُلُوْنَ﴾[1]

ترجمہ:اور جانور بنائے جو تم سب کو موٹا اوڑھنا و منفعتیں دیتے اور انہی کو تم کھاتے ہو۔

یعنی جانوروں کو انسان کے فائدے کے لئے مسخر کیا گیا ہے انسان اپنی ضرورت کے پیش نظر ان کو استعمال میں لاکر ڈھیروں فوائد حاصل کر سکتا ہے۔جانور بھی انسانوں کی طرح ایک امت ہیں،ان کے بھی انسانوں کی طرح احساسات، جذبات اور حقوق ہیں۔اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں جانوروں کے حقوق بیان کرتے ہوئے ان کو انسانوں کی طرح ہی ایک امت قرار دیا ہے۔ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِىْ الْاَرْضِ وَلَا طٰئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ﴾[2]

ترجمہ:اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ ہی کوئی پرندکہ اپنے پروں سے اڑتا ہو مگر امتیں ہیں تمہاری مثل۔

چوپائیوں اور پرندوں کے حقوق بیان فرماتے ہوئے انہیں انسانوں کی طرح ایک امت قرار دیا گیا ہے۔یعنی ان کو حقیر نہ سمجھا جائے بلکہ یہ بھی انسانوں کی طرح ایک امت ہیں،ان کے بھی احساسات، جذبات اور حقوق ہیں۔حیوانات میں انسانوں کے لئے عبرت بھی ہے کہ انسان ان کی پیدائش اور ان کی خصوصیات میں سوچ بچار کرے کہ اللہ رب العزت نے کیسے ان میں نفع کی چیزیں رکھ چھوڑی ہیں۔ارشاد باری ہے:

﴿وَاِنَّ لَكُمْ فِىْ الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ،نُسْقِيْكُمْ مِمَّا فِىْ بُطُوْنِهِ مِنْ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَناً خَالِصاً سَآئِغاً لِّلشّٰرِبِيْنَ﴾[3]

---

[1]سورۃ النحل:5/16

[2]سورۃ الانعام:38/6

[3]سورۃ النمل:66/27

ترجمہ: اور بے شک تمہارے لئے چوپائیوں میں سمجھنے کا مقام ہے، ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو اس کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ پینے والوں کے لئے آسانی سے گلے میں اترنے والا۔

اللہ رب العزت نے اس آیت کریمہ میں چوپائیوں میں سمجھنے اور غور و فکر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے کہ ہم ان کے پیٹ میں غلاظت اور خون کے مابین خالص دودھ عطا کرتے ہیں، یعنی اللہ رب العزت کی قدرت کا باکمال کرشمہ ہے کہ گوبر و خون کے درمیان پیدا ہو کر بغیر آمیزش کے خالص دودھ نکلتا ہے جو ہم پیتے ہیں اور ہمارے گلے میں بغیر کسی تکلیف کے بڑی ہی آسانی کے ساتھ اتر جاتا ہے۔ انسانوں پر بالعموم اور مسلمانوں پر بالخصوص اللہ رب العزت نے کرم فرماتے ہوئے جانوروں کا ان کا تابع بنا دیا اور جانوروں میں انسانوں کے لئے بے شمار فوائد رکھ دیئے۔

اسی بات کی وضاحت قرآن پاک نے کچھ یوں فرمائی:

﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَاماً فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ۔وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاكُلُوْنَ ۔وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ﴾[1]

ترجمہ: اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ہاتھ کے تخلیق شدہ چوپائے ان کے واسطے پیدا کئے تو ان کی ملکیت میں ہیں۔ اور ہم نے انہیں (چوپاؤں) ان (انسانوں) کے لئے آسان فرما دیا تو کسی پر رکوب کرتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں۔ اور ان (انسانوں) کے لئے ان (چوپائیوں) میں کئی طرح کے نفع اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا شکر نہ کریں گے۔

اللہ رب العزت نے بنی نوع انسان کو حیوانات کا مالک بنا دیا ہے۔ اور وہ ان کو اپنے تمام جائز امور میں استعمال کر سکتا ہے، یعنی ان کا دودھ پیئے، گوشت کھائے، ہڈیاں وغیرہ کام میں لائے، اسی طرح کھیتی باڑی اور اس جیسے دیگر امور بھی بجالائے نبی رحمت ﷺ نے نہ صرف اپنی تعلیمات کے ذریعے جانوروں پر شفقت و نرمی کا درس دیا بلکہ عمل کے ذریعے بھی جانوروں پر رحم و شفقت کا سلوک فرمایا۔

جانوروں کو پانی پلانے پر بھی ثواب حاصل ہوتا ہے، حدیث مبارکہ میں مذکور ہے:

(عَنْ سُرَاقَةَ ابْنِ جُعْشُمٍ قَالَ:سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ،تَغْشٰى حِيَاضِىْ قَدْ لُطْتُهَا لِاِبِلِىْ ،فَهَلْ لِىْ مِنَ اَجْرٍ اِنْ سَقَيْتُهَا ؟قَالَ نَعَمْ ،فِىْ كُلِّ

---

[1] سورۃ یٰس: 36/73-71

ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى اَجْرٌ)[1]

ترجمہ: حضرت سُراقہ بن جُعشُم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس گم شدہ اونٹ کی بابت پوچھا جو میرے حوض پہ آجاتا، جس کو میں نے اپنے اونٹوں (کو پانی پلانے) کے لئے بنایا ہے۔ اگر میں اس گم شدہ اونٹ کو پانی پلادوں تو مجھے ثواب ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! ہر حرارت رکھنے والی جگر رکھنے والی (کو پانی پلانے) میں اجر ہے۔

ایک اور حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سامعین رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

(وَاِنَّ لَنَا فِیْ الْبَهَائِمِ اَجْراً؟فَقَالَ نَعَمْ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ)[2]

ترجمہ: کیا ہمیں جانوروں (کے ساتھ نیکی کرنے) میں ثواب ملتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تمہیں ہر کلیجے والے (یعنی جاندار) پر نیکی کرنے میں ثواب ملتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں پر احسان برتنے کو مغفرت کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِﷺ قَالَ:بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ اِشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطْشُ فَوَجَدَ بِئْراً فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ یَلْهَثُ یَاكُلُ الثَّرَیْ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطْشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ بِیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِیْهِ فَسَقَیْ الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوْا :یَارَسُوْلَ اللهِ !وَاِنَّ لَنَا فِیْ الْبَهَائِمِ اَجْراً؟فَقَالَ نَعَمْ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ)[3]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایک شخص راستے میں چل رہا تھا کہ اسے شدت کی پیاس لگی اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ کتا بھی اتنا ہی پیاسا معلوم ہو رہا ہے جتنا میں تھا۔ چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ خداوند نے اس کے اس عمل کو پسند فرمایا، اس کی مغفرت فرمادی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گزارش کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ہاں ہر کلیجے والے (یعنی جاندار) پر نیکی کرنے

[1] سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، ص:567، حدیث نمبر:3686

[2] صحیح بخاری، کتاب الادب، 8/27، حدیث نمبر:6014

[3] ایضاً

میں ثواب ملتا ہے۔

یعنی ہر جاندار یا ہر ذی روح کے ساتھ نیکی کرنے پر ثواب ملتا ہے اور وہ نیکی کسی جاندار کو محض پانی پلانا ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام نے جانوروں کو جتنے حقوق عطا فرمائے ہیں شاید ہی کسی مذہب یا معاشرے نے دیئے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف ہمیں جانوروں پر نرمی کرنے کا امر کیا بلکہ ان کے ساتھ شفقت و نرمی کا عمل بھی فرمایا۔

جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے:

(عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ،قَالَ :اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ ،فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِيْثاً لَا اُحَدِّثُ بِهِ اَحداً مِنَ النَّاسِ وَكَانَ اَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفاً اَوْ حَائِشَ نَخْلٍ ،قَالَ : فَدَخَلَ حَائِطاً لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ ، فَاِذاً جَمَلٌ ،فَلَمَّا رَاَیْ النَّبِیَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ،فَاَتَاهُ النَّبِیُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ ،فَقَالَ :مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ ؟لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟فَجَاءَ فَتیً مِنَ الْاَنْصَارِ ،فَقَالَ :لِیْ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ:اَفَلَا تَتَقِیْ اللهَ فِیْ هَذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِیْ مَلَّكَکَ اللهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهُ شَكَا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ)[1]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ سواری پر پیچھے بٹھالیا اور خاموشی سے مجھے ایک بات بتائی جو میں کسی کو نہیں بتاؤں گا اور رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کے لئے اوٹ لینے کے لئے دو جگہیں پسند تھیں، یا تو کوئی اونچی جگہ ہوتی یا کوئی کھجوروں کو جھنڈ ہوتا۔(راوی) نے کہا: پس رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا جب اس نے نبی رحمت ﷺ کو دیکھا تو رونے کی آواز نکالی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، پس حبیب کریم ﷺ اس کے پاس گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا۔ پھر حبیب ﷺ نے پوچھا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ کس کا اونٹ ہے؟ تو ایک انصاری جوان حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے حبیب ﷺ یہ میرا اونٹ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس جانور کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتا جس کا اس نے تجھ کو مالک بنایا ہے اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور بہت تھکاتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جانوروں پر شفقت و نرمی کرنا اور ان کی بنیادی ضروریات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ ان پر ظلم کرنا اور ان کی بنیادی ضروریات کا خیال نہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے کیونکہ یہ

---

[1] ابو داؤد، کتاب الجہاد، 4/201-200، حدیث نمبر: 2549

جاندار بھی ہماری طرح امت ہیں۔

مثلاً جانوروں پر طاقت سے زیادہ بوجھ لادنے سے بھی منع کیا گیا ہے، حدیث مبارکہ ہے:

(عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ :مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ قَالَ:اِتَّقُوْا اللهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَ كُلُوْهَا صَالِحَةً)[1]

ترجمہ: حضرت سھل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ، رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گذرے جس کا پیٹ اس کی کمر کے ساتھ لگ گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، ان پر سواری کرو تو بھلے انداز میں اور کھلاؤ تو بھی عمدہ طرح سے۔

اس سے بھی بڑھ کر شریعت مطہرہ نے جانوروں کے لئے حقوق متعین فرماتے ہوئے جانوروں پر خلاف خلقت بوجھ ڈالنے سے منع فرمادیا ہے:

(عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِﷺ :بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً لَّهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا اِلْتَفَتْ اِلَيْهِ الْبَقْرَةُ فَقَالَتْ :اِنِّیْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّیْ اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ ـفَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ ! تَعَجُّباً وَفَزَعاً اَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِﷺ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهِ وَابُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ)[2]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے، بیل دیکھ کر کہنے لگا: میں اس لئے نہ بنا، بلکہ کھیت واسطے بنا۔ لوگوں نے تعجب اور ڈر کی وجہ سے کہا سبحان اللہ! بیل بھی باتیں کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تو اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی سچ جانتے ہیں۔

یعنی جانور جس کے لئے بنا ہے اسے اسی میں استعمال کیا جائے۔ اگر بوجھ بلکل مناسب ہو لیکن ہو خلاف خلقت تو یہ بھی جانور پر ظلم ہے اور عدل و انصاف کے خلاف ہے۔ شریعت مطہرہ نے سفر و حضر میں جانوروں کا خیال رکھنے کا ارشاد ہوا ہے:

(عَنْ اَبِیْ وَهَبِ الْجُشَمِیِّ وَكَانَ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِﷺ اِرْتَبِطُوْا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَاَعْجَازِهَا اَوْ قَالَ اَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا

[1] ابوداؤد، کتاب الجہاد، 4/200، حدیث نمبر: 2548

[2] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، 2/1121، حدیث نمبر: 2388

تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ)[1]

ترجمہ: حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گھوڑوں کو باندھ کر رکھو (ان کی خوب دیکھ بھال کرو) ان کی پیشانیوں اور سرینوں پر ہاتھ پھیرا کرو۔ راوی کو شک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعجازھا فرمایا یا اکفالھا فرمایا۔ گردنوں کو رسیوں سے باندھو مگر تانت کی رسی نہ ہو۔

جانوروں کی دیکھ بھال کا خیال رکھتے ہوئے جانوروں کو منبر بنانے سے منع فرمایا گیا:

(عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ :اِیَّایَ اَنْ تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَدَوَابِكُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللهَ اِنَّمَا سَخَرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلیٰ بَلَدِكُمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمْ الْاَرْضَ فَعَلَیْهَا فَاقْضُوْا حَاجَا تِكُمْ)[2]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے جانوروں کی پیٹھوں کو منبر بنانے سے بچو، پس بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے تابع کیا ہے تاکہ تمہیں ایک شہر سے دوسرے شہر تک پہنچا دیں جہاں تم جانوں کی مشقت کے بغیر جا ہی نہیں سکتے تھے اور اس نے تمہارے لئے زمین بنائی ہے تو اپنی ضرورتیں اس پر پوری کیا کرو۔

یعنی جس جانور کو جس کام کے لئے بنایا گیا ہے اس کو اسی میں استعمال کرو، جانور سے خلاف خلقت کام نہ لیا کرو۔ جانوروں کو سفر کے دوران بھی مناسب آرام دینے کا ارشاد ہوا کہ وہ بھی سفر کی تھکن اتار سکیں:

(عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ :اِذَا سَافَرْتُمْ فِیْ الْخَصْبِ فَاَعْطُوْا الْاِبِلَ حَقَّهَا وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِیْ الْجَدْبِ فَاَسْرِعُوْا السَّیْرَ فَاِذَا اَرَدْتُمُ التَّعْرِیْسَ فَتَنَكَّبُوْا عَنِ الطَّرِیْقِ)[3]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم شاداب علاقوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق دیا کرو اور جب خشکی کے (دن یا علاقے) ہوں تو جلدی جلدی چلا کرو اور جب تم رات کو کہیں پڑاؤ کرو تو راستے سے ہٹ کر پڑاؤ کیا کرو۔

اونٹوں کو ان کا حق دو کا مطلب ہے کہ ان کو آرام دو کہ وہ بھی چر لیں اور پانی پی لیں اور کچھ دیر سستا لیں اور خشکی کے

---

[1] ابو داؤد، کتاب الجہاد، 4/204-203، حدیث نمبر:2553

[2] ابو داؤد، کتاب الجہاد، 4/214، حدیث نمبر:2567

[3] ابو داؤد، کتاب الجہاد، 4/215، حدیث نمبر:2569

علاقے یا دن ہوں تو جلدی جلدی چلو تاکہ سفر جلدی ختم ہو اور جانوروں کی اذیت و تکلیف بھی ختم ہو، جانوروں کو آپس میں لڑانے، ستانے، جلانے، منہ پر مارنے، داغنے، گالی دینے حتٰی کہ ان پر لعنت کرنے کی بھی ممانعت وارد ہوئی ہے، ان سب کے متعلق بالترتیب احادیث درج ذیل ہیں:

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :نَھیٰ رَسُوْلُ اللہِﷺ عَنِ التَّحْرِیْشِ بَیْنَ الْبَھَائِمِ)[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی جاتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کی آپس میں لڑائی کرانے سے منع فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ساتھیوں رضی اللہ عنہم کو چڑیا کو بچوں کے سبب ستانے اور چیونٹیوں کے بل کو جلانے سے منع فرمایا:

(عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللہِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ:کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِہٖ فَرَاَیْنَا حُمَّرَۃً مَعَھَا فَرْخَانِ ،فَاَخَذْنَا فَرْخَیْھَا ،فَجَاءَتِ الْحُمَّرَۃُ فَجَعَلَتْ تُعَرِّشُ ،فَجَاءَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ:مَنْ فَجَعَ ھٰذِہٖ بِوَلَدِھَا رُدُّوْا وَلَدَھَا اِلَیْھَا وَرَاٰیْ قَرْیَۃَ نَمْلٍ حَرَّقْنَاھَا ۔فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ ھٰذِہٖ ؟قُلْنَا نَحْنُ،قَالَ :اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ)[2]

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، رسول اللہ ﷺ پست جگہ تشریف لے گئے، ہم نے چڑیا پر نظر کی جو بچوں والی تھی، ہم نے بچے لے لئے تب ان کی ماں بچوں پر گرنے لگی، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، پوچھا اس کو اس کے بچوں کے باعث کس نے تکلیف دی؟ بچے لوٹاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ چیونٹیوں کا بل ہم نے جلاڈالا ہے، پوچھا کس نے جلایا؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے جلایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ گویا ہوئے کہ آگ کے رب کے سوا کسی کو روا نہ ہے کسی کو آگ سے عذاب دے۔

رسول اللہ ﷺ نے جانوروں پر شفقت و نرمی فرماتے ہوئے ان کے منہ پر مارنے اور داغنے سے منع فرمایا:

(عَنْ جَابِرٍ قَالَ:نَھَیٰ رَسُوْلُ اللہِﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِیْ الْوَجْہِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِیْ الْوَجْہِ)[3]

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت کی جاتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانور کو منہ پر مارنے اور منہ پر داغنے سے۔

---

[1] جامع ترمذی، کتاب الجہاد، 3/325، حدیث نمبر:1708

[2] ابوداؤد، کتاب الادب، 7/540، حدیث نمبر:5268

[3] صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینہ، 2/1017، حدیث نمبر:2116

رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کا منہ داغا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا داغنے والے پر اللہ رب العزت لعنت فرماتا ہے۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے مرغ کو گالی دینے سے منع کیا بلکہ مرغ کی صدا سن کر خداوند کا فضل مانگنے کا حکم دیا:

(عَنْ زَیْدِابْنِ خَالِدٍ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللہِﷺ لَا تَسُبُّوْا الدِّیْکِ فَاِنَّہُ یُوْقِظُ لِلصَّلَاۃِ)[2]

ترجمہ: زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرغ کو سب وشتم نہ کرو اس لئے کہ یہ نماز کے لئے اٹھاتا ہے۔

(عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ:اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیْکَۃِ فَاسْئَلُوْا اللہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکاً وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّھَا رَاَتْ شَیْطَاناً)[3]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو، بے شک اس نے فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو، بے شک اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو لعنت کرنے سے منع فرمایا ہے:

(عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ :بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللہِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ وَامْرَاَۃٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلیٰ نَاقَۃٍ ،فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْھَا ،فَسَمِعَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ فَقَالَ :خُذُوْا مَا عَلَیْھَا وَدَعُوْھَا فَاِنَّھَا مَلْعُوْنَۃٌ)[4]

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پہ سوار تھی، وہ (اونٹنی) تڑپی تو عورت نے اس پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا: اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔

نبی رحمت ﷺ نے بغیر ضرورت جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا ہے:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینہ، 2/1017، حدیث نمبر: 2117

[2] ابو داؤد، کتاب الادب، 7/429، حدیث نمبر: 5101

[3] ابو داؤد، کتاب الادب، 7/430-429، حدیث نمبر: 5102

[4] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، 2/1203، حدیث نمبر: 2595

(عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَمرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْراً فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللهِﷺ فَمَا حَقُّهَا؟قَالَ حَقُّهَا اَنْ تَذْبَحَهَا فَتَاكُلَهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاسَهَا فَيَرْمِىْ بِهَا)[1]

ترجمہ: عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بندہ ایک چڑیا یا بڑے حیوان کو بے فائدہ ختم کرے، قیامت کے روز اس سے پوچھا جائے گا (صحابہ نے) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حق کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کا حق یہ کہ اس کو ذبح کرے پس اس کو کھائے اور (صرف) اس کا سر کاٹ کر پھینک نہ دے۔

دوسری روایت میں ہے، چڑیا اللہ خداوند کے سامنے چیخ پڑے گی کہ یا اللہ فلاں شخص نے مجھے بلاضرورت قتل کر دیا تھا۔[2]

جانوروں کو باندھ کر نشانہ لگا کر مارنے سے بھی منع کیا گیا ہے:

(عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدِ ابْنِ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ:دَخَلْتُ مَعَ جَدِّىْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ ابْنِ اَيُّوْبَ فَإِذاً قَوْمٌ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا قَالَ :فَقَالَ اَنَسٌ:نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ)[3]

ترجمہ: ہشام بن زید بن انس رضی اللہ عنہ بن مالک راوی ہیں کہ میں اپنے دادا انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا، وہاں کچھ لوگ مرغی کو باندھ کر نشانہ لگا رہے تھے تو حضرت انس نے فرمایا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

چار قسم کے جانوروں کو مارنا منع ہے:

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ:اَلنَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ)[4]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قسم کے جانوروں کو ختم کرنے سے روکا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد، لٹورا۔

اسلام نے جانوروں کے تحفظ و دیکھ بھال کا اتنا خیال رکھا ہے کہ جن جانوروں کو مارنے کی اجازت ہے ان کو بھی کم سے کم

---

[1] نسائی، عبد الرحمٰن، احمد بن شعیب بن علی، سنن نسائی، کتاب الضحایا، مکتبہ دار التاصیل، بیروت، لبنان، طبع اول، 2012م، 6/539، حدیث نمبر: 4729

[2] سنن نسائی، کتاب الضحایا، 6/540، حدیث نمبر: 4730

[3] صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح، 2/941، حدیث نمبر: 1956

[4] ابو داؤد، کتاب الادب، 7/539، حدیث نمبر: 5267

وار میں مارنے پر زیادہ ثواب رکھا ہے تاکہ جانور کو کم سے کم تکلیف ہو:

(عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ وَ مَنْ قَتَلَهَا فِیْ الضَّرْبَةِ الثَّانِیَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَ احَسَنَةٌ اَدْنَیْ مِنَ الْاُوْلیٰ وَمَنْ قَتَلَهَا فِیْ الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ اَدْنَیْ مِنَ الثَّانِیَةِ)[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جس نے چھپکلی کو پہلی چوٹ سے مارا اس کے لئے اتنا اتنا ثواب ہے اور جس نے دوسری چوٹ میں مارا اسے اتنا اتنا ثواب ہے یعنی پہلے سے کم اور جس نے تیسری چوٹ میں مارا اس کے لئے اتنا اتنا ثواب ہے، یعنی دوسری بار سے بھی کم۔

شریعت اسلامیہ نے کچھ جانوروں میں عزت اور خیر وبرکت بھی بتائی ہے، مثلاً:

(عَنْ جَرِیْرِابْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ :رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَلْوِیْ نَاصِیَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ:اَلْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَةُ)[2]

ترجمہ: حضرت جریر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کی پیشانی کے بال، انگلی مبارک سے مَل رہے تھے اور فرمارہے تھے: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے برکت بندھی ہوئی ہے (یعنی) ثواب اور غنیمت۔

انہی الفاظ کے ساتھ ملتی جلتی حدیث مبارکہ بکریوں اور اونٹوں کے متعلق بھی وارد ہوئی ہے:

(عَنْ عُرْوَةَ الْبَارْقِیِّ یَرْفَعُهُ قَالَ:اَلْاِبِلُ عِزٌّ لِاَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ وَالْخَیْرُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْ الْخَیْلِ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ)[3]

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن جعد البارقی سے روایت کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ اپنے مالکوں کے لئے عزت کا باعث ہیں اور بکریاں برکت والی ہیں اور گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں میں قیامت تک خیر باندھ دی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں پر بوقت ذبح بھی نرمی اور احسان کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے:

---

[1] ابوداؤد، کتاب الادب، 7/538-537، حدیث نمبر: 5263

[2] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، 2/906، حدیث نمبر: 1872

[3] سنن ابن ماجہ، ابواب التجارات، ص: 347، حدیث نمبر: 2305

(عَنْ شَدَادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِﷺ قَالَ :اِنَّ اللهَ تَعَالیٰ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلیٰ کُلِّ شَيْئٍ ۔فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ)[1]

ترجمہ: حضرت شداد رضی اللہ عنہ بن اوس روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: میں نے دو باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک خداوند نے ہر کام میں احسان کو فرض قرار دے دیا ہے پس جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیئے کہ تم میں سے جو ذبح کرنا چاہیئے، چھری کو تیز کر لے اور اپنے جانور کو آرام دے۔

اللہ رب العزت نے ہر کام میں احسان کو فرض کیا ہے تو ہمیں قتل کرنے اور ذبح کرنے میں احسان کرنا چاہیئے اور ذبح کرنے میں احسان یہ ہے کہ تیز چھری سے ذبح کیا جائے اور اگر ذبح کے وقت تیز کرنی پڑ جائے تو جانور سے چھپا کر تیز کی جائے اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کیا جائے اور نہ ہی ذبح کرنے کے لئے کھینچ کر لے جایا جائے بلکہ اس کے چارے اور پانی کا پورا خیال رکھ کر اسے آرام دینے کے بعد اسے اچھے طریقے سے ذبح کیا جائے۔

متذکرہ بالا آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مکمل طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ رب العزت نے جانوروں میں انسان کے لئے منفعت اور عبرت رکھ دی ہے۔ وہ ان سے منفعت اور عبرت حاصل کرے لیکن جانور بھی انسانوں کی طرح ایک امت ہیں، ان کے بھی جذبات، احساسات اور حقوق ہیں اس لئے ان کے ساتھ مکمل نرمی کرنے ان کے حقوق ادا کرنے اور ان کے ساتھ شفقت اور پیار کا معاملہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کے حقوق یہ ہیں کہ ان کے کھانے پینے کا خیال رکھا جائے اور عمدہ کھانا دیا جائے۔ اسی طرح ان پر سواری بھی عمدہ کی جائے اور خلاف خلقت بوجھ نہ ڈالا جائے، انہیں سخت یا تکلیف دہ رسی سے نہ باندھا جائے، ان کو منبر نہ بنایا جائے، ان کو بچوں کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے ستایا نہ جائے۔ ان کو آپس میں لڑانے، ان کو جلانے، منہ پر مارنے، داغنے، ان کو گالی دینے اور ان پر لعنت کرنے سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے اور بغیر ضرورت کے ان کو شکار کرنے یا قتل کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے اور چیونٹی، ہدہد، شہد کی مکھی اور لٹورے کو ان کی فضیلت کی وجہ سے مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور جن جانوروں کو مارنے کا حکم دیا گیا ہے ان کو بھی کم سے کم وار میں مارنے کا حکم ہے تا کہ جانور کو کم سے کم تکلیف ہو، اور جانوروں کو ذبح کرنے میں بھی احسان کا حکم دیا گیا ہے کہ اچھے طریقے سے کھلا پلا کر ذبح کیا جائے۔ ذبح کی طرف لے جاتے ہوئے کھینچا تانی نہ کی جائے اور نہ ہی ان کے سامنے چھری تیز کی جائے اور نہ ہی ایک دوسرے کے سامنے ذبح کیا جائے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح ومایوکل من الحیوان، 2/ 941-940، حدیث نمبر: 1955

محکمہ کے تحفظ حیوانات سے متعلق قوانین

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے تحفظ حیوانات کے متعلق موثر قوانین وضع کر رکھے ہیں جن کا تفصیلی ذکر باب سوم کی فصل سوم میں گزر چکا ہے[1]۔ جن کا ماحصل یہ ہے کہ محکمہ کے تقریباً تمام قوانین تحفظ حیوانات، شریعت اسلامیہ کے قوانین کے مطابق ہیں۔

[1] ملاحظہ کریں صفحہ: 123 تا 126۔

فصل سوم

سروے کے نتائج

سروے کے نتائج

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے اقدامات و قوانین سے متعلق محکمہ کی سرکاری کتب میں موجود مواد نامکمل تھا اس لئے ضروری امور کی تکمیل کے لئے محکمہ کے تین اہم عہدیداروں سے غیر ساختہ انٹرویو کئے گئے جن کا احوال ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

انٹرویو نمبر 1۔

پارکس کے متعلق محکمہ کی کتب میں ضروری مواد کی کمی تھی اس لئے پارکس کے متعلق مدثر حسن[1] صاحب سے تین اہم سوالات کئے گئے جن کو ذیل میں بالترتیب ذکر کیا جاتا ہے:

سوال نمبر 1: پنجاب میں مزید کتنے پارکس ہیں؟

جواب

پنجاب میں مشہور چودہ جنگلی حیات کے پارکس کے علاوہ تین پارکس ہیں جو ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں، جلد ہی ان کا کام مکمل ہو جائے گا اور زائرین کی توجہ کا مرکز بنیں گے۔

سوال نمبر 2: پارکس کن شہروں میں واقع ہیں؟

جواب

ان تین پارکس میں سے ایک پارک کو فتح پور وائلڈ لائف پارک سے موسوم کیا گیا ہے اور یہ پارک لیہ میں واقع ہے اور دوسرا پارک جھنگ وائلڈ لائف پارک کے نام سے موسوم ہے اور یہ جھنگ میں واقع ہے اور تیسرا پارک جوہر آباد وائلڈ لائف پارک کے نام سے موسوم ہے جو جوہر آباد، خوشاب میں واقع ہے۔

سوال نمبر 3: پارکس کتنے رقبے پر محیط ہیں؟

جواب

پہلا پارک جو کہ فتح پور وائلڈ لائف پارک کے نام سے موسوم ہے اور لیہ میں واقع ہے اس کا رقبہ ساڑھے بارہ ایکڑ ہے اور دوسرا پارک جو جھنگ وائلڈ لائف پارک کے نام سے جھنگ میں بنایا جارہا ہے وہ پچیس ایکڑ پر مشتمل ہے اور تیسرا پارک جوہر آباد وائلڈ لائف پارک کے نام سے جوہر آباد میں ہے وہ اٹھاون ایکڑ کی اراضی پر مشتمل ہے۔ محکمہ وائلڈ لائف پنجاب پورے صوبے میں وائلڈ لائف سینکچریز بھی قائم کر چکا ہے جو چار لاکھ ستانوے ہزار چھ سو بارہ ایکڑ اراضی پر محیط

[1] اسسٹنٹ ڈائریکٹر (محکمہ جنگلی حیات پنجاب، ہیڈ آفس لاہور) ہیں۔ چھ دسمبر 2018ء کو دن بارہ بجے ان کے آفس میں انٹرویو کیا گیا۔

ہیں۔ اور صوبہ بھر میں متعدد گیم ریزروز اور چار نیشنل پارک قائم کر چکا ہے جو بیس اضلاع میں اناسی لاکھ پینتالیس ہزار آٹھ سو اٹھائیس ایکڑ پر محیط ہیں۔ ان تمام جگہوں پہ سینکڑوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں نباتات و حیوانات کو محدود وسائل کے باوجود نہ صرف تحفظ و نگرانی مل رہی ہے بلکہ ان کی بہترین انداز میں افزائش نسل بھی ہو رہی ہے۔ پھر محکمہ وائلڈ لائف پنجاب نے قومی پارکس، وائلڈ لائف پارکس، زولوجیکل گارڈنز، چڑیا گھروں، سفاری چڑیا گھروں، وائلڈ لائف سینکچریز اور گیم ریزروز میں موجود نباتات و حیوانات کے تحفظ و بقاء کے لئے سخت قوانین بھی وضع کئے گئے ہیں جن کی خلاف ورزی کرنے والے کو محکمہ سرکاری طور سخت جرمانہ اور سخت جرمانہ اور سخت سزا دلوانے کا مجاز ہے۔ محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے جانوروں کے تحفظ و بقاء کے لئے مختلف ادوار میں بھاری لاگت سے نئے اور عمدہ منصوبے تیار کرتا رہتا ہے۔

غیر محفوظ جانور

شریعت مطہرہ نے جہاں ہمارے لئے جانوروں کے حقوق کے متعلق احکامات بیان فرمائے ہیں، وہیں موذی جانوروں کے متعلق آگاہی بھی فراہم کی ہے۔ شریعت مطہرہ نے ہمیں موذی جانوروں سے بچنے اور انہیں ایذا دینے سے پہلے مار دینے کا بھی حکم ارشاد فرمایا ہے۔ محکمہ وائلڈ لائف پنجاب نے بھی چند جانوروں اور پرندوں کو تحفظ نہیں دیا، ذیل میں ان جانوروں اور پرندوں کا اُسی ترتیب کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے جس ترتیب کے ساتھ محکمہ وائلڈ لائف پنجاب نے اپنی قانون کی کتاب کے جدول نمبر چار میں ذکر کیا ہے:

نمبر شمار	مقامی و دیسی نام	انگریزی و سائنسی نام
1	کوا، کاں، پہاڑی کوا	Himalayan jungle crow(corvus levaillantit)
2	کاں، کوا، دیسی کاں	House crow(corvus splendens)
3	گانی دار طوطا	Rose ringed parakeet(psittacula krameri)
4	ہمالیائی چپکا، چھپا، ڈب چڑی، ڈبک، اندھا چڑیا	Himalayan night jar(caprimulgus indicus unwini)
5	لمبی دم والا چپکا	Long tailed night jar(caprimulgus macrurus)
6	جنگلی چپکا	Indian jungle night jar(caprimulgus indicus)
7	کانوں والا چپکا	Great eared night jar(lynocornis cerviniceps)
8	گیدڑ	Jackal(canis aureus)

Indian porcupine(hystrix indica)	سیہہ	9
Rats and mice(mus)	چوہوں کا تمام خاندان	10
Wild boar(sus scrofa cristatus)	سور، بارلا، خنزیر، جانور[1]	11

مذکورہ بالا جدول میں گیارہ حیوانات کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سات پرندے اور چار جانور ہیں ان تمام کو محکمہ غیر محفوظ جانوروں میں شمار کرتا ہے، محکمہ جنگلی حیات پنجاب کی قانون کی پرانی کتاب میں دو اور پرندوں کا ذکر کیا گیا تھا جس میں "لال منیا کا خاندان" اور "بیار بجڑا کا خاندان" شامل تھا جن کو موجودہ کتاب میں سے خارج کر دیا گیا ہے۔

محکمہ وائلڈ لائف پنجاب کی قانون کی کتاب اور سیاحوں کے لئے بنائی گئی آگاہی کی کتاب میں ان مذکورہ بالا حیوانات کو تحفظ نہ دینے کی وجوہات کا بلکل ذکر نہیں کیا گیا۔ چونکہ محکمہ کی کتب میں غیر محفوظ جانوروں کو تحفظ نہ دینے کے اسباب و وجوہات اور شکار گاہوں کا ذکر نہیں کیا گیا اس لئے غیر محفوظ جانوروں اور شکار گاہوں کے متعلق مدثر حسن صاحب سے ایک ایک سوال کیا گیا جس کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

سوال نمبر 1: محکمہ جنگلی حیات ان معینہ جانوروں کو تحفظ کیوں نہیں دیتا؟

جواب

محکمہ وائلڈ لائف پنجاب گیارہ حیوانوں کو تحفظ نہیں دیتا جن میں سات جانور اور چار پرندے شامل ہیں اور جن کی وجوہات یہ ہیں کہ اکثر حیوانات ان میں سے حلال نہیں ہیں اور ان میں سے زیادہ تر حیوانات کا شکار بھی نہیں کیا جاتا اسی طرح ان کی تعداد کافی ہے، ضائع ہونا تقریباً ناممکن ہے اور اکثر حیوانات موذی ہیں جو جان ومال اور فصلوں، کھیتوں وغیرہ کو نقصان پہنچاتے ہیں اس لئے محکمہ وائلڈ لائف پنجاب ان جانوروں اور پرندوں کو تحفظ نہیں دیتا۔

سوال نمبر 2: پنجاب میں کل کتنی شکار گاہیں ہیں جہاں پر مستقل شکار کیا جاسکتا ہے؟

جواب

پنجاب کی تمام تحصیلوں میں ہر سال یکے بعد دیگرے شکار کھولا اور بند کیا جاتا ہے اور اس کے لئے کوئی مستقل کتاب یا پمفلٹ موجود نہیں ہے۔ لیکن سوشل میڈیا کی سائٹ فیس بک پر محکمہ جنگلی حیات کے پیج پر محمد نعیم بھٹی کی جانب سے شائع ہونے والا دو صفحات کا اعلان نامہ جاری کیا جاتا ہے جس میں محکمہ جنگلی حیات پنجاب کا ترتیب ہوا شیڈول ہوتا ہے کہ اس سال اتنی تحصیلوں میں فلاں فلاں پرندے کے شکار کرنے کی اجازت ہے اور بقیہ پرندوں کے شکار کی ممانعت

---

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st december,2010.page no.30.

ہے۔ اور فلاں فلاں دن فلاں پرندے مثلاً مرغابی کا شکار کیا جاسکتا ہے اور فلاں دن صرف تیتر کا شکار کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قانون کے مطابق کھولی گئی تحصیلوں میں ہفتہ اور اتوار کے دن مخصوص اقسام کی مرغابیوں کا شکار کیا جاتا ہے اور بقیہ مرغابیوں کے شکار کی ممانعت ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک دن میں ایک لائسنس پر شکاری صرف دس مرغابیاں ہی شکار کر سکتا ہے۔ اسی طرح تیتر کے متعلق محکمہ جنگلی حیات پنجاب کا قانون یہ ہے کہ کھولی گئی تحصیلوں میں صرف اتوار کو تیتر کا شکار کیا جاسکتا ہے اور ایک لائسنس پر شکاری صرف چھ تیتر مار سکتا ہے، چھ سے زائد تیتر نہیں مار سکتا۔ کھولی گئی تحصیلوں میں ہفتہ کے ماسوا تیتر کا شکار اور ہفتہ اتوار کے علاوہ مرغابی کا شکار نہیں کیا جاسکتا۔

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے شکار سے متعلق قوانین، پابندیوں، جرمانوں اور سزاؤں کی وجوہات محکمہ کی کتابوں میں ذکر نہیں کی گئیں اس لئے ان کی بابت دو سوال کئے گئے:

سوال نمبر 1: محکمہ کے شکار سے متعلق قوانین کی نوعیت کیا ہے؟

جواب

اوپن تحصیلوں میں لائسنس یافتہ شکاریوں کو مرغابیوں کے لئے ہفتہ، اتوار اور تیتر وغیرہ کے لئے صرف اتوار کے دن شکار کرنے کی اجازت ہے، پھر اس میں مزید قوانین بھی لاگو ہوتے ہیں کہ لائسنس یافتہ شکاری حضرات پرندوں اور جانوروں کے شکار کے لئے صرف چھرے والی بندوق اور ایک نالی و دونالی بارہ بور بندوق کے علاوہ شاٹ گن ریپیٹر سمیت کوئی بھی بندوق استعمال نہیں کر سکتے۔ بائیس بور اور دیگر سنائپر رائفلیں صرف وہ شکاری حضرات استعمال کر سکتے ہیں جن کے پاس اسپیشل پرمٹ ہوتا ہے اور وہ چنکارا، اڑیال یا دیگر کسی بڑے جانور کا شکار کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح خرگوش کو بندوق سے مارنا ممنوع ہے اس کو صرف لائسنس یافتہ شکاری کتوں کی مدد سے ہی شکار کیا جاسکتا ہے اور شکار کے لئے کسی بھی قسم کا جال، پھندا یا دیگر دھوکہ کے ذرائع سے شکار کرنا ممنوع ہے۔ گاڑی کے دھکے سے شکار کو مارنا یا گاڑی میں بیٹھ کر دو سو گز کے فاصلے کے اندر سے مارنا ممنوع ہے۔ یعنی گاڑی کے اندر بیٹھ کر فائر کرنا منع ہے گاڑی سے اتر کر شکار کرنا جائز ہے کیونکہ گاڑی سے شکار ڈرتا نہیں اور اس کے مرنے کے چانس سو فیصد ہو جاتے ہیں اور تمام پرندوں کے لئے مصنوعی لاوا یا ریکارڈنگ والا بلارہ لگایا جاسکتا ہے لیکن بٹیر کے لئے مصنوعی لاوا یا ریکارڈنگ والا بلارہ نہیں لگایا جاسکتا صرف زندہ بٹیروں کا لاوا لگایا جاسکتا ہے۔ ان وضاحت شدہ طریقوں کے ماسوا مندرجہ بالا تمام طریقوں کے ذریعے شکار کرنا منع ہے چاہے لائسنس یافتہ شکاری ہی کیوں نہ ہو اور اوپن تحصیل میں اوپن دن میں ہی شکار کیوں نہ کر رہا ہو۔

سوال نمبر 2: محکمہ کے بعض قوانین اتنے سخت ہیں کہ شریعت اسلامیہ کے قوانین کے بھی متصادم ہیں اسی طرح سخت سزائیں اور حد سے زیادہ جرمانے بھی شرعی اعتبار سے جائز نہیں ہیں ان کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب

مدثر حسن صاحب نے مختصر جواب دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات کے پیش نظر ان قوانین، پابندیوں، جرمانوں اور سزاؤں کا مقصد غیر قانونی شکار کی حوصلہ شکنی کر کے غیر قانونی شکار کی روک تھام اور جانوروں کا تحفظ وبقاء ممکن بنانا ہے۔

نتائج

مدثر حسن صاحب سے لئے گئے انٹرویو کا ماحصل یہ ہے کہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے معروف جنگلی حیات پارکس کے علاوہ تین مزید پارکس لیہ، جھنگ اور جوہر آباد میں زیر تعمیر ہیں جو ساڑھے پچانوے ایکڑ پر محیط ہیں۔ اور محکمہ جنگلی حیات پنجاب جن جانوروں اور پرندوں کو تحفظ نہیں دیتا اور ان کا کتاب میں بھی ذکر کیا گیا ہے اس کی وجوہات یہ ہیں کہ یا تو وہ موذی جانور ہیں کہ جان یا مال کو نقصان پہنچاتے ہیں یا ان کا عموماً شکار نہیں کیا جاتا۔ اور محکمہ جنگلی حیات پنجاب کا جرمانوں اور سزاؤں کا بڑھانا صرف جنگلی حیات کے تحفظ اور فلاح وبہبود کو بہتر بنانے کی غرض سے ہے۔

انٹرویو نمبر 2۔

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کی فلاح وبہبود اور حکومت کی طرف سے مختص کئے گئے بجٹ کے متعلق معلومات ناکافی تھیں اس لئے اس کے متعلق محمد طاہر شیخ صاحب[1] سے دو سوال کئے گئے جن کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

سوال نمبر 1: حکومت کی طرف سے کتنا بجٹ مختص ہوتا ہے؟

جواب

اس بجٹ میں سالانہ دس سے پندرہ فیصد اضافہ ہوتا ہے اس سال یعنی 19-2018 میں آمدنی کا تخمینہ 100.150 (تقریباً دس کروڑ) تھا۔ چھ سالہ بجٹ کا کالم درج ذیل ہے:

گرانٹ نمبر 21023 کے تحت مختص بجٹ کی تفصیل:

سال	مختص بجٹ	اخراجات
2013-14	578.064 ملین	558.866 ملین
2014-15	647.461 ملین	611.746 ملین

[1] اکاؤنٹ آفیسر (ہیڈ آفس محکمہ جنگلی حیات پنجاب) ہیں۔ چھ دسمبر 2018ء کو سہ پہر کے وقت ان کے آفس میں انٹرویو کیا گیا۔

2015-16	638.695ملین	610.332ملین
2016-17	673.775ملین	659.561ملین
2017-18	698.778ملین	688.219ملین
ٹوٹل	3236.773ملین	3128.724ملین

2013ءسے 2018ءتک محکمہ کے اخراجات، مختص بجٹ سے تجاوز نہیں کر سکے۔طاہر شیخ نے تخمینہ آمدن کا ہدف اور حصول بھی ذکر کیا ہے جو درج ذیل ہے:

مالیاتی سال	آمدنی کا ہدف	آمدنی کا حصول
2011ـ12	31887000	32843000
2012-13	37400000	32622000
2013-14	37500000	36890000
2014-15	40000000	46989000
2015-16	40000000	67379000
2016-17	65000000	74646000
2017-18	82500000	98923000
2018-19	83000000 تجویز کیا گیا	12694000چھ جون 2018ءتک

15-2014سے اب تک محکمہ جنگلی حیات پنجاب کی آمدنی مقرر کردہ ہدف سے کافی زیادہ رہی ہے، جس سے محکمہ کو مستحکم کرنے میں درجہ بدرجہ ترقی کی جارہی ہے اور ضمناً محکمہ کے سٹاف کو روزگار مہیا ہو رہا ہے۔

سوال نمبر2: محکمہ کی فلاح وبہبود کے لئے مزید کن اہم امور کو سرانجام دینے کی ضرورت ہے؟

جواب

سٹاف کی بہت کمی ہے اس کو بڑھایا جائے، اچھی گاڑیاں فراہم کی جائیں، پٹرول اور مرمت وغیرہ کے فنڈز میں دو سو فیصد اضافہ کیا جائے، جرمانوں میں مزید اضافہ کیا جائے اور شکار کی روک تھام کے لئے سکولوں اور کالجز میں اویرنس پروگرامز کئے جائیں۔ابھی مزید سٹاف اور ورکرز کی اشد ضرورت ہے جس سے مزید روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔

نتائج

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے لئے ہر سال کروڑوں روپے بجٹ مختص کیا جاتا ہے اور ہر سال اس میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور

ہر سال محکمہ ہدف سے زائد آمدنی بھی وصول کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود محکمہ کے آفیسر ز سٹاف کی تعداد، جرمانوں اور بجٹ سے مطمئن نہیں ہیں وہ اس میں اضافہ چاہتے ہیں تا کہ ان کے مطابق محکمہ اور جانوروں کی فلاح و تحفظ کے لئے بہتر خدمات سرانجام دی جاسکیں۔

انٹرویو نمبر 3:

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے تعارف، مقاصد، اقدامات، قوانین اور دیگر اہم معلومات کے لئے سرکاری طور پر دو کتابیں شائع کی گئی ہیں جو کہ نہایت قلیل ہیں اور ان میں مطلوبہ مواد کی کمی ہے۔ مطلوبہ کتب اور لٹریچر کی کمی کے متعلق مرزا محمد رمضان صاحب[1] سے سوال کیا گیا جس کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

سوال نمبر 1: محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے تعارف، تاریخ، اقدامات اور قوانین سے متعلق مکمل اور تفصیلی مواد شائع کیوں نہیں کیا؟

جواب

محکمہ کے پاس وسائل کی بہت زیادہ کمی ہے جس کی وجہ سے بنیادی اور اہم کتابیں بھی نہیں ہیں اور جزوی طور پر کانفرنسز اور سیمینار کا انعقاد کیا جاتا ہے، لیکن جس طریقے ست بڑے پیمانے پر شکاریوں کی آگاہی کے لئے کانفرنسز اور سیمینار کی ضرورت ہے اس طریقے سے نہیں ہو رہے کیونکہ اس کے لئے بھی فنڈز کی بہت زیادہ کمی ہے۔

نتائج

پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کے عہدیدار بھی بجٹ کی کمی کا رونا رو رہے ہیں کہ بجٹ ناکافی ہے اس لئے ضروری مواد اور کتب کی کمی ہے اور وسیع پیمانے پر کانفرنسز اور سیمینارز منعقد نہیں کروائے جا رہے۔

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے تینوں عہدیداران سے سوالات و جوابات کرنے سے یہ چیز مشاہدے میں آئی کہ محکمہ کے عہدیداران کو جانوروں اور شکار سے متعلق اٹھائے گئے سخت اقدامات، پابندیوں اور جرمانوں کی وجوہات کا صحیح طور پر ادراک نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لئے محکمہ کے پاس کوئی میڈیا ٹیم یا پبلسٹی ٹیم موجود ہے۔ ہر سوال کی تفصیل میں بجٹ کا رونا رویا جاتا ہے، حالانکہ طاہر شیخ صاحب کے مطابق ہر سال بجٹ میں اضافہ بھی کیا جاتا ہے اور آمدنی بھی ہدف سے زائد وصول ہوتی ہے پھر بھی محکمہ کو مطلوبہ نتائج تک پہنچنے میں غیر معلوم اور غیر معینہ بجٹ کی اشد ضرورت ہے۔

[1] محکمہ جنگلی حیات پنجاب (ہیڈ آفس لاہور) میں پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ہیں۔ چھ دسمبر 2018ء کو سہ پہر کے وقت ان کے آفس میں انٹرویو کیا گیا۔

انٹرویو نمبر4:

دونوں قسموں کی بندوق (یعنی شاٹ گن اور رائفل گن) کی گولیوں کے جسم میں عمل اور اثر سے متعلق ماسبق [1] میں بحث گزر چکی ہے اس کی مزید وضاحت کے لئے دو لوگوں سے سوالات کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سوال نمبر1:

بارہ بور یا رائفل بندوق کی گولی جسم میں لگتی ہے تو جسم میں کیا عمل کرتی ہے؟

جواب

ڈاکٹر غلام حسین فیضی[2] صاحب نے بتایا کہ بندوق کی دونوں اقسام کی گولیوں کا عمل انسان یا جانور کے گوشت وغیرہ میں ایک جیسا ہے۔ اگر گولی نزدیک سے لگے تو جسم کو جلا دیتی ہے اور اگر دور سے لگے تو جلاتی نہیں ہے صرف پھاڑ کر داخل ہوتی ہے اور گوشت کو خراب کر کے خون بہادیتی ہے۔ میڈیکل کی اصطلاح میں گولی کے لگنے پر یہی کہا جاتا ہے کہ گولی نے چیر یا پھاڑ دیا ہے اور میڈیکل کی زبان میں زخم کو دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں ایک قسم میں چابک، سوٹی اور وزنی پتھر وغیرہ کا زخم ہے اور دوسری قسم میں چھری، چاقو، تلوار، نیزہ اور بندوق کی گولی کا زخم ہے۔ لیکن بندوق کی گولی گوشت کو قیمہ بنا کر اور گوشت میں فاصلہ ڈال کر بعض دفعہ آر پار ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ اندر رک جاتی ہے اس کے زخم کو ہم بعینہ چاقو یا تلوار کے زخم کی طرح نہیں کہہ سکتے۔

انٹرویو نمبر5:

سوال نمبر1:

بارہ بور یا رائفل بندوق کی گولی جسم میں لگتی ہے تو جسم میں کیا عمل کرتی ہے؟

جواب

عبدالستار[3] نے بتایا[4] کہ بندوق کی دو قسمیں ہیں ایک کو رائفل فائر آرم کہتے ہیں دوسری سموتھ فائر آرم کہلاتی ہے، پہلی قسم میں دھات کا ایک نوک دار چھرہ ہوتا ہے دوسری قسم میں متعدد گول چھرے ہوتے ہیں، دونوں اقسام کی گولیوں کو اگر

---

[1] ملاحظہ کریں صفحہ 93 تا 100۔

[2] جنرل سرجن (فیضی ہسپتال، سرگودھا) ہیں۔ مظہر ہسپتال، قائد آباد، ضلع خوشاب میں چھبیس اپریل 2019ء کو 03:30 بجے ان کا انٹرویو کیا گیا۔

[3] Senior demonstrator,forensic medicine&toxicology,azra naheed medical college,lahore.

[4] تیس اپریل 2019ء کو صبح نو بجے ان کے آفس میں انٹرویو کیا گیا۔

جسم پر رکھ کر فائر کیا جائے تو ایک ہی سوراخ ہوتا ہے اور اگر دور سے فائر کریں تو پہلی قسم سے ایک ہی سوراخ ہوتا ہے جبکہ دوسری قسم سے متعدد سوراخ ہوتے ہیں۔ پھر اگر قریب سے فائر کیا جائے تو گولی جلد اور گوشت کو جلاتی ہے اور اگر دور سے فائر ہو تو جلاتی نہیں ہے کاٹتی اور پھاڑتی ہے۔ پھر جب گولی بندوق سے نکلتی ہے تو اس کے ساتھ چار چیزیں ہوتی ہیں ایک شعلہ جس سے جلد یا گوشت جل جاتا ہے، دوسرا دھواں جو جلد یا گوشت کو کالا کر دیتا ہے، تیسرا بارود جو جلد یا گوشت پر نشان چھوڑ جاتا ہے اور چوتھا گیسیں نکلتی ہیں جو گولی کو دباتی ہیں جس سے گولی سرعت سے جسم میں داخل ہو کر اندر تک چلی جاتی ہے اور بعض دفعہ پھاڑ کر دوسری طرف سے نکل بھی جاتی ہے۔ میڈیکل کی اصطلاح میں گولی کے زخم کو چیر اور پھاڑ ہی کہا جاتا ہے۔

انٹرویو نمبر چار اور پانچ کا نتیجہ

ڈاکٹر فیضی صاحب اور عبد الستار صاحب کی گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ دونوں قسم کے کارتوس جب قریب سے فائر ہوں تو جسم کو جلاتے بھی ہیں اور پھاڑتے بھی ہیں۔ لیکن اگر دور سے فائر کئے جائیں تو چیر پھاڑ کرتے ہیں جلاتے نہیں ہیں۔ قریب سے فائر ہو تو گولی اکثر اوقات جسم کے آر پار ہو جاتی ہے خصوصا رائفل گن کی گولی قریب سے یا مناسب فاصلے سے فائر کی جائے تو جسم کے پار ہو جاتی ہے، جبکہ شاٹ گن کا کارتوس قریب سے فائر ہو تو بعض چھرے جسم کے پار ہو جاتے ہیں جبکہ بعض جسم کے اندر رہ جاتے ہیں لیکن اگر مناسب فاصلے سے فائر کیا جائے تو تقریباً تمام چھرے جسم کے اندر پیوست ہو جاتے ہیں۔ اور ہر دونوں کارتوسوں کے جسم میں لگنے پر چیر پھاڑ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ لیکن ان کارتوسوں کا زخم تلوار یا خنجر کی طرح نہیں ہوتا، شاید اس کی مماثلت تیر کے زخم سے ہو جاتی ہو۔ لیکن عمومی طور پر میڈیکل کی اصطلاح میں بندوق کا زخم، تیر، تلوار اور خنجر وغیرہ کے زخم سے مختلف سمجھا جاتا ہے۔

باب سوم: شکار کی اقسام اور تحفظ حیوانات و شکار کے اقدامات و قوانین

فصل اول: شکار کی اقسام

فصل دوم: تحفظ حیوانات و شکار کے اقدامات

فصل سوم: تحفظ حیوانات و شکار کے قوانین

فصل اول

شکار کی اقسام

شکار کی اقسام

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے اپنی قانون کی کتاب کے جدول نمبر ایک کے سیکشن نمبر دو (ڈی) میں ایسے حیوانات کا ذکر کیا ہے جنہیں عام شوٹنگ لائسنس کے حصول سے شکار کیا جا سکتا ہے۔ ان حیوانات کے نام، ایک بندوق یا ایک لائسنس کے شکار کی حد، وقت اور موسم جس میں شکار کی اجازت ہے کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے اور صرف ان جانوروں کا تفصیلی ذکر کیا جاتا ہے جو حلال ہیں یو عمومی طور پر جن کو کھانے کے لئے شکار کیا جاتا ہے۔ حصہ نمبر ایک میں سیکشن اے پرندوں کا ہے جس میں آٹھ قسمیں ہیں ذیل میں تمام اقسام کا ذکر کیا جاتا ہے:

پہلی قسم: مرغابیاں

نمبر شمار	نام پرندہ	انگریزی کا نام	ایک گن پر جتنی تعداد مارنے کی اجازت ہے	وقت اور موسم
1	تمام مرغابیاں	Anatidae	بشمول تمام نسلوں کے دن میں صرف دس	یکم اکتوبر سے اکتیس مارچ صرف ہفتہ، اتوار
2	بالی ہنس	Cotton teal	دن میں صرف دو	ایضاً

تمام اقسام کی مرغابیاں، سمیت قازحن نسل کے جن میں ٹری ڈکس، ڈائیونگ ڈکس، سرفیس فیڈنگ ڈکس شامل ہیں سوائے ان مرغابیوں کے جن کا تیسرے جدول میں محفوظ کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔[1]

دوسری قسم: ہنس / قاز یا گیز

نمبر شمار	نام پرندہ	انگریزی نام	ایک گن پر جتنی تعداد مارنے کی اجازت ہے	وقت اور موسم
1	چھوٹا سفید پیشانی والا ہنس / قاز[2]	Anser Albifrons	دن میں صرف تین	یکم اکتوبر سے اکتیس مارچ صرف ہفتہ، اتوار

تیسری قسم: سنائپس، چہے، ٹٹیریاں اور دوسرے آبی پرندے

ان تمام اقسام میں مرغابیوں اور گیز کا کثرت سے شکار کیا جاتا ہے اور باقی چہے اور ٹٹیریوں وغیرہ کا مرغابیوں اور گیز یا ہنس کی نسبت کم شکار کیا جاتا ہے۔ جل مرغی کی تمام اقسام کا عموماً شکار کیا جاتا ہے، اس کو علاقائی زبان میں جھل ککڑی یا کُکڑ کہا

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st december 2010.page no.19.

[2] Ditto.

جاتا ہے۔[1]

چوتھی قسم: فیزیانیڈز کا خاندان

نمبر شمار	نام پرندہ	انگریزی نام	ایک گن پر جتنی تعداد مارنے کی اجازت ہے	وقت اور موسم
20	سیسی تیتر	See see(Ammoperdix griseogularis)	دن میں صرف پانچ	پندرہ نومبر سے پندرہ فروری صرف اتوار کو
21	کالا تیتر	Black patridge(Francolinus)	دن میں صرف چھ	ایضاً
22	بھورا تیتر	Grey partridge(Francolinus pondicerianus)	ایضاً	ایضاً
23	بھورا بٹیر/عام بٹیر	Common quail(Conturnix coturnix)	دن میں صرف پچاس	پندرہ اگست سے پندرہ اپریل تک صرف اتوار کو
24	برساتی بٹیر[2]	Black breasted or rain quail(coturnix coromandelica)	دن میں صرف چھ	یکم اگست سے تیس ستمبر تک صرف اتوار کو

پانچویں قسم: کبوتر اور فاختائیں

نمبر شمار	نام پرندہ	انگریزی نام	ایک گن پر جتنی تعداد مارنے کی اجازت ہے	وقت اور موسم
25	نیلا پہاڑی کبوتر	Blue rock peigeon(Columba livia	دن میں صرف دس	یکم اگست سے تیس ستمبر صرف اتوار
26	حلقے دار فاختہ	Common ring dove(Streptopelia decaocto)	دن میں صرف چھ	یکم اگست سے تیس ستمبر صرف اتوار
27	مشرقی	Rufous turtle dove(Streptopelia	دن میں صرف دس	ایضاً

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.19-20.

[2] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.20.

	فاختہ	orientalis)		
28	ہندوستانی چھوٹی فاختہ	Little brown dove or Senegal dove (Streptopelia senegalensis)	دن میں صرف چھ	یک اکتوبر سے اکتیس مارچ صرف اتوار
29	ایرانی فاختہ	Long tailed Persian dove (Streptopelia turtur arenicola)	ایضاً	ایضاً
30	ہندوستانی ٹوٹرو[1]	Turtle dove	ایضاً	ایضاً

چھٹی قسم: بھٹ تیتر، تلور اور صحرائی کرلیو

نمبر شمار	نام پرندہ	انگریزی نام	ایک گن پر جتنی تعداد مارنے کی اجازت ہے	وقت اور موسم
31	شاہی بھٹ تیتر	Imperial sandgrouse (Pterocles orientalis)	دن میں صرف آٹھ	یکم نومبر سے اکتیس مارچ صرف اتوار

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے اپنی قانون کی کتاب میں اس قسم میں تلور کا صرف ذکر کیا ہے اس کی مختلف قسمیں یا اس کے شکار کا موسم یا کتنی تعداد میں ماری جائیں کسی چیز کا ذکر نہیں کیا کیونکہ عام لوکل یا پاکستانی شکاریوں کے لئے تلور کے شکار کی اجازت نہیں ہے صرف غیر ملکیوں کے لئے اجازت ہے۔اس قسم میں موجود پرندوں میں سے بھٹ تیتر کا عموماً شکار کیا جاتا تھا جو کہ اب کافی حد محدود ہو چکا ہے اور صحرائی کرلیو / پتھریلا کرلیو یا حرڈن ریھڑو، طوطا اور کو کو چڑیا کو عموماً شکار نہیں کیا جاتا، شاید کسی مخصوص علاقے میں شکار کیا جاتا ہو۔[2]

ساتویں قسم: شکاری پرندے

اس قسم میں عقاب، باز، ہریر باز، شاہین، اور لگڑ شاہین وغیرہ شامل ہیں، جن کو مخصوص ایام میں مخصوص تعداد میں شکار

---

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.20-21.

[2] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.21.

کرنے کی اجازت ہے۔[1]

آٹھویں قسم: چڑیاں

نمبر شمار	نام پرندہ	انگریزی نام	ایک گن پر جتنی تعداد مارنے کی اجازت ہے	وقت اور موسم
42	تلیر	Sturnide(Mynas)	دن میں صرف تین	یکم اگست سے اکتیس جنوری صرف اتوار

اس قسم میں گھریلو چڑیا اور تلیر کو کھانے کے لئے شکار کیا جاتا ہے یا بعض لوگ عام چڑیا کے ذریعے پیسے بھی کماتے ہیں کہ بازاروں میں دیکھا جاتا ہے کہ لوگ پیسے دے کر عام چڑیا کو آزاد کروا رہے ہوتے ہیں۔ ان دو کے علاوہ جتنی قسم کی چڑیاں ہیں انہیں عمومی طور پر شکار نہیں کیا جاتا، اگر کیا بھی جاتا ہے تو کسی خاص علاقے یا شہر میں کسی خاص مقصد کے لئے شکار کیا جاتا ہو گا۔[2]

حصہ نمبر ایک میں سیکشن B(دودھ دینے والے) جانوروں کا ہے جس میں محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے دو قسم کے خرگوشوں کو شامل کیا ہے اور خرگوش کو بندوق کے ساتھ شکار کرنا منع ہے صرف لائسنس شدہ شکاری کتے کے ساتھ مخصوص دن میں مخصوص مہینوں میں خرگوش کا شکار کیا جا سکتا ہے۔

نمبر شمار	نام جانور	انگریزی نام	ایک لائسنس پر جتنی تعداد مارنے کی اجازت ہے	وقت اور موسم
1	عام خرگوش	Cape hare(Lepus capensis)	دن میں صرف تین	یکم ستمبر سے اکتیس مارچ، صرف اتوار
2	صحرائی خرگوش[3]	Desert hare(Lepus nigricollis dayanus)	ایضاً	ایضاً

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے جدول نمبر ایک کے حصہ نمبر دو میں ایسے جانوروں کا ذکر کیا ہے جن کو کوئی بھی شکاری سپیشل

---

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.21.

[2] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.21-22.

[3] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.22.

پرمٹ کے حصول کے بعد ہی شکار کر سکتا ہے۔

1۔مور کی تمام اقسام اور فیزنٹ(ملکی ہوں یا غیر ملکی جو سپیشل پرمٹ میں مذکور ہوں) کی یکم اکتوبر سے اکتیس جنوری کے درمیان قانون تین(پانچ)بی کے تحت ملکیت حاصل کی جا سکتی ہے اور قانون تین(دو)سی کے تحت قبضہ یا شکار کیا جا سکتا ہے۔[1]

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے اپنی قانون کی کتاب کے جدول نمبر دو کے دفعہ بارہ(دو) کے تحت چند قوانین کا انگریزی میں ذکر کیا گیا ہے ان کا خلاصہ ذکر کیا جاتا ہے:

ذاتی علاقے میں جانوروں کا قبضہ، منتقلی، قید کرنا یا برآمد کرنے کے لئے قانونی اجازت نامہ کی ضرورت ہے۔

1۔کوئی بھی زندہ جنگلی جانور

2۔کوئی بھی ٹرافی یا گوشت جو جنگلی جانور سے ماخوذ ہو۔

3۔ان جانوروں میں سے کسی جانور کی ٹرافی جو تیسرے جدول میں ذکر کئے گئے ہیں یا جن کو پاکستان کے کسی بھی دوسرے صوبے میں محفوظ کیا گیا ہے۔

4-i۔بلیک بک(Antelope cervicapra)

ii۔چنکارا(Gazella bennettii)

iii۔ہاگ ہرن(Axis porcinus)

iv۔سپاٹڈ ہرن(Spotted deer)

v۔نیل گائے(Boselaphus tragocamelus)

vi۔پنجاب اڑیال(Ovis vignei)[2]

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے اپنی قانون کی کتاب کے جدول نمبر تین کی دفعہ نمبر دو(این)اور نو(دو) کے تحت بہت سارے جانوروں اور پرندوں کا ذکر کیا ہے جن کو سارا سال تحفظ حاصل ہے یعنی سارا سال جن کو شکار نہیں کیا جا سکتا، سیکشن اے پرندوں کے متعلق ہے جس میں تیرہ اقسام ہیں:

---

[1]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.22.

[2]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.23.

پہلی قسم: مرغابیاں

نمبر شمار	نام پرندہ	انگریزی وسائنسی نام
1	چھوٹی سلاہی مرغابی	Lesser whistling teal(Dendrocygna javanica)
2	بڑی سلاہی مرغابی	Greater whistling teal(Dendrocygna bicolor)
3	یورپی سرخاب	Ruddy shelduck(Tadorna ferruginea)
4	سرخاب	Common shelduck(Tadorna tadorna)
5	تہہ داری مرغابی / چوٹی مرغابی	Marbled teal(Marmaronetta angustirostris)
6	نیل رگی	Falcated teal(Anas falcata)
7	بیکال ٹیل	Baikal teal(Anas Formosa)
8	ہنجر مرغابی /لگرل مرغابی	Spot billed duck(Anas poecilorhyncha)
9	سنہری آنکھ مرغابی	Golden eyed duck(Bucephala clangula)
10	دم دار مرغابی	Long tailed duck(Clangla hyemalis)
11	جھالی بطخ	Smew(Mergus albellus)
12	بطخ مرغابی	Goosander(Mergus merganser)
13	لال سینہ مرغابی	Red breasted merganser(Mergus serrator)
14	لال چونچ مرغابی	Red crested pochard(Netta rufina)
15	سفید سر مرغابی	White headed or stiff tailed duck(Oxyura leucocephala)
16	قلغی دار مرغابی[1]	Nukhta or comb duck(Sarkidiornis melanotos)

دوسری قسم: راج ہنس

17	سائگنس خاندان کے تمام راج ہنس	Cygnus

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.24.

Bewick's swan(Cygnus columbianus)	بیوک راج ہنس	17(i)
Whooper swan(Cygnus Cygnus)	ہوپر راج ہنس	17(ii)
Mute swan(Cygnus olor)	میوٹ راج ہنس[1]	17(iii)

تیسری قسم: ہنس/مگھ

انگریزی وسائنسی نام	نام پرندہ	نمبر شمار
Grey lag goose(Anser anser)	سونا مگھ یا سلیٹی ہنس	18
Bar-headed goose(Anser indicus)	سفید مگھ یا دھاری دار سر والا مگھ[2]	18(i)

چوتھی قسم: کونجیں، تلور، کورسر اور بٹیر

انگریزی وسائنسی نام	نام پرندہ	نمبر شمار
--	Gruidae خاندان کی تمام کونجیں	19
Demoiselle ceane(Anthropoides virgo)	چھوٹی کونج	19(i)
Common crane(Grus grus)	عام بڑی کونج	19(ii)
Siberian crane(Grus leucogeranus)	سفید کونج	19(iii)
Houbara bastard or mequeen bustard(Chlamydotis undulate macqueeni)	ہوبارہ تلور	20
Great indian bustard(Choriotis nigriceps)	بڑی ہندوستانی تلور	21
Little bustard(Otis tetrax)	چھوٹی تلور	22
Little bustard quail(Turnix sylyatica)	تلور بٹیر	23
Button quail(Turnix tanki)	بٹن بٹیر یا ہونگ بٹیر[3]	24

پانچویں قسم: حواصل یا دیوہنس

چھٹی قسم: بگلے

---

[1]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.24.

[2]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.25.

[3]Ditto.

ساتویں قسم: لق لق

آٹھویں قسم: بزی اور چہچہ بزے

نویں قسم: لم ڈھینگ

پانچویں قسم سے نویں قسم کے تمام پرندوں کا عمومی طور پر شکار نہیں کیا جاتا۔[1]

دسویں قسم: فیزیانیڈز

		نمبر شمار
--	تمام پہاڑی فیزنٹ	30
Catreus wallichii	چیڑ	30(i)
Lophophorus impeyanus	امپیان یا مونال	30(ii)
Lophura leucomelana	کلج	30(iii)
Pucrasia macrolopha	کوکلاس	30(iv)
Western horned tragopan(Tragopan melanocephalus)	مغربی دم والا تیتر	30(v)
Chukor partridge(Alectoris chukor)	چکور	31

گیارہویں قسم: پلوورز (لمبی ٹانگوں والی چڑیا) پتھریلا کرلیو، آبی پرندے اور خاص قسم کی مرغابی اس قسم میں چودہ پرندوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کا عمومی طور پر شکار نہیں کیا جاتا۔[2]

بارہویں قسم: بھٹ تیتر، کبوتر اور فاختائیں

انگریزی و سائنسی نام	نام پرندہ	نمبر شمار
Large pintail sandgrouse(Pterocles alchata)	بڑا سیخ دم بھٹ تیتر	46
Coronetted sandgrouse(Pterocles coronatus)	کٹنگا بھٹ تیتر	47
Indian sandgrouse(Pterocles exustus)	ہندوستانی بھٹ تیتر	48
Chalmydotis undulate ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل کوٹ ادو، ضلع لیہ کی تحصیل چوبارہ، لیہ اور لال ایسن کروڑ، ضلع جھنگ کی تحصیل شور کوٹ اور جھنگ، ضلع خوشاب	ہوبارہ تلور یا مکوین تلور	49

---

[1]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.25-26.

[2]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.26-27.

کی تحصیل خوشاب اور نور پور تھل اور ضلع بھکر کی تحصیل منکیرا، بھکر اور کلور کوٹ کے علاقے کی تلوریں		
Close barred or painted sandgrouse(Pterocles indicus)	دھاری دار بھٹ تیتر	50
Spotted sandgrouse(Pterocles senegallus)	دانے دار بھٹ تیتر	51
Wood peigeon(Columba palumbus)	جنگلی کبوتر	52
Green pigeon(treron phoenicoptera)	ہریل کبوتر	53
Spotted dove(Streptopelia chinensis)	چتر اٹوٹرو	54
Red turtle dove(Streptopelia tranquebarica)	سرخ ٹوٹرو	55

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کی قانون کی پرانی کتاب میں دوشاخہ دم ہریل(Treron sphenura) کا بھی ذکر کیا گیا تھا جو موجودہ کتاب میں نہیں ہے۔ موجودہ کتاب میں ہریل کبوتر کی اس جنس کو خارج کرنے کی وجہ ذکر نہیں کی گئی۔[1]

تیرہویں قسم: شکاری پرندے

عقاب، گدھ اور چیلیں[2]

چودھویں قسم: تلیر

انگریزی و سائنسی نام	نام پرندہ	نمبر شمار
Rosy starling(Sturnus roseus)	گلابی تلیر	57
Common starling(Sturnus vulgaris)	عام تلیر	57(i)

جدول نمبر ایک کی آٹھویں قسم میں بیالیسویں نمبر پہ جس تلیر کا ذکر کیا گیا ہے اس کی جنس ان مذکورہ بالا دونوں جنسوں سے مختلف ہے۔ محکمہ جنگلی حیات پنجاب کی قانون کی پرانی کتاب میں پندرہویں قسم کا اضافہ کرکے اس میں را طوطا/ سرخ کندھوں والا بڑے طوطے(Psittacula eupatria) کا تذکرہ تھا۔ لیکن نئی کتاب میں حذف کر دیا گیا ہے اور سبب نہیں بتایا گیا۔[3]

جدول نمبر تین کے حصہ بی میں (دودھ دینے والے) جانور مذکور ہیں، جن کی تین اقسام بنائی گئی ہیں:

پہلی قسم: گوشت خور جانور

[1]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.27.

[2]Ditto.

[3]Ditto.

اس میں بیس قسم کے جانوروں کا ذکر کیا گیا ہے جو گوشت خور ہیں۔[1]

دوسری قسم: کھر دار جانور

پرانی کتاب میں اس قسم میں آٹھ جانوروں کا ذکر کیا گیا تھا لیکن موجودہ کتاب میں صرف دو مذکور ہیں:

نمبر شمار	نام جانور	انگریزی و سائنسی نام
78	ککڑ	Barking deer(Muntiacus muntjak)
79	گوڑل[2]	Goral(Naemorhedus goral)

تیسری قسم: دوسرے جانور

اس قسم میں پانچ جانوروں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں بندر، چمگادڑ، سلاہ اور ڈالفن شامل ہیں۔

جدول نمبر تین کے حصہ C میں جانوروں کی چار قسم کی اجناس مذکور ہیں۔

85۔Varanus خاندان کی تمام گوہ اور Uromastix خاندان کی تمام خاردار دم والی چھپکلیاں۔

86۔Colubridae خاندان کے تمام سانپ جن میں فائدہ مند اور غیر زہریلے سانپ شامل ہیں اور Python خاندان کے تمام اژدھے۔

87۔تمام اقسام کے مگرمچھ بشمول مگرمچھ (Crocodilus palustris) اور مچھلی خور مگرمچھ یا مگرمچھ Gavialis gangeticus)

88۔ کچھوؤں کی تمام اقسام۔[3]

مذکورہ بالا جدول سے پتہ چلتا ہے کہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے اپنی قانون کی کتاب کے جدول نمبر ایک میں ان پرندوں اور جانوروں کا ذکر کیا ہے جن کو لائسنس یا خاص پرمٹ کے حصول کے بعد مخصوص مہینوں اور مخصوص ایام میں معینہ تعداد کے مطابق شکار کیا جا سکتا ہے۔ جدول نمبر دو میں جنگلی جانوروں کے گوشت ٹرافی، شکار اور قبضہ وغیرہ کے لئے قانونی چارہ جوئی کرنے اور مخصوص جانوروں کے نام ذکر کئے ہیں۔ جبکہ جدول سوم میں ان پرندوں اور جانوروں کا ذکر کیا ہے جن کو پورا سال عام لائسنس کے ذریعے بھی شکار نہیں کیا جا سکتا اِلّا یہ کہ ان جانوروں کے شکار کے لئے خاص پرمٹ حاصل کر لیا جائے۔

---

[1]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.28.

[2]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010.page no.29.

[3]Ditto.

فصل دوم

تحفظِ حیوانات وشکار کے اقدامات

تحفظِ حیوانات وشکار کے اقدامات

تحفظِ حیوانات کے متعلق محکمہ کے اقدامات

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے جانوروں کو تحفظ دینے اور ان کی اجناس کو ضائع و معدوم ہونے سے بچانے کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں۔ان اقدامات کے تحت محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے جانوروں کے قدرتی مساکن کو تحفظ دینے اور ان کو باقی رکھنے کی عمدہ کوشش کی ہے اس کے ساتھ ساتھ محکمہ نے جانوروں کے لئے مصنوعی مساکن کی بھی مہیا کئے ہیں جیسا کہ قومی پارکس،افزائش نسل فارمز وغیرہ اس کی روشن مثالیں ہیں۔ذیل میں محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے تحفظ حیوانات سے متعلق اقدامات کا تفصیلاً ذکر کیا جاتا ہے:

وائلڈ لائف پارکس پنجاب

حکومت کسی جگہ کو قومی پارک بنانے کا اعلان سرکاری جریدے میں کرتی ہے اور اس کی حد بندی اپنے وضع کئے گئے طریقے کے مطابق کرتی ہے۔

"17۔(1)حیوانات اور نباتات کو قدرتی اور فطری حالت میں تحفظ اور بقاء کے پیش نظر حکومت سرکاری جریدہ میں اعلامیہ کے ذریعہ کسی علاقہ کو جو حکومت کی ملکیت ہو یا حکومت کو حقوق ملکیت حاصل ہوں، قومی افادہ گاہ یا نیشنل پارک ہونے کا اعلان کر سکتی ہے اوراس کی حد بندی وضع کئے گئے طریقے پر کر سکتی ہے۔(2)حکومت کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کے تحت عوام الناس کو نیشنل پارک میں تفریح، تعلیم و تحقیق کی غرض سے پہنچنے کی اجازت ہو گی۔"[1]

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے انتظامات کے بارے میں اظہر خالد کی گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ:

" محکمہ وائلڈ لائف پنجاب کے زیر انتظام پنجاب بھر میں تاحال انیس وائلڈ لائف پارکس / گارڈنز چڑیا گھر افزائش نسل سنٹرز وغیرہ ہیں جو چودہ سو پچانوے ایکڑ رقبے پر محیط ہیں اور جن کو ابتدائی طور پر (آخر الذکر پانچ اور چھانگا مانگا وائلڈ لائف پارک کے علاوہ تیرہ وائلڈ لائف پارکس کو)پندرہ کروڑ تراسی لاکھ چورانوے ہزار کی خطیر رقم صرف کر کے قائم کیا گیا ہے اور ہر ایک پارک کا انفرادی طور پر ماہانہ کا خرچ لاکھوں میں ہے۔ان تمام پارکس میں کم و بیش چون اقسام کے پودوں اور درختوں کی نہ

---

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December,2010,page no.9.

صرف حفاظت و دیکھ بھال ہوتی ہے بلکہ بہترین طریقے سے ان کی افزائش بھی ہوتی ہے۔ اور تمام پارکس میں کھلے ماحول میں رکھے گئے جانوروں اور پرندوں کی کم و بیش اناسی انواع ہیں جن کا نہ صرف بہترین قدرتی ماحول دے کر ان کی حفاظت و دیکھ بھال کی گئی ہے بلکہ ان کی افزائش نسل کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے۔"[1]

مذکورہ بالا اقتباس اور خلاصے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ پارکس کے قیام کا پہلا مقصد جنگلی حیات کو محفوظ کرنا، نگرانی کرنا، ان کی جداگانہ انواع کے توازن کو برقرار رکھنا اور ان کی رہائش گاہوں کا مضبوط بنیادوں پہ انتظام کرنا ہے۔ دوسرا مقصد جنگلی حیات کی آبادی کو دوبارہ بھرنے کے لئے جانوروں اور پرندوں کی انواع کی افزائش نسل کروانا اور ان کو تحفظ دینا ہے۔ تیسرا مقصد عوام اور سیاحوں کے لئے جنگلی حیات کا تحفظ ،جنگلی حیات سے متعلق آگاہی اور تفریح مہیا کرنا۔ چوتھا اور آخری مقصد طالب علموں، قدرت پرستوں اور جنگلی حیات سے پیار کرنے والوں کے لئے تحقیقی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لئے متعدد قومی پارکس قائم کئے ہیں اور نت نئے اقدامات کرنے کی کوشش بھی کر رہا ہے۔

وائلڈ لائف سینکچریز پنجاب

وائلڈ لائف سینکچریز کا معنی ہے جنگلی حیات کی پناہ گاہیں۔ محکمہ جنگلی حیات پنجاب پورے صوبے میں تاحال سینتیس وائلڈ لائف سینکچریز قائم کر چکا ہے جو پنجاب کے سینتیس اضلاع میں چار لاکھ ستانوے ہزار چھ سو بارہ ایکڑ اراضی پر محیط ہیں۔[2]

حکومت سرکاری زمین کو جنگلی حیات کی سینکچری بنانے کا بھی اختیار رکھتی ہے:

"16۔(1) حکومت کسی بھی رقبہ کو جو سرکاری ملکیت ہو یا جس پر حکومت کو ملکیتی حقوق حاصل ہوں کو سرکاری جریدہ میں جنگلی جانداروں کی پناہ گاہ ہونے کا عام اعلان کر سکتی ہے اور مقرر شدہ طریقے سے اس کی حدبندی کر سکتی ہے۔"[3]

---

[1] Muhammad Azhar Khalid,wildlife parks in punjab tourist guide,page no.22-97.

[2] Muhammad Azhar Khalid,wildlife parks in punjab tourist guide,page no.102.

[3] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31^{st} December, 2010.page no.8.

گیم ریزروز پنجاب

گیم کا مطلب ہے جنگلی حیوانات اور ریزرو کا مطلب ہے ذخائر، پورا معنی ہو گا جنگلی حیات کے ذخائر۔ محکمہ وائلڈ لائف پنجاب صوبہ بھر میں تاحال تیئس گیم ریزروز اور چار نیشنل پارک قائم کر چکا ہے جو بیس اضلاع میں اناسی لاکھ پینتالیس ہزار آٹھ صد اٹھائیس ایکڑ پر محیط ہیں۔[1]

"18۔(1) حکومت کسی بھی علاقہ کو گیم ریزروز یا محفوظ شکار گاہ ہونے کا اعلان کر سکتی ہے۔"[2]

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے دیگر اقدامات

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے جانوروں کے تحفظ و بقاء کے لئے دیگر بہت سے اقدامات کئے ہیں۔ مختلف پارکس اور سینکچریز کے لئے بھاری لاگت کی سکیمیں متعارف کروائی گئی ہیں جن پر کام شروع ہے اور جب یہ مکمل ہوں گی تو جانوروں کے تحفظ و بقاء کا عنصر مزید مضبوط ہو جائے گا۔

خالد عیاض خان[3] ان سکیموں اور اقدامات کے متعلق بیان کرتے ہیں:

"ہم اس سال تقریباً سات سو پچاس ملین کے قریب خرچ کرنے جا رہے ہیں، اس میں ہماری کچھ سکیمز چل رہی ہیں، ہماری ترقی کی سکیمز ہیں جس میں ہماری جلو کی سکیم چل رہی ہے جس میں تین سو پچاس ملین سے ہمارا فرسٹ فیز ڈرائیون زو کا شروع ہے اور سفاری پارک جو پہلے سولہ ایکڑ پر تھا اس کو بڑھا کر پچاسی ایکڑ پر کرنے جا رہے ہیں، لاہور زو کی سہولیات کو بہتر کرنے کے لئے تین سو ملین خرچ کرنے جا رہے ہیں، بہاولپور زو پہ سو ملین خرچ کرنے جا رہے ہیں، سرگودھا میں منی زو بنانے جا رہے ہیں، بھکر میں پچھلے سال سے ہی کام شروع ہے، چھانگا مانگا کہ پروجیکٹ کے لئے مزید پچاسی ملین مختص کئے ہیں، چشمہ میں وِٹ لینڈ پروجیکٹ کے لئے پچاسی ملین مختص کئے ہیں۔ ہم وِٹ لینڈ بائیو ڈائیوسٹی میں اصلاحات لا رہے ہیں۔"[4]

خالد عیاض خان، پرائیویٹ بریڈنگ فارمز کے متعلق کہتے ہیں:

---

[1] Muhammad Azhar Khalid,wildlife parks in punjab tourist guide,page no.100.

[2] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st December, 2010.page no.10.

[3] سابق ڈائریکٹر جنرل محکمہ جنگلی حیات پنجاب۔

[4] لاہور نیوز، پروگرام تماشا، اینکر پرسن فہد شہباز خان، دو اگست 2017ء۔

"تین سو پچاس سیلز پوائینٹس کو قانونی دائرے میں لے کر آئے ہیں تا کہ جنھوں نے گھروں کے لئے جانور خریدنے ہوں تو وہاں سے خرید سکیں، پاکستان میں سب سے زیادہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے پرائیویٹ بریڈنگ فارمز کو حوصلہ دیا ہے۔ ان کو مختلف طریقوں سے مانیٹر بھی کیا جاتا ہے، ہم اپنی لمبی چیک لسٹ کرتے ہیں تب جا کر ان کے لائسنسز ری نیو کرتے ہیں۔"[1]

خالد عیاض خان، انسانی رجحانی وسائل کی کمی اور اس کے تدارک کے متعلق بیان کیا:

"یہی ادارے میں المیہ کہہ سکتے ہیں، ہمارے ہاں ٹرینڈ ہیومین ریسورس کی کمی ہے، اس کو پورا کرنے کے لئے ہم نے ابھی ایک سو اکتیس ملین کی ایک سکیم گٹ والا، فیصل آباد میں منظور کروائی ہے جو شروع ہونے کے قریب ہے جس میں ہمارے سول ورکس مکمل ہوگئے ہیں، ہم سٹاف بھرتی کر رہے ہیں اس میں ہمارے ڈائریکٹر ایک بین الاقوامی تجربہ رکھنے والے شخص ہوں گے۔ ہم اس میں ٹرینگ اور ریسرچ کا کام کریں گے، ہمارا دنیا کی معروف زو انتظامیہ کے ساتھ رابطہ ہو گا، وہاں پہ ہمارے مشہور جنرلز پبلش ہوں گے۔"[2]

خالد عیاض خان، جلو پارک کی بہتری، جانوروں کے علاج اور سفاری زو سے متعلق کہتے ہیں:

"وسائل کے حساب سے جلو پارک ایشیاء کا سب سے بڑا پارک ہے، آمدنی خود پیدا کرتا ہے، اس میں جانوروں کی کمی اس لئے ہے کہ سارا بجٹ انتظامات میں چلا جاتا ہے، تین سو بتیس ملین منصوبہ کی تجویز جا چکی ہے جس میں نئے جانوروں کا اضافہ اور دیگر خوبصورتی کے کاموں کا منصوبہ بن چکا ہے۔ ہمارے پاس ایشیاء کا پہلا جنگلی حیات کا ویٹرنری ہسپتال زو سفاری میں بن گیا ہے، جانوروں کی منتقلی کے لئے باقاعدہ گاڑیاں ہیں، کسی بھی جانور کو کوئی بھی مسئلہ ہو تو رات بارہ بجے بھی پوری ٹیم آجاتی ہے۔ زو کیپرز کو سائنٹیفک ٹرینگ کی شروع سے کمی رہی ہے، اب لندن زو سے ایگریمنٹ کرنے جا رہے ہیں جس میں ان کے ٹرینرز آئیں گے اور ماسٹر ٹرینر تیار کریں گے۔ فی الحال گٹ والا، فیصل آباد میں ٹرینگ ہوتی ہے۔"[3]

خالد عیاض خان بجٹ کی ترتیب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

---

[1] لاہور نیوز، پروگرام تماشا، اینکر پرسن فہد شہباز خان، دو اگست 2017ء۔

[2] سٹی فورٹی ٹو نیوز، پروگرام 180 ڈگری، اینکر پرسن بیرسٹر احمد پرویز ملک، دس اپریل 2016ء۔

[3] ایضاً۔

"اگلے سال میں سات سو ملین کا بجٹ ہو گا اور یہ سارا ڈویلپمنٹ بجٹ ہوتا ہے، نان ڈویلپمنٹ بجٹ علیحدہ ہوتا ہے۔"[1]

مذکورہ بالا تمام اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب جانوروں کے تحفظ و بقاء کے لئے مسلسل کوشاں ہے اور اس سلسلے میں محکمہ نے وقتاً فوقتاً متعدد اقدامات کئے ہیں جن میں وائلڈ لائف پارکس، گیم ریزروز اور وائلڈ لائف سینکچریز کا قیام قابل ذکر ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے پنجاب بھر میں کروڑوں روپے زر مبادلہ خرچ کرکے متعدد زو اور سفاری پارکس بھی قائم کئے ہیں جن میں نہ صرف جانوروں کی بقاء اور قدرتی مسکن کو برقرار رکھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے بلکہ عوام الناس کی سیر و سیاحت کا بھی مناسب انتظام کیا گیا ہے۔ اسی طرح محکمہ نے گیم ریزروز اور جنگلی حیات کی سینکچریز بنا کر جانوروں کو قدرتی مسکن فراہم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ سرکاری بریڈنگ فارمز کے قیام اور پرائیویٹ بریڈنگ فارمز کی سرپرستی کرکے محکمہ نے جانوروں کی اجناس کو ناپید ہونے سے بچانے میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔

شکار کے متعلق محکمہ کے اقدامات

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے جس طرح جانوروں کے تحفظ وبقاء کے لئے موثر اقدامات کئے ہیں اسی طرح شکاریوں اور شکار کے حوالے سے محکمہ نے منظم اقدامات کئے ہیں تاکہ غیر قانونی شکار کا قلع قمع کرکے جانوروں کو نسل کشی سے بچایا جاسکے۔ غیر قانونی شکار کی روک تھام کے لئے محکمہ نے سخت جرمانے اور سزائیں بھی مقرر کی ہیں جن کو عمل میں لاکر غیر قانونی شکار کی روک تھام کی جاتی ہے۔

خالد عیاض خان، غیر قانونی شکار کی روک تھام سے متعلق محکمہ کے کردار کی ترقی کو یوں بیان کرتے ہیں:

> جانوروں کا مسکن زیادہ تر بارڈر ایریا میں ہے اس لئے ہمارا سٹاف ہر ایریا کا سو فیصد احاطہ نہیں کرسکتا۔ 2014ء میں ٹوٹل پچیس سو کیسز رجسٹر ہوئے تھے اور اب پینسٹھ سو کیسز رجسٹر ہوئے ہیں۔ 2014ء میں تقریباً ساٹھ لاکھ جرمانہ ہوا، اب میں نے دو کروڑ کے قریب جرمانہ اکٹھا کیا ہے۔ سزائیں کم ہیں، مجھ سے پہلے زیادہ سے زیادہ دو سال کی سزا تھی، پہلے قابل ضمانت سزائیں ہوتی تھیں دوسرے دن ضمانت ہوجاتی تھی، عدالتیں بھی مجبور تھیں اب ہمارے حفاظت دیئے گئے

---

[1] سٹی فورٹی ٹو نیوز، پروگرام 180 ڈگری، اینکر پرسن بیرسٹر احمد پرویز ملک، دس اپریل 2016ء۔

علاقوں میں قانون شکنی پر پانچ سال کی سزا ہے۔"[1]

مذکورہ بالا اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے پاس جانوروں کو تحفظ دینے کے لئے مطلوبہ سٹاف کی کمی ہے لیکن اس کے باوجود محکمہ بہتر کارکردگی دکھاتے ہوئے ہر سال غیر قانونی شکاریوں کو پکڑنے میں ترقی کر رہا ہے جس سے جرمانوں کی شکل میں کثیر تعداد میں زر مبادلہ جمع ہو رہا ہے۔قید کی سزا میں بھی اضافہ کیا گیا ہے تاکہ کوئی بھی غیر قانونی شکاری دوبارہ جانوروں کو نقصان پہنچانے کی سعی نہ کرے۔

شکار گاہیں

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے شکاری حضرات کی سہولت کے پیش نظر پنجاب بھر میں موجود شکار گاہوں میں شکار کرنے کی مشروط اجازت دے رکھی ہے۔ محکمہ نے ان شکار گاہوں میں شکار کرنے کے لئے قوانین بنا رکھے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر شکار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

پنجاب وائلڈ لائف ایکٹ سے شکار گاہوں کے متعلق حاصل ہونے والی معلومات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

شکار گاہیں، وائلڈ لائف سینکچریز اور گیم ریزروز ایسی جگہیں ہیں جو بیک وقت بہت سارے مقاصد کو پورا کر رہی ہیں، مثلاً جانوروں اور پودوں کا مسکن بھی ہیں، جانوروں اور پودوں کے لئے افزائش نسل سنٹرز بھی ہیں اور انسان کی سیر و تفریح اور دلکش مناظر سے لطف اندوز ہونے کا ذریعہ بھی ہیں۔پنجاب بھر کے سینتیس اضلاع کی تقریباً تمام تحصیلوں میں یکے بعد دیگرے مرغابی، تیتر اور اس قسم کے جانوروں کے لئے عام لائسنس اور دیگر لوازمات و قواعد پر عمل درآمد کے بعد شکار کرنے کی اجازت ہے۔[2]

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے مختلف دفاتر سے ملنے والے پمفلٹس سے درج ذیل معلومات حاصل ہوئیں:

محکمہ وائلڈ لائف پنجاب حیوانات کے تحفظ و بقاء اور دیگر امور کے پیش نظر مخصوص عرصے کے بعد پورے صوبے کا سروے کرتا ہے اور اس سروے کے تناظر میں کچھ اضلاع اور تحصیلوں کو مخصوص عرصہ کے لئے ہر قسم کے یا خاص قسم کے شکار کے لئے بند کر دیتا ہے اور دوسرے اضلاع اور تحصیلوں کو شکار کے لئے کھول دیتا ہے۔ہر سال شکار کا موسم شروع ہونے سے پہلے انٹرنیٹ و دیگر مواصلات کے ذریعے اعلان نامہ بھی محکمہ کے سٹاف اور شکاری حضرات تک پہنچ جاتا ہے جس میں کھلے ہوئے اضلاع و تحصیلوں اور بند کئے گئے اضلاع و تحصیلوں کی مکمل معلومات دی گئی ہوتی

---

[1] سٹی فورٹی ٹو نیوز ،پروگرام 180 ڈگری ،اینکر پرسن بیرسٹر احمد پرویز ملک ،دس اپریل 2016ء۔

[2] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules up to 31st december,2010.page no.9 to 30.

ہیں۔ شکار گاہوں میں قومی پارک ،وائلڈ لائف پارک،وائلڈ لائف سینکچریز، گیم ریزروز اور افزائش نسل سنٹرز شامل نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ہرن، تلور اوراس قسم کے دیگر قیمتی جانوروں اور پرندوں کے لئے محکمہ بھاری قیمت کے عوض خاص لائسنس اور خاص پرمٹ صرف غیر ملکی شکاریوں کے لئے جاری کرتا ہے اور شکار کرنے کی مدت ،وقت اور جگہ بھی مخصوص ہوتی ہے۔ اس قسم کے خاص لائسنس وپرمٹ اکثر طور پر غیر ملکی شکاریوں کو ہی جاری ہوتے ہیں اور خاص لائسنس اور خاص پرمٹ رکھنے والا گیم ریزروز میں بھی مخصوص ایام میں شکار کر سکتا ہے۔ محکمہ وائلڈ لائف پنجاب ہر سال یاہر مخصوص عرصے کے بعد حیوانات کے تحفظ وبقاء کے ضمن میں پورے پنجاب کا سروے کرتا ہے اور اس سروے کے تناظر میں ہر سال یاہر مخصوص عرصے کے بعد پنجاب بھر میں مختلف اضلاع و تحصیلوں کو شکار کے لئے ممنوع قرار دے دیتا ہے اور دوسرے بہت سے اضلاع و تحصیلوں کو مخصوص قسم کے شکار کے لئے کھول دیتا ہے۔ اسی طرح پورے صوبے میں کھلے ہوئے اضلاع و تحصیلوں میں شکار کے قواعد ولوازمات کو پورا کرتے ہوئے شکار کیا جاسکتا ہے ماسوائے قومی پارک ،وائلڈ لائف پارک ،وائلڈ لائف سینکچریز،افزائش نسل سنٹرز اور گیم ریزروز کے۔ لیکن مخصوص لائسنس و مخصوص پرمٹ کے ہوتے ہوئے مخصوص ایام میں گیم ریزروز میں بھی شکار کی اجازت ہوتی ہے لیکن یہ اجازت صرف غیر ملکی شکاریوں کو دی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا اقتباسات سے پتہ چلتا ہے کہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے قانونی شکار کے لئے بھی اقدامات کر رکھے ہیں جن کے تحت حیوانات کے تحفظ ،بقاء اور افزائش نسل کا خیال رکھ کر شکار کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ہر سال پورے صوبے کا سروے کر کے ان تحصیلوں کا شکار کے لئے انتخاب کیا جاتا ہے جہاں جانوروں اور پرندوں کی بہتات ہوتی ہے اور ان کی نسل کشی کا کوئی خدشہ نہیں ہوتا۔ پھر اگلے سال اگر اس تحصیل میں تعداد کم ہو جائے تو اس تحصیل کو ہر قسم کے شکار کے لئے بند کر دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ دوسری تحصیل کو کھول دیا جاتا ہے۔

فصل سوم

تحفظِ حیوانات وشکار کے قوانین

تحفظِ حیوانات وشکار کے قوانین

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے جنگلی حیات کے تحفظ اور بقاء کے لئے قوانین وضع کئے ہیں، ان وضع شدہ قوانین کے متعلق بحث کرنے سے پہلے محکمہ کے لئے صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے وضع شدہ قانون کا تعارف اور تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں:

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قانون کا تعارف

محمد اظہر خالد لکھتے ہیں:

"The department works within the confines of punjab wildlife (protection preservation, conservation and management)act 1974 amended upto 2007 and rules farmed thereunder in 1975.Major amendments were made in the act and rules in march, 1983 and December, 1991 to suit the changing condition of society and improve upon the efficiency of the wildlife staff"[1]

ترجمہ: محکمہ پنجاب جنگلی حیات (تحفظ، محفوظ کرنا، انتظام کرنا) کے قانون 1974ء کی پابندی کے تحت کام کرتا ہے جو 2007ء (کے قانون) سے ترمیم شدہ ہے جس کو 1975ء (کے قانون) کی نظر میں بنایا گیا ہے، اہم ترامیم مارچ 1983ء کے قانون اور دسمبر 1991ء کے قانون کی نظر میں کی گئیں تاکہ معاشرے کے بدلتے ہوئے تقاضوں کو پورا کیا جائے اور (محکمہ) جنگلی حیات کے سٹاف کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے۔

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قانون کی مزید وضاحت درج ذیل ہے:

نمبر پی اے پی / لیجس۔12 / 74-73(36)2۔ مسودہ قانون (تحفظ، قیام، بقاء اور بندوبست) جنگلی جانوران پنجاب مصدرہ 1973ء جو صوبائی اسمبلی پنجاب نے اٹھائیس جنوری 1974ء کو منظور کیا اور یکم فروری 1974ء کو گورنر پنجاب سے صادر ہوا، صوبائی مقننہ پنجاب کے ایک قانون کے طور پر شائع کیا جاتا ہے، جس کی ترمیم آٹھ مارچ 1983ء کے قوانین کے تحت ہوئی اور نمبر۔ لیجس۔ 11 / 90۔(54)2۔30مارچ 1991ء کو شائع ہوا اور مزید ترامیم کے لئے مسودہ قانون (تحفظ، قیام بقاء اور بندوبست) جنگلی جانوران پنجاب (ترمیم شدہ) مصدرہ 2007ء جو صوبائی اسمبلی پنجاب نے تین

---

[1]"Wildlife parks in punjab tourist guide",page no:10.

اکتوبر 2007ء کو منظور کیا اور انتیس اکتوبر 2007ء کو گورنر پنجاب سے صادر ہوا، جو کہ صوبائی مقننہ پنجاب کے قانون نمبر۔پی اے پی۔988/2007(55)2بتاریخ تیس اکتوبر 2007ء کے طور پر شائع کیا جاتا ہے۔[1]

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے لئے 1974ء میں صوبائی اسمبلی پنجاب سے قانو منظور کرایا گیا، جس کی ترمیم آٹھ مارچ 1983ء کے قوانین کے تحت ہوئی۔ پھر مزید ترامیم کر کے مسودہ پیش کیا گیا جسے تین اکتوبر 2007ء کو منظور کیا گیا اور بعد میں اسے تیس اکتوبر 2007ء کے طور پر شائع کیا گیا۔

تحفظ حیوانات کے متعلق محکمہ کے قوانین

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے حیوانات کے تحفظ اور بقاء کے لئے جہاں پارکس، سینکچریز، گیم ریزروز کو قائم کیا ہے اور غیر قانونی شکار کی روک تھام کے لئے قوانین وضع کئے ہیں وہیں حیوانات کے تحفظ وبقاء کے لئے بھی قوانین بنا دیئے ہیں، تاکہ لوگ ہمیشہ قدرت کی اس عظیم نعمت سے مستفید ہو سکیں۔

جانوروں کی سینکچری کے لئے بنائے گئے قوانین

ذیل میں محکمہ کے جنگلی حیات کی سینکچری کو تحفظ دینے والے قوانین واقدامات کا ذکر کیا جاتا ہے:

"16۔(2) پناہ گاہ برائے جنگلی حیاتیات کو بطور عدم تعرض قطعہ افزائش نسل برائے حفاظت جنگلی جانوران الگ کر دیا جائے گا اور عوام الناس کے لئے اس طرف قواعد کی مطابقت کے علاوہ پہنچنا ممنوع ہو گا اور اس میں ماسوائے آگ کے خطرات، وبا یا کیڑوں مکوڑوں کے حملے یا دیگر قدرتی آفات کو کم کرنے کے جنگل کو اکھاڑنے کی اجازت ہرگز نہیں ہو گی۔"[2]

مذکورہ بالا عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ جنگلی حیات کی افزائش نسل اور تحفظ کے پیش نظر جانوروں کو الگ کیا گیا ہے اور عوام الناس کے لئے وضع کئے گئے اصول و قواعد کے مطابق مذکورہ ایریا میں داخلہ کی اجازت ہو گی۔

ذیل میں جنگلی حیات کی سینکچری کے تحفظ کے لئے مزید قوانین کا ذکر کیا جاتا ہے:

"16۔(3) کسی بھی شخص کے لئے جنگلی حیات کی سینکچری میں (i) داخل ہونا، رہائش کرنا (ii) کسی بھی زمین کو کاشت کرنا (iii) کسی بھی نباتات کو نقصان یا تباہ کرنا (iv) کسی بھی جنگلی جانور کا پیچھا

---

[1]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December,2010.page no.1.

[2]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.8.

کرنا، پکڑنا یا حدود کے ارد گرد باہر تک کسی بندوق یا آتشیں اسلحہ کا چلانا(v)کسی بھی غیر مقامی جانور یا پودے کو اندر لانا(vi)کسی بھی گھریلو جانور کو اندر لانا یا اسے آوارہ چھوڑنا(vii)کوئی بھی آگ لگانا یا(viii)پانی میں آلائش کرنا ممنوع ہو گا، تاہم حکومت خصوصی مقاصد کے لئے جز(ix)کے علاوہ متذکرہ اقدامات کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔"[1]

مذکورہ بالا اقتباس سے پتہ چلتا ہے کہ جنگلی حیات کی سینکچریز کے لئے جانوروں کی بقاء اور تحفظ کے لئے ہر ممکنہ خدشے کو زائل کیا گیا ہے۔ جس کے تحت انسانوں کا سینکچری کے اندر اور باہر کسی بھی قسم کا اوزار لانے یا کسی بھی قسم کی زمینی، فضائی اور آبی آلودگی پھیلانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

قومی پارکس اور افزائشِ نسل سنٹرز کے لئے قوانین

قومی پارکس اور افزائش نسل سنٹرز کے تحفظ کے لئے 16-A(2)اور 17(4)کے قوانین موجود ہیں:

"1۔ کسی جانور کو افزائش نسل سنٹر یا قومی پارک میں یا قومی پارک سے باہر ایک کلومیٹر کے ارد گرد شکار کرنا، پھندہ لگانا، جال لگانا، مارنا یا پکڑنا۔2۔ کوئی بھی بندوق چلانا یا کوئی دیگر ایسا فعل کرنا جو کسی جانور یا پرندے کو پریشان کرے یا کوئی بھی ایسا کام کرنا جو افزائش نسل سنٹرز میں دخل اندازی کرے۔3۔وہاں سے کسی بھی پودے یا درخت کو اکھاڑنا یا کاٹنا، چھیدنا، جلانا یا کسی بھی طرح نقصان کرنا یا ضائع کرنا، اٹھانا، اکٹھا کرنا یا ہٹانا اور4۔ کسی بھی زمین کو کاشت کاری، کان کنی یا کسی بھی دیگر مقاصد کے لئے صاف کرنا یا توڑ پھوڑ کرنا۔5۔ قومی پارک سے گزرنے والے اور اندر بہنے والے پانی کو آلودہ کرنا۔6۔ جانوروں کو کسی بھی طریقے سے ستانا۔7۔ کسی بھی قسم کا ہراساں کرنا یا ہنگامہ کرنا۔8۔ حکومت کی طرف سے عائد کسی بھی پابندی کی خلاف ورزی کرنا ممنوع ہے۔ حکومت درج بالا میں سے آخری چار کے علاوہ دیگر کو علمی تحقیق یا دیگر فائدے کے لئے کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔"[2]

قومی جنگلی حیات پارکس کے تحفظ کے لئے محکمہ کی طرف سے کچھ اور بھی قوانین بنائے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

"17۔(2)حکومت کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کے تحت عوام الناس کو نیشنل پارک میں

---

[1]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.8.

[2] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.9-10.

تفریح اور تعلیم و تحقیق کی غرض سے پہنچنے کی اجازت ہو گی۔(3) قومی پارک میں پہنچنے والی سڑکوں کا احیاء، آرام گاہوں، ہوٹلوں دیگر عمارات کی تعمیر، عوام الناس کو دی گئی سہولیات اس میں واقع جنگل اور جنگل کی پیداوار کا بندوبست اس طرح کیا جائے گا کہ قومی پارک کے قیام کے مقصد کو نقصان نہ ہو۔"[1]

مذکورہ بالا دو اقتباسوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے قومی پارکس اور افزائش نسل سنٹرز میں موجود جانوروں کے تحفظ اور بقاء کے لئے بھی سخت قوانین وضع کئے ہیں تا کہ قومی پارکس میں موجود جنگلی حیات محفوظ اور پر سکون رہے اور عوام الناس کو سامان تفریح بہم پہنچاتی رہے۔اسی طرح افزائش نسل سنٹرز میں بھی تحفظ اور بقاء کے لئے قوانین وضع کئے گئے ہیں جن کے تحت افزائش نسل سنٹر کے اندر یا ایک کلومیٹر کے ارد گرد کسی بھی قسم کا شکار کرنا یا بندوق چلانا یا کوئی بھی ایسا فعل کرنا جس سے جانور کے پریشان ہونے کا خدشہ ہو سخت ممنوع ہے۔

گیم ریزروز کے لئے محکمہ جنگلی حیات کے قوانین

محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے گیم ریزروز کے تحفظ کے لئے بھی موثر اقدامات کئے ہیں لیکن وہ اقدامات قومی پارکس اور افزائش نسل سنٹرز کے تحفظ کے لئے کئے گئے اقدامات قدرے مختلف ہیں:

"18۔(2)جنگلی جانوروں کے تعاقب اور شکار کی اجازت نہ ہو گی،ماسوائے ایک خصوصی اجازت نامے کے جس میں ان جانوروں یا پرندوں کو مارنے یا پکڑنے کی زیادہ سے زیادہ تعداد ذکر کی گئی ہو اور علاقہ اور عرصہ بھی ذکر کیا گیا ہو جس کے لئے وہ اجازت نامہ کارآمد ہے،اس شرط کے ساتھ کہ سال بھر میں وہاں شکار کرنے کی تعداد دو سے نہ بڑھے۔"[2]

مذکورہ بالا عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گیم ریزروز میں شکار یا شکار سے متعلقہ سرگرمی کرنا منع ہے لیکن اگر اسپیشل پرمٹ ہو جس میں شکار کئے جانے والے جانوروں یا پرندوں کی زیادہ تعداد کا ذکر ہو اور علاقہ اور عرصہ بھی ذکر کیا گیا ہو کہ جس علاقے اور جس عرصے کے لئے وہ اجازت نامہ کارآمد ہے، معینہ جگہ سال میں دو دفعہ ہی شکار کیا جاسکتا ہے۔اگر پہلے سے ہی دو دفعہ شکار کیا جا چکا ہے تو پھر وہ مخصوص پرمٹ بھی کارآمد نہیں ہو گا۔

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.9.

[2] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no .10.

جنگلی حیات کے تحفظ وبقاء کے لئے دیگر قوانین

محکمہ جنگلی حیات نے پرائیویٹ گیم ریزروز یا نجی محفوظ شکار گاہ کے تحفظ کے لئے بھی قانون وضع کیا ہے جو درج ذیل ہے:

"20۔(2) کسی پرائیویٹ گیم ریزرو میں مالک رقبہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو سوائے باجازت مالک ہذا جنگلی جانوروں کے تعاقب اور شکار کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔"[1]

محکمہ نے پرائیویٹ اراضی پر بنائے گئے پارکس وغیرہ کے لئے بھی قانون وضع کیا ہے جو درج ذیل ہے:

"20۔(3) جنگلی حیات کے پرائیویٹ پارک ،پرائیویٹ سفاری پارک ،سرکس اور پرائیویٹ افزائش نسل فارم میں کسی جنگلی جانور کا تعاقب کرنا یا شکار کرنا ممنوع ہے۔"[2]

مذکورہ بالا قوانین سے پتہ چلتا ہے کہ محکمہ وائلڈ لائف نے نباتات وحیوانات کے تحفظ وبقاء کے لئے ہر اس چیز کے خلاف قانون سازی کی ہے جس کا بالواسطہ یا بلاواسطہ ان کے تحفظ وبقاء میں مداخلت کا اندیشہ پایا گیا ہے۔

شکار کے متعلق محکمہ کے قوانین

انسان کو اللہ رب العزت نے عقل سلیم عطا فرماتے ہوئے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا ہے،انسان نے اپنے اس اعزاز کو استعمال کرتے ہوئے زندگی کو بہتر وخوشگوار بنانے کے لئے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کئی قسم کے قوانین وضع کئے ہیں تاکہ وہ ان قوانین کو بروئے کار لائے اور زندگی کو احسن انداز میں گزارنے پر قادر ہو جائے۔حیوانات انسانوں کے فائدے کے لئے بنائے گئے ہیں،جنگلی حیوانات سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے انسان نے بقیہ طریقوں کے ساتھ ساتھ شکار کے طریقے کو اپنایا ہے، محکمہ وائلڈ لائف پنجاب نے حیوانات کے تحفظ،افزائش نسل اور بقاء کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عمدہ اور مضبوط قوانین وضع کئے ہیں۔ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے:

شکاری حضرات پر عائد قانونی پابندیاں

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کی جانب سے شکاری حضرات کے لئے پابندیاں عائد کی گئی ہیں جن کے اندر رہ کر کوئی بھی شکاری شکار کر سکتا ہے۔ذیل میں ان پابندیوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے:

1۔کوئی شخص مجاز نہ ہوگا کہ کسی جنگلی جانور کو بذریعہ بھری بندوق،انی دار نیزے،مہلک گڑھے،بندوق،مشینی پھندے،

---

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.12.

[2] Ditto.

بارودی اور دھماکہ خیز آلات، بم، گرنیڈ یا آتشیں بارودی گولے، طمع بردار کنڈی، جال، پھاہی یا کسی قسم کے پھندے، کسی خودکار ہتھیار، سرکاری ہتھیار یا گولی بارود وغیرہ (جو پاکستانی فوج یا پولیس کے زیر استعمال ہوتا ہے یا کسی دوائی یا کیمیائی شے جس کے پھیلاؤ، چھڑکاؤ یا کسی دیگر طریق پر کسی جانور کو جزوی یا کلی طور پر بے ہوش، مفلوج، مجہول یا بے بس کیا جاسکے) کے ذریعے شکار کرے۔

2۔ کسی پناہ یافتہ جانور کا پیچھا کرنا، ماسوائے اجازت نامہ اور بمطابق شرائط قانون ہذا یا قواعد کے کسی جانور برائے شکار کو شکار کرے۔

3۔ کوئی شخص ماسوائے پرندوں اور خرگوشوں کے کسی جانور برائے شکار کو، چھرے والی بندوق یا بائیس بور نالی یا اس سے کم تر قوت والی ہلکی رائفل سے شکار کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔

4۔ کوئی شخص مجاز نہ ہوگا کہ کسی جال، پھاہی، بھگوا، زہر یا کسی قسم کی مضر شے کو شکار کے جانور کے تعاقب کے مقصد سے استعمال کرے یا اپنے قبضے میں رکھے۔

5۔ کسی قسم کی گاڑی کو کسی شکار کے جانور کا تعاقب کرنے یا دھکا دینے یا کسی شکار کے جانور کا تعاقب کرنے یا دھکا دینے یا کسی بھی مقصد کے لئے شکار کے جانور پر بھگدڑ ڈالنے کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

6۔ کسی جانور برائے شکار کو ماسوائے وحشی سور اور ضرر رساں جانوروں کے کسی سواری یا سواری سے دوصد گز کے اندر فاصلہ سے گولی سے شکار نہیں کیا جاسکتا۔

7۔ زندہ لاوا یا بلارہ پرندے (ماسوائے بٹیر کے) کی مدد سے شکاری یا تعاقب نہیں کیا جاسکتا۔

8۔ کسی جنگلی جانور کو شکار کرنے کی غرض سے کوئی گڑھا، شکار کے لئے کسی قسم کا دھوکہ، خندق یا ایسی ہی کھدائی کرے کوئی جنگلہ یا باڑہ بنائے یا استعمال میں لائے یا بھگوا یا کوئی ایسی ہی دیگر دھوکہ دینے والی (خلاف قانون) شے ماسوائے مصنوعی مرغابیوں کے۔ ماسوا مرغابیوں، جنگلی سوروں اور ضرر رساں جانوروں کے قبل از طلوع آفتاب اور بعد از غروب آفتاب شکار کرے۔ کسی پانی کے نشیب یا نمکینی مقامِ خوراک کے قریب چھپ کر شکار کرے۔[1]

شکاری حضرات کو دی گئی رعایت

ذیل میں ان طریقوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے جو محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے مطابق قانونی مواخذہ میں نہیں آتے:

1۔ کسی وحشی جانور کو کسی ہوائی اڈہ یا ہوائی میدان کے حصہ سے دور بھگانے کے لئے کوئی موٹر گاڑی یا ہوائی جہاز استعمال

---

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31[st] December,2010.page no.5-6.

ہو جب کہ یہ عمل اس ہوائی اڈہ کو استعمال میں لانے والے ہوائی جہاز کی سلامتی کے لئے لازم ہو جائے۔

2۔مندرجہ بالا بیان کردہ ممنوعہ طریقوں میں سے کسی ایک یا زائد کا استعمال، اگر اس سلسلہ میں مجاز اہل کار اپنی صوابدید پر ایسا طریقہ برتنے کی اجازت کے ساتھ کوئی لائسنس عطا کردے یا کسی پناہ سے مستثنیٰ جانور کو شکار کرے۔

3۔یعنی املاک یا جانی نقصان کے ازالہ میں اگر کسی جانور کو مارا گیا یا اسی طرح دوسرے کسی مقصد کے لئے مجاز آفیسرز کی اجازت سے اگر کسی جانور کو مارا جائے تو بھی جائز ہے اسی طرح فورتھ شیڈول میں جن جانوروں کا ذکر ہے جن کو جائز وجوہات کی بناء پر محکمہ تحفظ فراہم نہیں کرتا ان کو مارنے میں بھی کوئی باحت نہیں ہے۔[1]

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قوانین کے تحت لائسنس کے بغیر شکاری پرندوں اور کتوں کے ذریعے شکار کھیلنے کی ممانعت ہے۔

> "10.no person shall use hawks for hawking or dogs for coursing the game animals except under issued for the purpose under the act."[2]
>
> ترجمہ:10۔ماسوائے بذریعہ خاص لائسنس برائے مقصد مجریہ زیر قانون ہذا کوئی شخص عقابوں (شکاری پرندوں) کو شکار کے لئے یا کتوں کو بغرض دوڑانے اور شکار کے لئے تعاقب کرنے کے لئے استعمال کرنے کا مجاز نہیں ہو گا۔

شکاریوں پر عائد جرمانے اور سزائیں

محکمہ جنگلی حیات پنجاب کی جانب سے شکاری حضرات پر قانون کی خلاف فرضی کے مرتکب ہونے پر مختلف قسم کی سخت سزائیں یا جرمانے عائد کئے جاتے ہیں اور بوقت ضرورت ان میں توسیع بھی کی جاتی ہے۔اور قانونی طور پر محکمہ بیک وقت ایک سزا یا دونوں سزائیں دینے کا بھی مجاز ہوتا ہے۔

محکمہ کی قانون کی کتاب میں جرمانوں اور سزاؤں کی وضاحت کچھ یوں ہے:

> "جس شخص نے بھی خلاف ورزی کی یا خلاف ورزی کی تدبیر کی (i) دفعات نو، دس، گیارہ، بارہ، تیرہ، چودہ، پندرہ بیس اور اٹھائیس کی شرائط کے مطابق قید کا مستوجب ہو گا ان سزاؤں میں دو سال تک کی قید یا کم سے کم دس ہزار روپے اور زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار روپے جرمانہ تک کی توسیع ہو سکتی ہے یا بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا اور قانون ہذا کے تحت اس کو جاری

---

[1] The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.6.

[2]Ditto.

کیا گیا کوئی بھی لائسنس یا پرمٹ پانچ سال کے عرصہ کے لئے معطل کر دیا جائے گا۔"[1]

قانون کی کتاب میں جرمانوں اور سزاؤں کے متعلق مزید وضاحت درج ذیل ہے:

"(ii) دفعات سولہ، سترہ، اٹھارہ، سولہ اے اور اٹھارہ اے کی شرائط میں سے کسی پر بھی قلیل سے قلیل ایک برس سے زائد کی قید کے ساتھ پانچ سال کی قید یا قلیل سے قلیل بیس ہزار روپے جرمانہ کے ساتھ تیس ہزار روپے جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہو گا یا بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔ اور قانون ہذا کے تحت اس کا اسلحہ یا گاڑی یا کوئی بھی آلہ جو اس خلاف ورزی میں استعمال ہوا ہو بحق سرکار ضبط کر لی جائے گی۔ اور (iii) قانون ہذا یا کسی بھی قاعدہ کی شرائط میں سے کسی ایک پر بھی جس کی خلاف ورزی کے لئے کوئی خصوصی تعزیر مہیا نہیں کی گئی ہے پر زیادہ سے زیادہ دس ماہ کی قید کی سزا یا زیادہ سے زیادہ دس ہزار روپے جرمانہ تک کی سزا یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔"[2]

مذکورہ بالا دو اقتباسوں سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے غیر قانونی شکاری کے لئے سخت سزائیں اور جرمانے بھی وضع کئے ہیں جن کے تحت غیر قانونی شکار کرنے پر شکاری کو دو سال سے پانچ سال قید کی سزا سنائی جائے گی یا دس ہزار سے پچاس ہزار تک جرمانہ عائد کیا جائے گا یا خاص صورت حال میں بیک وقت سزا اور جرمانہ دونوں لاگو کئے جائیں گے۔ لیکن عمومی طور پر محکمہ غیر قانونی شکاری کو پکڑنے کے بعد عدالت پیش کر کے جرمانے کا تقاضہ کرتا ہے اور بعض دفعہ جرمانے میں اضافہ کی درخواست دیتا ہے۔

شکار سے متعلقہ کسی بھی جرم میں امداد یا انگیخت کے حوالے سے بھی قانون وضع کیا گیا ہے جو درج ذیل ہے:

"22.an abetment of any offence under this act or the rules made thereunder shall be punishable as the offence."[3]

ترجمہ:22، قانون ہذا یا قواعد مرتبہ زیر قانون ہذا کے تحت کسی بھی جرم میں امداد یا انگیخت کرنے والا جرم جیسی سزا کا مستوجب ہو گا۔

خاص صورت حال میں جنگلی حیات کے ضائع ہو جانے کی صورت میں قانون یہ ہے کہ:

"مدافعت، کسی دوسرے شخص کی جان کے دفاع اور مویشیوں کو کسی جانور کے نقصان سے بچانے وغیرہ کے لئے کسی جنگلی جانور کو مارنا یا پکڑنا جرم نہیں اور ذاتی مدافعت وغیرہ میں ہلاک شدہ کسی بھی

---

[1]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.12-13.

[2]Ditto.

[3]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.13.

جنگلی جانور کا گوشت یا ٹرافی حکومت کی ملکیت ہو گی اور دریں بارہ مجاز اہل کار کی ہدایات کے مطابق استعمال کی جائے گی۔"[1]

مذکورہ بالا دو عبارتوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ غیر قانونی شکار یا جنگلی حیات سے متعلقہ کسی بھی دیگر غیر قانونی فعل میں امداد کرنے والا یا اس پر بھڑکانے والے کو غیر قانونی کام کرنے والے کے برابر سزا یا جرمانہ کیا جائے گا، لیکن اگر اپنے بچاؤ میں یا مویشی یا املاک کی ہلاکت کے خوف سے کسی بھی جنگلی حیات کو ضائع کر دیا گیا یا اس کو تھوڑا یا بہت نقصان پہنچا تو ایسی صورت میں کوئی جرمانہ یا سزا عائد نہیں کی جائے گی البتہ اس جانور کی ٹرافی یا گوشت حکومت کی ملکیت ہو گا۔

[1]The punjab wildlife act 2007 amendment in rules upto 31st December, 2010.page no.13.

باب چہارم: شکار کا شرعی مفہوم و تاریخ، احکامات، طریقے اور آلاتِ شکار

فصل اول: شکار کا شرعی مفہوم، تاریخ اور احکامات

فصل دوم: شکار کے طریقے

فصل سوم: آلاتِ شکار (کلبِ معلّم، سدھایا باز، تیر کمان، جال، بندوق)

فصل اول

شکار کا شرعی مفہوم، تاریخ اور احکامات

شکار کا شرعی مفہوم، تاریخ اور احکامات

شکار کا شرعی مفہوم

عربی میں شکار کے لئے لفظ صید استعمال کیا جاتا ہے۔ لفظ صید کی لغوی تعریف کچھ یوں ہے کہ:

لفظ صید، ص۔ ی اور د پر مشتمل ہے۔ اس مادہ سے دو دو بواب "ضَرَبَ یَضْرِبُ" اور "سَمِعَ یَسْمَعُ" آتے ہیں۔ جیسے صَادَ یَصِیْدُ اور صَادَ یَصَیدُ۔

امام خلیلؒ لکھتے ہیں:

"وَالْاِفْتِعَالُ مِنْهُ الْاِصْطِیَادُ،یُقَالُ :اِصْطَادَ یَصْطَادُ فَھُوَ مَصْطَادٌ،وَالْمَصِیْدُ مُصْطَادٌ اَیْضاً۔"[1]

ترجمہ: اور افتعال اسی سے ہے شکار کرنا، کہا جاتا ہے: اس نے شکار کیا، وہ شکار کرتا ہے پس وہ شکار کرنے والا ہے، والمصید، مصطاد بھی آتا ہے۔

علامہ ابن منظورؒ لکھتے ہیں:

"صَیْد:صَادَ الصَّیْدَ یَصِیْدُہُ وَیَصَادُہُ صَیْداً۔"[2]

ترجمہ: شکار: اس نے شکار کیا شکار کرنا اور وہ شکار کرتا ہے اور وہ گردن ٹیڑھی کرتا ہے۔

علامہ جوہریؒ بیان کرتے ہیں:

"صَادَ ہُ وَیَصِیْدُہُ وَیَصَادُہُ صَیْداً۔"[3]

ترجمہ: اس نے اس کا شکار کیا اور وہ اس کا شکار کرتا ہے اور وہ گردن ٹیڑھی کرتا ہے۔

علامہ زبیدیؒ رقم طراز ہیں:

"صَادَہُ یَصِیْدُہُ ،کَبَاعَ یَبِیْعُ ،وَیَصَادُہُ ،کَھَابَ یَھَابُ ،بِکَسْرِ الْعَیْنِ فِیْ الْمَاضِیْ وَفَتْحِھَا فِیْ الْمُضَارِعِ۔"[4]

ترجمہ: اس نے اس کا شکار کیا، جیسے اس نے بیچا، وہ بیچتا ہے، اور وہ، اس کا شکار کرتا ہے، جیسے وہ ست

---

[1] الفراہیدی، خلیل بن احمد، کتاب العین، مکتبہ دار الھجرۃ، ایران، طبع دوم، 1409ھ، 143/7

[2] ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، لسان العرب، دار صادر، بیروت، طبع اول، 1300ھ، 26/3

[3] جوہری، اسماعیل بن عماد، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، دار العلم للملایین، بیروت، طبع دوم، 1979م، ص:499

[4] زبیدی، محمد مرتضیٰ، تاج العروس من جواہر القاموس، التراث العربی، کویت، طبع دوم، 1965م، 302/8

چلا، وہ سست چلتا ہے، عین کے کسرہ کے ساتھ ماضی میں اور عین کے فتح کے ساتھ مضارع میں۔

لویس معلوف لکھتے ہیں:

"صَادَ يَصِيْدُ وَيَصَادُ صَيْداً۔[1]

ترجمہ: اس نے شکار کیا، وہ شکار کرتا ہے شکار کرنا۔

علامہ عبدالحفیظ نے بھی لفظ صید کی لغوی تعریف کے متعلق وہی الفاظ ذکر کئے ہیں جو لویس معلوف نے ذکر کئے ہیں۔[2]

درج بالا اقتباسات سے پتہ چلتا ہے کہ صید مادہ سے دو ابواب آتے ہیں۔ ایک ضَرَبَ یَضرِبُ سے جیسے بَاعَ یَبِیْعُ اور دوسرا سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے ھَابَ یھَابُ، جس میں ماضی مکسور العین ہے اور مضارع مفتوح العین ہے۔ اور باب افتعال سے اِصْطَادَ یَصْطَادُ آتا ہے۔ لفظ صید مختلف معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ شکار کرنا، ٹیڑھی گردن والا ہونا وغیرہ وغیرہ۔

امام خلیلؒ لکھتے ہیں:

"اَلْمَصِيْدَةُ :مَا يَصَادُ بِهَا ـوَالصَّيْدُ مَعْرُوْفٌ ،وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ:خَرَجْنَا نَصِيْد بَيْضَ النَّعَامِ وَنَصِيْدُ الْكَمْاَةَ ،وَخَرجَ فُلَانٌ يَتَصَيَّدُ الْوَحْشَ:اَىْ يَطْلُبُ صَيْدَ هَا۔"[3]

ترجمہ: مصیدہ وہ چیز یا وہ آلہ جس کے ساتھ شکار کیا جائے۔ اور صید مشہور ہے اور عرب کہتے ہیں ہم نکلے تاکہ شتر مرغ کے انڈوں کا شکار کریں اور سانپ کی چھتری کا شکار کریں۔ اور فلاں شخص وحشی کے شکار کو نکلا یعنی اس کے شکار کو طلب کرنے کے لئے نکلا۔

علامہ ابن منظورؒ بیان کرتے ہیں:

"قَالَ اِبْنُ سَيِّدَه:قَالَ اِبْنُ جِنِّیْ:وُضِعَ الْمَصْدَرُ مَوْضِعَ الْمَفْعُوْلِ،وَقِيْلَ كُلُّ وَحْشٍ صَيْدٌ،صِيْدَ اَوْ لَمْ يُصَدْ ؛حَكَاهُ اِبْنُ الْاَعْرَابِىُّ؛ قَالَ اِبْنُ سَيِّدَه وَهَذَا قَولٌ شَاذٌـوَالْمَصِيْدَةُ ، وَ الْمِصْيَدَةُ ، وَالْمَصْيَدَةُ:كُلُّهُ اللَّتِیْ يُصَادُ بِهَا۔"[4]

ترجمہ: ابن سیدہ فرماتے ہیں کہ: ابن جنی نے کہا: مصدر مفعول کے مقام پر ہے اور ہر وحشی چیز کو شکار کہا جائیگا عام ہے کہ اس کا شکار کیا جاتا ہو یا نہ ہو۔ ابن اعرابی نے حکایت کیا: ولد سیدہ نے کہا: یہ قول شاذ ہے۔ اور مَصیدہ، مِصْیَدَہ اور مَصْیَدَہ سب کا معنی ہے جس کے ساتھ شکار کیا جاتا ہو یعنی آلہ شکار۔

---

[1] لویس معلوف، المنجد، ترجمہ از عبدالحفیظ، مولانا، ابوالفضل، مکتبہ خزینہ علم وادب، لاہور، (س۔ن) ص:498

[2] عبدالحفیظ، مصباح اللغات، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، طبع دوم، 1999م، ص:465

[3] کتاب العین، 7/143

[4] لسان العرب، 3/260

علامہ جوہریؒ لکھتے ہیں:

"اَیْ اِصْطَادَہُ وَالصَّیْدُ اَیْضاً :اَلْمَصِیْدُ ،وَالْمَصْیَدُ وَالْمَصِیْدَۃُ بِالْکَسْرِ مَایُصَادُ بِہٖ۔"[1]

ترجمہ: یعنی اس نے اس کا شکار کیا۔ اور صید جال کا مفہوم رکھتا ہے۔ مصید اور مصیدۃ وہ چیز جو شکار کا آلہ بن جائے۔

علامہ زبیدیؒ یوں رقم طراز ہیں:

"اِصْطَادَہُ،فَسَّرَہُ بِالْاَشْہَرِ ،اَیْ اَخَذَہُ مِنَ الْحِبَالَۃِ،اَوْ اَوْقَعَہُ فِیْ الشِّرْکِ۔وَخَرَجَ فُلَانٌ یَتَصَیَّدُالْوَحْشَ اَیْ یَطْلُبُ صَیْدَھَا۔"[2]

ترجمہ: اس نے اس کا شکار کیا، یعنی اس نے اس کو حبالہ سے لیا یا اس نے اس کو شرک میں واقع کیا، اور فلاں وحشی کے شکار کے لئے نکلا یعنی اس نے اس کا شکار طلب کیا۔

علامہ سعید الخوریؒ لکھتے ہیں:

"قَنَصَہُ وَاَخِذُہُ بِحِیْلَۃٍ کَمَا تُصَادُ الطُّیُوْرُ وَالسَّبَاعُ ،جَعَلَہُ اَصْیَدَ اَیْ مَائِلَ الْعُنُقِ ،صَادَہُ خَرَجَ یَتَصَیَّدُ بِطَلْبِ الصَّیْدِ،خَرَجَ اِلیٰ مَصَادِہٖ وَ مُصْطَادِہٖ مُتَصَیَّدِہٖ اَیْ اِلیٰ مَوْضِعِ صَیْدِہٖ۔"[3]

ترجمہ: شکار کیا، پکڑا حیلہ، بہانے سے جیسا کہ پرندوں اور درندوں کا شکار کیا جاتا ہے۔ اس نے اس کی گردن کو ٹیڑھا کر دیا، اس نے اس کا شکار کیا، یعنی وہ نکلا تاکہ وہ شکار کرے شکار کی طلب کے ساتھ، وہ نکلا مَصاد، مُصطاد اور مُتصیدہ کی طرف یعنی شکار گاہ کی طرف۔

لویس معلوف لکھتے ہیں:

"وَتَصَیَّدَوَ اصْطَادَ الطَّیْرَ ،صَادَ زَیْداً۔"[4]

ترجمہ: اس نے شکار طلب کیا اور اس نے پرندے کا شکار کیا۔ اس نے زید کی گردن کو ٹیڑھا کر دیا۔

علامہ عبد الحفیظ یوں رقم طراز ہیں:

"صَادَ فُلَاناً ،صَادَ وَ اصْطَادَ الْمَکَانَ ،اَصَادَہُ۔"[5]

---

[1] الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، ص:499

[2] تاج العروس من جواہر القاموس، 8/302

[3] الخوری، سعید، اقرب الموارد فی فصح العربیۃ والشوارد، مکتبہ آیۃ اللہ العظمی المرعشی النجفی، ایران، 1403ھ، 1/672

[4] المنجد، ترجمہ از عبد الحفیظ، ص:489

[5] مصباح اللغات، ص:465

ترجمہ: کسی کے لئے شکار کرنا، فلاں جگہ میں شکار کرنا، شکار پر اکسانا۔

درج بالا اقتباسات س لفظ صید کے متعدد اور مختلف معانی کا پتہ چل رہا ہے کہ لفظ صید کا معنی شکار کرنا، شکار کو طلب کرنا، گردن ٹیڑھی کرنا، شکار پر اکسانا وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن تمام معانی اپنے اپنے مقام پہ لئے جائیں گے۔ مادہ کے مجرد سے مزید فیہ ہو جانے سے معنی میں فرق آجاتا ہے، لفظ صید کو مجرد کے جن دو بابوں ضَرَبَ اور سَمِعَ سے بتایا گیا ہے تو ضَرَبَ، یَضْرِبُ کے وزن پر آئے تو اس کا معنی ہے شکار کرنا اور سَمِعَ یَسْمَعُ کے وزن پر آئے تو اس کا معنی ہے ٹیڑھی گردن والا ہونا۔

شکار کا اصطلاحی مفہوم

علامہ میر سید شریف جرجانیؒ یوں رقم طراز ہیں:

"الصَّیْدُ :مَا تَحَوَّشَ بِجَنَاحِهِ اَوْ بِقَوَائِمِهِ مَاكُوْلاً كَانَ اَوْ غَيْرَ مَاكُوْلٍ ،وَلَا يُوْخَذُ اِلاَّ بِحِيْلَةٍ۔"[1]

ترجمہ: صید: ہر ایسا جانور جو اپنے پروں کے ساتھ یا اپنے پاؤں کے ساتھ وحشی ہو کھایا جانے والا ہو یا کھایا جانے والا نہ ہو اور حیلہ کے بغیر پکڑا بھی نہ جا سکتا ہو۔

یعنی پروں یا پاؤں سے وحشی حلال وحرام ایسا حیوان جو بدون حیلہ پکڑا نہ جا سکتا ہو، شکار کہلاتا ہے۔

ڈاکٹر سعدی ابو حبیب لکھتے ہیں:

"صَادَ الطَّيْرَ وَالْوَحْشَ وَنَحْوَهُمَا صَيْداً :اَمْسَكَهُ بِالْمَصِيْدَةِ قَنَصَهُ فُلَاناً طَيْراً وَنَحْوَهُ :صَادَهُ لَهُ ـ اِصْطَادَ الطَّيْرَ ـصَادَهُ بِمُشَقَّةٍ ـالصَّيْدُ : مَا يُصَادُ۔ شَرْعاً:هُوَ الْحَيْوَانُ الْمُمْتَنِعُ ،اَلْحَلَالُ ،غَيْرُ الْمَمْلُوكِ ـعِنْدَ الْحَنْفِيَّةِ :هُوَ الْحَيْوَانُ الْمُمْتَنِعُ ،اَلْمُتَوَحِّشُ بِاَصْلِ خَلْقَتِهِ ،اِمَّا بِقَوَائِمِهِ اَوْ بِجَنَاحَيْهِ ، مَاكُوْلاً كَانَ اَوْ غَيْرَ مَاكُوْلٍ ،وَلَا يُوْخَذُ اِلَّا بِحِيْلَةٍ ـصَيْدُ الْبَحْرِ عِنْدَ الْحَنْفِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ وَالْجَعْفَرِيَّةِ:هُوَ مَا يَكُونُ تَوَالُدَهُ فِىْ الْمَاءِ ،عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ : مَا لَا يَعِيْشُ اِلَّا فِىْ الْبَحْرِ سَوَاءً الصَّغِيْرُ وَالْكَبِيْرُ،صَيْدُ الْبَرِّ عِنْدَ الْحَنْفِيَّةِ:هُوَ مَا يَكُوْنُ تَوَالُدَهُ فِىْ الْبَرِّ ـاَلْمَصِيْدُ :مَا يُصَادُ بِهِ۔"[2]

ترجمہ: اس نے پرندے، جنگلی جانور اور ان دونوں کے ہم مثل کا شکار کیا۔ اس نے اس کو آلہ شکار کے ساتھ روکا۔ اس نے فلاں پرندے اور اس کے ہم مثل کا شکار کیا۔ اس نے اس کا اس کے لئے شکار کیا اس نے پرندے کا شکار کیا۔ اس نے اس کا بڑی بڑی محنت و مشقت سے شکار کیا۔ صید ہر وہ (جانور)

---

[1] جرجانی، علی بن محمد، الکتاب التعریفات، مکتبہ دار الدیان للتراث، قاہرہ، طبع چہارم، 1999م، ص:116

[2] سعدی، ابو حبیب، ڈاکٹر، القاموس الفقہی، ناشر، دار الفکر، دمشق، سوریا، طبع دوم، 1988م، ص:219

ہے جس کا شکار کیا جائے اور شرعا (شکار) ہر وہ حیوان ہے جو ممتنع ہو، حلال ہو اور غیر مملوک ہو۔ احناف ؒ کے نزدیک (شکار) ہر وہ حیوان ہے جو ممتنع ہو، اپنی اصل پیدائش کے اعتبار سے وحشی ہو خواہ پروں کے ساتھ ہو خواہ پاؤں کے ساتھ ہو، کھایا جانے والا ہو یا کھایا جانے والا نہ ہو اور بغیر حیلہ کے پکڑا بھی نہ جاسکتا ہو۔ بحری شکار: حنفیہ، حنابلہ اور جعفریہ کے نزدیک ہر ایسا حیوان ہے جس کی پیدائش پانی میں ہوئی ہو۔ اور شوافع ؒ کے نزدیک ہر ایسا حیوان ہے جو پانی کے بغیر رہ نہ سکتا ہو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ خشکی کا شکار: احناف ؒ کے نزدیک (خشکی کا شکار) ہر ایسا حیوان ہے جس کی پیدائش خشکی پر ہوئی ہو۔ المصید کا معنی ہر وہ آلہ ہے جس کے ساتھ شکار کیا جائے۔

درج بالا کتب اصطلاح کی روشنی میں شکار کی صحیح اصطلاحی تعریف یوں ہوگی کہ ہر ایسا حیوان جو پیدائشی طور پہ وحشی ہو، ممتنع ہو یعنی خود کو بازوؤں یا پروں کے ساتھ شکاری سے بچانے کی طاقت رکھتا ہو، ماکول اللحم ہو یا نہ ہو، غیر مملوک ہو یعنی کسی کی ملکیت میں نہ ہو اور بغیر حیلہ کے پکڑا بھی نہ جاسکتا ہو تو شرعی طور پر ایسے جانور کے مارنے کو شکار کہا جائے گا۔

قرآن کریم اور لفظ صید

ص۔ی۔د اور اس مادہ پر مشتمل الفاظ ایک سے زائد مرتبہ قرآن کریم میں استعمال کئے گئے ہیں۔ پورے قرآن کریم میں پانچ جگہ پر لفظ صید استعمال ہوا ہے اور ایک جگہ پر لفظ اصطادوا استعمال ہوا ہے، ثلاثی مجرد سے صید مصدر کا قرآن پاک میں پانچ مقامات پر ذکر ہوا۔

صید مصدر کا ذکر کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد ہوا:

﴿اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾[1]

ترجمہ: تمہارے لئے حلال ہوئے بے جان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو۔

صید مصدر کا دوسری مرتبہ یوں ذکر ہوا:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللهُ بِشَيْئٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ اَيْدِيَكُمْ وَرِمَاحُكُمْ

[1] سورۃ المائدۃ: 5/1

لِيَعْلَمَ اللهُ مَنْ يَّخَافُهُ بِالْغَيْبِ﴾[1]

ترجمہ: اے ایمان والو ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچیں کہ اللہ پہچان کرادے ان کی جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں۔

صید مصدر کا تیسری مرتبہ اس طرح ذکر ہوا:

﴿یَاایُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَقْتُلُوْا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾[2]

ترجمہ: اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو۔

صید مصدر کا چوتھی اور پانچویں مرتبہ ذکر کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد ہوا:

﴿اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعاً لَّکُمْ وَلِلسَّیَّارَةِ ،وَحُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُماً﴾[3]

ترجمہ: حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو۔

ثلاثی مزید فیہ کے باب افتعال سے لفظ صید کا قرآن پاک میں صرف ایک بار ذکر ہوا:

﴿وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا﴾[4]

ترجمہ: اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔

قرآن کریم کی ان مذکورہ بالا پانچ آیات کریمہ سے علمائے لغت کی یہ بات صحیح طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ لفظ صید، مجرد و مزید فیہ دونوں ابواب سے آتا ہے اور ہر دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے اس کی مثال قرآن پاک میں صید مصدر اور باب افتعال سے اصطادوا کے کلمہ کا آنا ہے۔ البتہ علمائے لغت نے لفظ صید کے شکار کے علاوہ جو مختلف معانی ذکر کئے ہیں وہ قرآن پاک میں مراد نہیں لئے گئے۔ لفظ صید یا مادہ صید سے قرآن پاک میں صرف شکار کرنے کا معنی ہی مراد لیا گیا ہے۔

---

[1] سورۃ المائدۃ:5/94

[2] سورۃ المائدۃ:5/95

[3] سورۃ المائدۃ:5/96

[4] سورۃ المائدۃ:5/2

لفظ صید کی تفسیر

علمائے لغت نے لفظ صید کے مختلف معانی ذکر فرمائے ہیں، لیکن قرآن پاک میں لفظ صید صرف شکار کرنے کے مفہوم کے لئے ہی بولا گیا، دیگر کسی معنی میں مستعمل نہیں ہوا۔اس بات کی توثیق متعدد مفسرین کرام نے اپنی تفاسیر میں فرمائی ہے۔

امام راغب اصفہانیؒ لفظ صید کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"الصَّيْدُ :مَصْدَرُ صَادَ ،وَهُوَ تَنَاوَلُ مَا يَظْفَرُ بِهِ مِمَّا كَانَ مُمْتَنِعاً ،وَفِىْ الشَّرْعِ تَنَاوَلُ الْحَيْوَانَاتِ الْمُمْتَنِعَةِ مَا لَمْ يَكُنْ مَمْلُوْكاً،وَالْمُتَنَاوَلُ مِنْهُ مَا كَانَ حَلَالاً،وَقَدْ يُسَمَّى الْمَصِيْدُ صَيْداً ـ بِقَوْلِهِ ﴿غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾[1]فَاِنَّ الصَّيْدَ فِىْ هَذِهِ الْمَوَاضِعِ مُخْتَصٌّ بِمَا يُوْكَلُ لَحْمُهُ فِيْمَاقَالَ بِدَلَالَةِ الْحَدِيْثِ(عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺقَالَ:خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِىْ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ۔ اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا)[2] وَالْاَصْيَدُ : مَنْ فِىْ عُنُقِهِ مَيْلٌ وَجَعَلَ مَثَلاً لِلْمُتَكَبِّرِ وَالصَّيْدَانُ بِرَامِ الْاَحْجَارِ۔"[3]

ترجمہ:الصید یہ صاد کا مصدر ہے۔اس کے اصل معنی تو کسی محفوظ چیز پر قدرت حاصل کر کے اسے پکڑ لینے کے ہیں۔ مگر شرعا ان حیوانات کے پکڑنے پر بولا جاتا ہے جو اپنی حفاظت خود کریں یعنی کسی کی ملکیت میں نہ ہوں بشر طیکہ وہ جانور حلال ہوں۔اور کبھی مَصِید یعنی شکار کئے ہوئے جانور کو صید کہہ دیتے ہیں۔بسبب فرمان اللہ تعالیٰ کے کہ "لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو "فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ یہاں الصَّید سے وہ جانور مراد ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔کیونکہ حدیث مبارکہ جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ فرمایا حضور ﷺ نے کہ "پانچ ایذاء دینے والے جانوروں یعنی سانپ، سفید وسیاہ کوا، چوہیا، کاٹ کھانے والا کتا یعنی درندہ جانور اور چیل کو حرم کی حدود کے اندر اور باہر ہر جگہ قتل کیا جاسکتا ہے۔" اور اَصْیَدُ وہ شخص ہے جس کی گردن ایک جانب جھکی ہوئی ہو اور یہ لفظ متکبر آدمی کے لئے ضرب المثل کے طور پر مستعمل ہے

---

[1] سورۃ المائدۃ:5/1

[2] مسلم، بن حجاج، القشیری، صحیح مسلم، کتاب الحج، مکتبہ دار طیبہ للنشر والتوزیع، ریاض، طبع اول، 2006م، 1/539، حدیث نمبر:1198

[3] راغب اصفہانی، حسین بن محمد بن مفضل، مفردات الفاظ القرآن، مکتبہ دارالقاسم، دمشق، طبع چہارم، 2009م، ص:497

صیدان، ہنڈیا کے پتھر کا مفہوم رکھتا ہے۔

مندرجہ بالا تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ لفظ صید کا لغوی معنی ہے کسی بھی چیز پر قدرت حاصل کر کے اسے پکڑ لینا اور لفظ صید کا شرعی معنی شکار کرنا ہے، یعنی حلال حیوانات پکڑنا جو غیر مملوک ہوں، اپنی حفاظت خود کر سکتے ہوں۔ پھر صید مادہ کی مختلف صورتیں اور ممکنہ معانی بھی ہیں۔

عبد السلام محمد ہارون، لفظ صید کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اِصْطَادُوْا:صِيْدُوْا۔فَاصْطَادُوْا﴿وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا﴾[1]الصَّيْدُ :اَلْحُصُوْلُ عَلىٰ الطَّيْرِ اَوِالْحَيْوَانِ بِمَصِيْدَةٍ اَوْ نَحْوِهَا۔اَلصَّيْدُ﴿غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾[2]مَا يُصَادُ ۔﴿لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللهُ بِشَيْئٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ اَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ﴾[3]صَيْدُ الْبَحْرِ :مَا يُصَادُ مِنْهُ ۔صَيْدُ الْبَحْرِ ﴿اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ﴾[4]صَيْدُ الْبَرِّ[5]﴿وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُماً﴾[6]

ترجمہ:اس نے شکار کیا:وہ شکار کئے گئے۔پس شکار کرو۔(فرمان اللہ تعالیٰ کا) اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔شکار (الف) پرندے یا حیوان کو آلہ شکار یا اس کے ہم مثل کے ساتھ حاصل کرنا۔شکار(فرمان اللہ تعالیٰ کا کہ) لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو۔(ب)وہ چیز جس کا شکار کیا جائے۔شکار:(فرمان اللہ تعالیٰ کا کہ)حلال کیا گیا تمہارے لئے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا۔خشکی کا شکار:(فرمان اللہ تعالیٰ کا کہ)حرام کیا گیا تمہارے لئے خشکی کا شکار جب تک تم حالت احرام میں ہو۔

مذکورہ بالا عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ لفظ صید کی تفسیر باب افتعال سے کی گئی ہے اور لفظ صید کا معنی ہے پرندے یا حیوان

[1]سورۃ المائدۃ:5/2

[2]سورۃ المائدۃ:5/1

[3]سورۃ المائدۃ:5/94

[4]سورۃ المائدۃ:5/96

[5]عبد السلام، محمد ہارون، معجم الفاظ القرآن الکریم بین المعاجم وکتب التفسیر واللغۃ، ادارہ عامہ للمعجمات واحیاء التراث، طبع اول،1970م، قاہرہ،ص:689

[6]سورۃ المائدۃ:5/96

کو آلہ شکار کی مدد سے حاصل کرنا اور لفظ صید کا دوسرا معنی ہے، ایسی شے جو شکار ہو۔

مولانا عبد الرشید گجراتی، لفظ صید کی تفسیر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"الصَّیۡدُ﴿غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾[1] الصید سے مراد یہاں شکار ہے اور مراد وہ شکار ہے جس کا کھانا جائز اور حلال ہو۔ الصید: یہ اصل میں صَادَ یَصِیْدُ صَیْدًا کا مصدر ہے۔ اس کے معنی کسی محفوظ چیز پر قدرت حاصل کر کے اس کو پکڑنے کے ہیں۔ مگر شرعاً ان حیوانات کو پکڑنے پر بولا جاتا ہے جو اپنی حفاظت آپ کریں اور وہ حلال بھی ہوں، یعنی کسی حرام جانور پر صید کا اطلاق شرعاً نہ ہو گا۔"[2]

حدیث مبارکہ میں لفظ صید کا استعمال

بہت ساری احادیث طیبہ میں لفظ صید اور ص۔ ی۔ د پر مشتمل الفاظ استعمال کئے گئے ہیں، جن کا معنی شکار کرنا ہی ذکر کیا گیا ہے۔ تقریباً تمام کتب حدیث میں جہاں جہاں کتاب الصید یا کتاب الذبائح والصید کے تحت شکار کی احادیث ذکر کی گئی ہیں ان سب میں لفظ صید یا مادہ صید استعمال ہوا ہے اور اس کا معنی تھوڑے بہت فرق کے ساتھ شکار کرنا ہی مراد لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور معنی مراد نہیں لیا گیا۔

شکار کے احکامات کے حوالے سے متعدد حدیثیں مروی ہیں، ایک روایت پیش کی جاتی ہے:

(عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ:سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قُلْتُ :اِنَّا قَوْمٌ نَصِيْدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ:اِذَا اَرْسَلْتُ كِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ يَّاكُلَ الْكَلْبُ فَاِنِّىْ اَخَاافُ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهِ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِ هَا فَلَا تَاكُلْ)[3]

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم سے راوی ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لئے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہو تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ لائیں اسے کھاؤ خواہ

---

[1] سورۃ المائدۃ:5/1

[2] عبد الرشید گجراتی، شرح الفاظ القرآن، ناشر شمسی پبلشنگ ہاؤس، کراچی، طبع دوم، 2006م، 1/228

[3] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، مکتبہ دار التاصیل، بیروت، لبنان، طبع اول، 2012م، 7/248، حدیث نمبر: 5479

وہ شکار کا مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود کھالے تو اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لئے پکڑا تھا اور اگر دوسرے کتے بھی تمہارے کتوں کے سوا شکار میں شریک ہو جائیں تو نہ کھاؤ۔

اس حدیث میں ص۔ی۔د کے مادہ پر مشتمل لفظ مجرد کے باب سے استعمال ہوا ہے جس کا معنی شکار کرنا ہے۔ صحاح ستہ کی تمام کتب حدیث میں شکار کے حوالے سے جو احادیث آئی ہیں وہ مکررات کو ملا کر تقریباً ایک سو پینتیس بنتی ہیں جن میں یا لفظ صید کا ذکر ہے یا بالواسطہ شکار کا ذکر ہے۔ تو ان تمام احادیث میں لفظ صید سے مراد صرف شکار ہی لیا گیا ہے کوئی اور معنی مراد نہیں لیا گیا۔ قرآن پاک، تفاسیر، حدیث مبارکہ اور کتب لغت کی روشنی میں لفظ صید کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ لفظ صید، ص۔ی۔د کے مادہ پر مشتمل ہے۔ اور یہ دو طرح کہا گیا، ایک ضَرَبَ یَضْرِبُ کے وزن پر اور دوسرا سَمِعَ یَسْمَعُ کے وزن پر۔ لفظ صید کے متعدد معانی ہیں مثلاً شکار کرنا، ٹیڑھی گردن والا ہونا لیکن قرآن و حدیث میں کلی طور پر لفظ صید صرف شکار کے مفہوم کے لئے بولا گیا ہے اور کسی مفہوم کے لئے استعمال نہیں کیا گیا۔

تاریخ

انسان کا حیوانات کے ساتھ خاصا پرانا تعلق ہے اس اعتبار سے شکار کی تاریخ بہت زیادہ پرانی ہے۔ اسلام کی آمد سے ہزاروں بلکہ لاکھوں سال پہلے شکار کی ابتداء ہو چکی تھی۔ بعد میں اسلام نے آکر نہ صرف اس کو جائز رکھا بلکہ اپنے حسین قواعد سے اسے مزید مزین فرمادیا۔ اس لحاظ سے یہاں شکار دو زمانوں میں منقسم ہو سکتا ہے۔ پہلا اسلام سے پہلے کا زمانہ، دوسرے زمانے کو بعد از اسلام کہا جائے گا۔

قبل از اسلام

اسلام سے پہلے بھی خوراک کی حاجت کی تکمیل کی خاطر شکار کیا جاتا تھا، انبیاء کرام ؑ بھی خوراک کی تکمیل کی خاطر شکار فرمایا کرتے تھے۔ اس بات کی تصدیق رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے کہ:

(فَقَامَ عَرْفَطَةُ بْنُ نَهِيْكِ التَّمِيْمِيُّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِﷺ اِنِّيْ وَاَهْلُ بَيْتِيْ مُرْزَقُوْنَ مِنْ هٰذَا الصَّيْدِ وَلَنَا فِيْهِ قِسْمٌ وَبَرْكَةٌ وَهُوَ مُشْغِلَةٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ جَمَاعَةٍ وَبِنَا حَاجَةٌ اَفَتُحِلُّهُ اَمْ تُحَرِّمُهُ ؟فَقَالَ اُحِلُّهُ لِاَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَحَلَّهُ نِعْمَ الْعَمَلُ وَاللهُ اَوْلىٰ بِالْعُذْرِ قَدْ كَانَتْ لِلّٰهِ قَبْلِيْ رُسُلٌ كُلُّهُمْ يَصْطَادُ اَوْ يَطْلُبُ الرِّزْقَ)[1]

[1] طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، ما اسند صفوان بن امیہ، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ، طبع دوم، 1994م، 8/ 61-60، حدیث نمبر: 7342

ترجمہ: عرفطہ بن نھیک تمیمی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، پس کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میرے اور میرے گھر والوں کی گزر بسر شکار پر ہے اور ہمارے لئے اس میں قسمت اور برکت ہے اور وہ (شکار) اللہ تعالیٰ کے ذکر اور باجماعت نماز سے روکنے والا ہے اور ہمیں اس کی ضرورت ہے پس کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے (شکار) حلال ٹھہراتے ہیں یا حرام ٹھہراتے ہیں؟ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: میں اس (شکار) کو حلال کرتا ہوں کیونکہ بے شک اللہ عزوجل نے تحقیق اس (شکار) کو حلال فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ عذر قبول کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے، تحقیق مجھ سے پہلے سارے رسول عظام علیہم السلام شکار فرماتے تھے یا رزق تلاش کیا کرتے تھے۔

قدیم زمانہ میں نہ صرف عام انسان بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے شکار کا شغف فرمایا کرتے تھے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ انسان کے اس دنیا میں قدم رکھنے کے بعد جب سے انسان کو گوشت کی ضرورت محسوس ہوئی اس نے گوشت کے حصول کے لئے جب پہلے حیوان کا شکار کیا تو بس یہیں سے شکار کی ابتداء ہو گئی تھی۔

اسی بات کی توثیق ٹیا گھوز (Tia Ghose) کچھ یوں کرتے ہیں:

"Animals bones and thousands of stone tools used by ancient hmoinis suggest that early human were butchering and scavenging animals at least 2 million years ago."[1]

ترجمہ: قدیم انسان کی طرف سے استعمال ہونے والے جانوروں کی ہڈیوں اور ہزاروں پتھر کے اوزار یہ بتاتے ہیں کہ انسانی آباؤاجداد کم از کم بیس لاکھ سال پہلے جانوروں کو ڈھونڈ رہے تھے اور انہیں مار رہے تھے۔

مذکورہ بالا تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم انسان اوزاروں کے طور پر جانوروں کی ہڈیاں اور پتھر کے اوزار استعمال کرتے تھے، ان چیزوں کا استعمال یہ بتاتا ہے کہ انسان بیس لاکھ سال پہلے جانوروں کو مار کر ان سے اپنے لئے مختلف فائدے حاصل کرتا تھا، مثلاً ان کا گوشت کھاتا تھا، ان کی ہڈیوں اور دانتوں سے مختلف برتن اور اوزار وغیرہ بناتا تھا اور ان کی کھال سے اپنے پہننے کے لئے لباس اور دیگر استعمال کی چیزیں بناتا تھا۔ ہمارے آباؤاجداد کا بیس لاکھ سال پہلے جانوروں کو شکار کرنے کا ثبوت تو ملتا ہے لیکن شکار کے خصوصی مقصد کی تعیین نہیں ہوتی۔ بیس لاکھ سال پہلے انسانی آباؤاجداد کا

[1]Tia ghose "Earliest evidence of human hunting found. "Live science article,purch group publications,new york,march 13,2013.

جانوروں کے شکار کرنے کے خصوصی مقصد کو پروفیسر ہنری تھامس بن[1](Hunry Thomas bunn)بیان کرتے ہیں:

"We know that humans ate meat two million years ago,what was not clear was the source of that meat.however we have comared the type of prey killed by lions and leopards today with the type of prey selected by humans in those days.This has shown that men and women could not have been taking kill from other animals or eating those that had died of natural causes.They were selecting and killing what wanted."[2]

ترجمہ: ہم جانتے ہیں کہ انسان نے دو ملین سال پہلے گوشت کھایا، کیا اس گوشت کا ذریعہ واضح نہیں تھا تاہم، ہم شیروں اور چیتے کی طرف سے مارے گئے آج کے شکار کی قسم کو انسانوں کے اُن دنوں کے منتخب کردہ نوعیت کے شکار کے مقابلے میں رکھتے ہیں۔ یہ واضح کرتا ہے کہ مرد، عورتیں جانوروں کا گوشت نہیں لیتے تھے جن کو دوسرے جانوروں نے قتل کیا ہوتا تھا یا جو قدرتی اسباب سے مرے ہوتے تھے۔ وہ منتخب کررہے تھے اور جس کو چاہتے تھے قتل کررہے تھے۔

مذکورہ بالا اقتباس یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان دو ملین سال پہلے گوشت کھایا کرتا تھا۔ لیکن اس گوشت کے حصول کا ذریعہ واضح نہیں تھا کہ انسان گوشت کہاں سے حاصل کرلیتا تھا۔ تاہم شیروں اور چیتوں کے موجودہ طریقہ شکار کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انسان اپنے ابتدائی دنوں میں اس قسم کا شکار کیا کرتے تھے۔ لیکن پھر بھی مرد و خواتین کسی جانور کا بچا ہوا شکار کھانا پسند نہیں کرتے تھے اور نہ ہی قدرتی موت سے مرے ہوئے حیوان کو کھانا پسند کرتے تھے بلکہ وہ جانوروں کے ریوڑ پر گھات لگاتے تھے اور ان میں سے اپنی پسند کا جانور چن کر اس کا شکار کیا کرتے تھے۔ اس بات سے یہ اندازہ لاگایا جاسکتا ہے کہ شکار کی تاریخ آج سے تقریباً بیس لاکھ سال پرانی ہے۔

بعد از اسلام

شکار کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کی آمد سے لاکھوں سال پہلے شکار رائج تھا، پھر اسلام نے اپنی آمد کے بعد اپنے حسین فطری قوانین سے اس میں موجود جسم وروح کے لئے مکروہ و غیر موزوں چیزوں کو نکال کر اسے مزید مزین بناتے ہوئے قرآن پاک میں اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔

چنانچہ ارشاد فرمایا:

[1]Professor of African Paleoanthropology,Department of Anthropology,University of Wisconsin-Madison. Wisconsin Alumni Research Foundation.U.S.A.

[2]Robin Mckie,science editor:Humans hunted for meat 2 million years ago,The guardian international edition,guardian media group,London,September 23,2012.

﴿وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا﴾[1]

ترجمہ: اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔

امام بخاری اپنی صحیح میں شکار کے متعلق حدیث نقل فرماتے ہیں:

(عَنْ عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ :سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللہِﷺ قُلْتُ :اِنَّا قَوْمٌ نَصِیْدُ بِھٰذِہِ الْکِلَابِ فَقَالَ:اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَکَ الْمُعَلَّمَۃَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللہِ فَکُلْ مِمَّا اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ یَّاکُلَ الْکَلْبُ فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّکُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَکَہُ عَلٰی نَفْسِہِ وَاِنْ خَالَطَھَا کِلَابٌ مِنْ غَیْرِ ھَا فَلَا تَاکُل)[2]

ترجمہ: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم لوگوں نے ان کتوں سے شکار کیا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لئے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہو تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ لائیں اسے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود کھالے تو اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لئے پکڑا تھا اور اگر دوسرے کتے بھی تمہارے کتوں کے سوا شکار میں شریک ہو جائیں تو نہ کھاؤ۔

مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ، قدیم انسان نے بھی خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے شکار کیا، حتی کہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی خوراک کے حصول کے لئے شکار کیا کرتے تھے۔ اسلام نے اپنی آمد کے بعد مناسب قواعد و قیود کے ساتھ شکار کو برقرار رکھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے مسائل پوچھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جوابات ارشاد فرمایا کرتے رہتے تھے۔ شکار کے مسائل کے حوالے سے متعدد احادیث حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے مروی ہیں۔

شکار کے احکامات

شکار کرنا جائز اور حلال ہے، لیکن مُحرم (فواسق جانوروں کے علاوہ) کسی جگہ کسی بھی وقت خشکی کا شکار اور غیر مُحرم، حرم میں (فواسق جانوروں کے علاوہ) مطلقاً (خشکی کا ہو یا تری کا) شکار نہیں کر سکتا (حرم سے باہر کسی بھی وقت کر سکتا ہے)۔

---

[1] سورۃ المائدۃ:5/2

[2] صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، 7/248، حدیث نمبر:5479

اباحت شکار کے متعلق قرآنی اسلوب

اللہ رب العزت نے قرآن مجید فرقان حمید میں اباحت شکار سے متعلق واضح حکم ارشاد فرماتے ہوئے دیگر احکامات شکار کا مختصر ذکر فرمایاہے۔الہ العالمین نے شکار کی اجازت مرحمت فرماتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا﴾[1]

ترجمہ:اور جب احرام سے نکلو تو شکار کرسکتے ہو۔

اس آیت کریمہ سے ہمیں پتہ چل رہاہے کہ شکار کرنا جائز و حلال ہے لیکن اگر حالت احرام میں ہوں تو اس وقت شکار ممنوع ہے،حالت احرام سے نکل آنے کے بعد شکار کرسکتے ہیں۔شکار اور حیوانوں کے متعلق حکم دیتے ہوئے اللہ رب العزت نے اپنی کلام مقدس میں ارشاد فرمایا:

﴿اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾[2]

ترجمہ: تمہارے لئے حلال ہوئے بے جان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت پہلے تو حلال جانوروں کی تعیین فرمارہاہے کہ تمہارے لئے بے زبان مویشی حلال کئے گئے ہیں،مگر وہ جو تم پر تلاوت کئے جائیں گے یعنی جو تم پر حرام کئے گئے ہیں وہ تمہیں بتائے جائیں گے۔اور دوسرا حکم شکار کی اباحت کا فرمایا لیکن ایک قید کے ساتھ کہ جب تک تم احرام کی حالت میں ہو شکار کو جائز مت سمجھو،یعنی جب احرام سے نکل آؤ یا احرام میں نہ ہو تو اس وقت شکار کرلو۔مزید الہ العالمین مومنوں پر شکار کی آزمائش کا اس انداز میں ذکر فرماتے ہیں:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ اَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللهُ مَنْ يَّخَافُهُ بِالْغَيْبِ﴾[3]

ترجمہ: اے ایمان والو ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچیں کہ اللہ پہچان کرادے ان کی جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں۔

---

[1]سورۃ المائدۃ:5/2

[2]سورۃ المائدۃ:5/1

[3]سورۃ المائدۃ:5/94

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت مومنین کی آزمائش کا ذکر فرما رہے ہیں کہ مومن بعض ایسے شکار سے آزمائے جائیں گے جن کو ان کے نیزے اور ان کے ہاتھ پہنچ رہے ہوں گے ،یعنی مومنین حالت احرام میں ہوں گے اور شکار کو ان کے اتنا قریب کر دیا جائے گا کہ دست و نیزے اس شکار کو پہنچ بھی رہے ہوں گے لیکن اس حالت میں شکار منع ہے تو ایسی صورت بنا کر مومنین کو آزمایا جائے گا کہ کون غیب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ایک اور انداز میں حالت احرام میں شکار کی ممانعت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد خداوندی ہے:

﴿یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَقْتُلُوْا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾[1]

ترجمہ: اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو۔

اس آیت کریمہ میں حج و عمرہ کرنے والوں کے لئے خصوصی حکم دیا گیا کہ شکار نہ مارو جب تم احرام پہنے ہوئے ہو۔ خشکی و تری کے شکار کے متعلق بھی قرآن پاک میں حکم موجود ہے:

﴿اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعاً لَّکُمْ وَلِلسَّیَّارَةِ ،وَحُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُماً﴾[2]

ترجمہ: حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو۔

حاصل بحث یہ ہے کہ مُحرم و غیر مُحرم دونوں کے لئے تری کا شکار کرنا جائز ہے، مگر مُحرم پر زمینی شکار کرنا منع ہے جب تک وہ حالت احرام میں ہے۔ شکار کے احکامات سے متعلق قرآن پاک کی تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ شکار کرنا جائز و مستحب ہے مگر مُحرم فواسق جانوروں کے علاوہ ہر جگہ خشکی کا شکار، اور غیر مُحرم، حرم میں فواسق جانوروں کے علاوہ خشکی کا ہو یا تری کا شکار نہیں کر سکتا۔

مفسرین کرام کی آراء

امام طبریؒ بیان فرماتے ہیں:

"یَعْنِیْ بِذٰلِکَ جَلَّ ثَنَاءُهُ وَاِذَا حَلَلْتُمْ مِنْ اِحْرَامِکُمْ فَاصْطَادُوْا الصَّیْدَ الَّذِیْ نَهَیْتُکُمْ اَنْ تَجْعَلُوْهُ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ یَقُوْلُ :فَلَا حَرَجَ عَلَیْکُمْ فِیْ اِصْطِیَادِهِ فَاصْطَادُوْا اِنْ شِئْتُمْ حِیْنَئِذٍ لِاَنَّ الْمَعْنَی الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهِ کُنْتُ حَرَّمْتُهُ عَلَیْکُمْ

---

[1] سورۃ المائدۃ:5/95

[2] سورۃ المائدۃ:5/96

فِیْ حَالِ اِحْرَامِکُمْ قَدْ زَالَ۔"[1]

ترجمہ: نازل فرمایا اللہ جل ثناؤہ نے اس امر کو کہ: اور جب تم اپنے احراموں سے نکل آؤ تو پس شکار کر لیا کرو وہ جو میں نے روکا تم کو اس کو حلال جاننے سے اور تم حالت احرام میں تھے۔ (اللہ رب العزت فرماتا ہے: پس تم پر کوئی حرج نہیں اس کے شکار کرنے میں، پس اس وقت شکار کرو اگر چاہو تو کیونکہ بے شک وہ معنیٰ کہ ہم نے تم پر تمہارے احرام کی حالت میں حرام کیا تھا تحقیق وہ زائل ہو گیا۔

اللہ رب العزت نے اس مقام میں ایسے فعل کی اباحت کا حکم نازل فرمایا کہ جس فعل سے ایک خاص حالت کی وجہ سے منع فرما دیا تھا اور اس حالت کا تذکرہ بھی آیا:

﴿غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾[2]

ترجمہ: لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو۔

اور جب حالت احرام سے بندہ باہر آجائے تو اس وقت بندے پر کوئی حرج نہیں کسی قابل شکار حیوان کو شکار کرنے میں۔ پس اس وقت اگر چاہو تو شکار کر سکتے ہو اگر نہیں کرنا چاہتے تو نہ کرو۔ کیونکہ اب جب تم حالت احرام سے باہر آگئے ہو تو اب وہ حالت زائل ہو چکی ہے جس حالت کے موجود ہونے کی وجہ سے میں نے تم کو شکار کرنے سے منع کر دیا تھا اور وہ حالت تھی مُحرم ہونا یعنی حالت احرام میں ہونا۔

امام ابن کثیر یوں رقم طراز ہیں:

"اَیْ اِذَا فَرَغْتُمْ مِنْ اِحْرَامِکُمْ وَاَحْلَلْتُمْ مِنْہُ فَقَدْ اَبَحْنَا لَکُمْ مَا کَانَ مُحَرَّماً عَلَیْکُم فِیْ حَالِ الْاِحْرَامِ مِنَ الصَّیْدِ۔وَھٰذَا اَمْرٌ بَعْدَ الْحَظْرِ وَالصَّحِیْحُ الَّذِیْ یَثْبُتُ عَلیٰ السَّبَرِ اَنَّہُ یَرِدُ الْحُکْمُ اِلیٰ مَا کَانَ عَلَیْہِ قَبْلَ النَّھی فَاِنْ کَانَ وَاجِباً رَدَّہٗ وَاجِباً وَاِنْ کَانَ مُسْتَحَبّاًفَمُسْتَحَبٌّ اَوْ مُبَاحاً فَمُبَاحٌ وَمَنْ قَالَ اِنَّہُ عَلیٰ الْوُجُوْبِ یَنْتَقِضُ عَلَیْہِ بِآیَاتٍ کَثِیْرَۃٍ وَمَنْ قَالَ اِنَّہُ لِلْاِبَاحَۃِ یَرِدُ عَلَیْہِ آیَاتٌ آخَرُ وَالَّذِیْ یَنْتَظِمُ الْاَدِلَّۃُ کُلُّھَا ھٰذَا الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ کَمَا اَخْتَارَہُ بَعْضُ عُلَمَاءِ الْاُصُوْلِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔"[3]

ترجمہ: یعنی جب تم اپنے احرام سے فارغ ہو گئے اور احرام سے باہر نکل آئے تو پس تحقیق ہم نے جائز قرار دے دیا تمہارے لئے وہ جو تم پر حالت احرام میں حرام تھا شکار میں سے۔ اور یہ منع کے بعد

---

[1] طبری، محمد بن جریر، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، مکتبہ ھجر، قاہرہ، طبع اول، 2001م، 8/43-42

[2] سورۃ المائدۃ: 5/1

[3] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، دار صادر، بیروت، طبع چہارم، 2006م، ص: 500

(جواز) کا امر ہے، صحیح وہ ثابت ہوا اصل پر، بے شک حکم اسی حالت پر وارد ہوتا ہے جس پر نہی سے پہلے ہوتا ہے، پس اگر واجب ہو تو واجب کے طور پر لوٹایا جاتا ہے اور اگر مستحب ہو تو مستحب کے طور پر لوٹایا جاتا ہے یا مباح ہو تو مباح کے طور پر لوٹایا جاتا ہے اور وہ جو فرمایا کہ واجب ہے تو اس کا حسن و قبح کثیر آیات سے فرمایا اور جس کو کہا کہ یہ جائز ہے تو اس پر بھی اور آیات وارد فرمائیں اور وہ چیز جس کو ساری دلیلیں شامل ہیں وہ یہی جو ہم نے کہا، جیسے پسند فرمایا اس کو بعض علمائے اصول نے، اللہ رب العزت سب سے بہتر جاننے والا ہے۔

امام ثعلبیؒ یوں بیان کرتے ہیں:

﴿وَاِذَا حَلَلْتُمْ﴾[1] مِنْ اِحْرَامِكُمْ ﴿فَاصْطَادُوْا﴾[2]:اَمْرُ اِبَاحَةٍ وَتَخْيِيْرٍ ۔[3]كَقَوْلِهِ ﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِيْ الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ﴾[4]

ترجمہ: (اور جب تم نکل آؤ) اپنے احراموں سے (پس شکار کرو) یہ حکم مباح اور تخییر ہے جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان پس جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو زمین میں پھیل جاؤ، اللہ تعالیٰ کا احسان ڈھونڈو۔

یہاں جیسا حکم دیا گیا ہے وہ حکم مباح اور حکم تخییر ہے یعنی بندے کو کرنے یا نہ کرنے میں اختیار ہے۔ جیسے، جمعہ کی آیت نمبر دس میں نماز کے بعد زمین میں پھیل جانے کا اور اللہ کا فضل تلاش کرنے کا حکم ہے تو وہ بھی حکم مباح اور تخییر ہے یعنی بندے کی مرضی ہے وہ کرے یا نہ کرے۔

احادیث مبارکہ میں اباحت شکار کا ذکر

جہاں تک احادیث مبارکہ کا تعلق ہے تو صحاح ستہ کی تمام کتب اور تقریباً دیگر تمام مستند کتب حدیث میں نہ صرف شکار کی اباحت کا ذکر ملتا ہے بلکہ شکار کے احکامات کا مفصل ذکر بھی ملتا ہے۔ اباحت شکار سے متعلق امام طبرانی حدیث مبارکہ نقل فرماتے ہیں:

---

[1] سورۃ المائدۃ:2/5

[2] ایضاً

[3] ثعلبی، احمد بن محمد بن ابراہیم، الکشف والبیان فی تفسیر القرآن، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول،2004م،2/400

[4] سورۃ الجمعہ:10/62

(فَقَامَ عَرْفَطَۃُ بْنُ نَہِیْکِ التَّمِیْمِیُّ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللهِﷺ اِنِّیْ وَاَهْلُ بَیْتِیْ مُرْزَقُوْنَ مِنْ ہٰذَا الصَّیْدِ وَلَنَا فِیْہِ قِسْمٌ وَبَرْکَۃٌ وَھُوَ مُشْغِلَۃٌ عَنْ ذِکْرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ جَمَاعَۃٍ وَبِنَا حَاجَۃٌ اَفَتُحِلُّہُ اَمْ تُحَرِّمُہُ ؟فَقَالَ اُحِلُّہُ لِاَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَحَلَّہُ نِعْمَ الْعَمَلُ وَاللهُ اَوْلیٰ بِالْعُذْرِ قَدْ کَانَتْ لِلّٰہِ قَبْلِیْ رُسُلٌ کُلُّھُمْ یَصْطَادُ اَوْ یَطْلُبُ الرِّزْقَ)[1]

ترجمہ: عرفطہ رضی اللہ عنہ بن نہیک تمیمی اٹھے، پس عرض کی یارسول اللہ ﷺ بے شک میرے اور میرے گھر والوں کی گزر بسر شکار پر ہے اور ہمارے لئے اس میں قسمت اور برکت ہے اور وہ (شکار) اللہ تعالیٰ کے ذکر اور باجماعت نماز سے روکنے والا ہے اور ہمیں اس کی ضرورت ہے پس کیا آپ ﷺ اس (شکار) کو حلال کرتے ہیں یا حرام فرماتے ہیں؟ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں اس (شکار) کو حلال کرتا ہوں کیونکہ بے شک اللہ عزوجل نے تحقیق اس (شکار) کو حلال فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ عذر قبول کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے، تحقیق مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سارے رسول علیہم السلام شکار کیا کرتے تھے یا رزق تلاش کیا کرتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ سے نہ صرف شکار کی قدیم تاریخ کا پتہ چل رہا ہے بلکہ حبیب کبریا ﷺ کی زبان حق ترجمان سے صراحتاً، اباحت شکار اور حلت شکار کا بھی پتہ چل رہا ہے۔

امام بخاریؒ شکار کے متعلق حدیث نقل فرماتے ہیں:

(عَنْ عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ:سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قُلْتُ :اِنَّا قَوْمٌ نَصِیْدُ بِہٰذِہِ الْکِلَابِ فَقَالَ:اِذَا اَرْسَلْتُ کِلَابَکَ الْمُعَلَّمَۃَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللهِ فَکُلْ مِمَّا اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ یَّاکُلَ الْکَلْبُ فَاِنِّیْ اَخَاافُ اَنْ یَّکُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَکَہُ عَلیٰ نَفْسِہِ وَاِنْ خَالَطَھَا کِلَابٌ مِنْ غَیْرِ ھَا فَلَا تَاکُلْ)[2]

ترجمہ: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لئے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہو تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ لائیں اسے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود کھالے تو اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لئے پکڑا تھا اور اگر دوسرے کتے بھی تمہارے کتوں کے سوا شکار میں

[1] المعجم الکبیر،8/61-60،حدیث نمبر:7342

[2] صحیح بخاری،7/248،حدیث نمبر:5479

شریک ہو جائیں تو نہ کھاؤ۔

یہ حدیث مبارکہ جہاں ہماری شکار کے مختلف مسائل اور ان کے حل کی طرف رہنمائی فرمارہی ہے وہیں اشارۃ النص سے ہمیں اس حدیث مبارکہ سے اباحت شکار کا بھی پتہ چل رہا ہے۔ مذکورہ بالا دو حدیثوں کے متون کا خلاصہ یہ ہے کہ شکار کرنا نہ صرف جائز و حلال ہے بلکہ یہ انبیاء و رسل ؑ کی سنت بھی ہے۔ کیونکہ یہ رزق تلاش کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور آلہ شکار چاہے وہ حیوانات میں سے ہو یا جمادات میں سے ہو اس کو چھوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لے لینا چاہیئے اور اس کا کیا گیا شکار کھالینا چاہیئے۔ لیکن اگر اس آلہ کے ساتھ کوئی غیر معلم آلہ شامل ہو جائے تو پھر ایسا شکار نہیں کھانا چاہیئے۔

آراء فقہاءؒ

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اباحت شکار سے متعلق اصول بیان کئے گئے ہیں اور انہی اصولوں کی بنیاد پر فقہاء کرامؒ نے بہت سارے مسائل کا استنباط کیا ہے۔ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ آلات شکار، شکار کی اقسام اور دیگر اشیاء میں مسائل کو جاننے کے لئے ان کی خدمات قابل قدر ہیں۔ ان فقہاءؒ میں سے مشہور فقہاءؒ کی آراء کی روشنی میں اباحت شکار کا ذکر کیا جاتا ہے:

علامہ ابو بکر المرغینانیؒ فرماتے ہیں:

"الصَّيْدُ اَلْاِصْطِيَادُ وَيُطْلَقُ عَلىٰ مَا يُصَادُ وَالْفِعْلُ مُبَاحٌ لِغَيْرِ الْمُحْرِمِ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ وَعَلىٰ اِبَاحَتِهِ اِنْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ وَلِاَنَّهُ نَوْعُ اِكْتِسَابٍ وَاِنْتِفَاعٍ بِمَا هُوَ مَخْلُوْقٌ لِذٰلِكَ وَفِيْهِ اِسْتِبْقَاءُ الْمُكَلَّفِ وَتَمَكُّنُهُ مِنْ اِقَامَةِ التَّكَالِيْفِ فَكَانَ مُبَاحاً بِمَنْزِلَةِ الْاِخْتِطَابِ۔"[1]

ترجمہ: صید کے معنی ہیں شکار کرنا، اور کبھی شکار کئے ہوئے جانور پر بولا جاتا ہے اور شکار کرنا غیر مُحرم کے لئے غیر حرم میں مباح ہے اور شکار کی اباحت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے اور یہ اس لئے کیونکہ بے شک یہ اس جانور سے کھانے اور نفع اٹھانے کی ایک قسم ہے بسبب اس کے کہ یہ (حیوانات) اس لئے پیدا ہوئے ہیں۔ اور اس میں مکلف کو باقی رکھنا ہے اور اسے تکالیف قائم کرنے کی قدرت دینا ہے پس ایندھن (یعنی آگ) جمع کرنے کی طرح یہ بھی مباح ہو گا۔

امام کاسانیؒ حنفی فرماتے ہیں:

"وَقَدْ ثَبَتَ جَوَازُ الصَّيْدِ وَحَلَّ مَا صِيْدَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْاِجْمَاعِ وَالْاَمْرُ فِيْ الْآيَةِ يَدُلُّ عَلىٰ اِبَاحَةِ الصَّيْدِ وَاَمَّا السُّنَّةُ : فَكَثِيْرَةٌ مِنْهَا مَا رَوَاهُ الْبُخَارِيْ

[1] مرغینانی، علی بن ابو بکر، ھدایہ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، طبع دوم، (س-ن)، 4/505-504

وَمُسْلِمٌ وَاَمَّا الْاِجْمَاعُ :فَقَدْ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلیٰ حِلِّ اَکْلِ الصَّیْدِ۔"[1]

ترجمہ:اور تحقیق شکار کا جائز ہونا ثابت ہے اور شکار کرنا کتاب، سنت اور اجماع کی رو سے حلال ہے۔ اور آیت کریمہ میں موجود حکم شکار کی اباحت پر دلالت کرتا ہے۔اور بہر حال سنت (کی رو سے) تو (اس بارے میں روایت) کثیر تعداد میں ہیں جن کو بخاری و مسلم نے روایت کیا،اور بہر حال اجماع (کی رو سے) تو امت مسلمہ نے شکار کے کھانے کے حلال ہونے پر اجماع کیا ہے۔

امام قدوریؒ شکار کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یَجُوْزُ الْاِصْطِیَادُ بِالْکَلْبِ الْمُعَلَّمِ وَالْفَهْدِ وَالْبَازِیْ وَسَائِرِ الْجَوَارِحِ الْمُعَلَّمَةِ"[2]

ترجمہ:شکار کرنا سدھائے ہوئے کتے اور چیتے اور باز اور تمام سدھائے ہوئے نیش والے جانوروں اور پنجوں والے پرندوں کے ساتھ جائز ہے۔

علامہ شمس الدین الغزیؒ بیان کرتے ہیں:

"وَیَحِلُّ الصَّیْدُ بِکُلِّ ذِیْ نَابٍ وَمَخْلَبٍ مِنْ کَلْبٍ وَبَازٍ وَنَحْوِهِمَا بِشَرْطِ قَابِلِیَةِ التَّعْلِیْمِ وَکَوْنِهِ لَیْسَ بِنَجَسِ الْعَیْنِ ۔ فَلَا یَجُوْزُ الصَّیْدُ بِدَبٍّ وَاَسَدٍ وَلَا بِخِنْزِیْرٍ۔[3]

ترجمہ:اور حلال ہے شکار کرنا ہر نیش والے اور ہر پنجے والے کتے سے اور باز سے اور ان دونوں کے ہم مثلوں سے اس شرط پر کہ ان میں تعلیم قبول کرنے کی قابلیت ہو اور وہ نجس العین بھی نہ ہوں۔پس ریچھ اور شیر کے ذریعے شکار کرنا جائز نہیں اور نہ ہی خنزیر کے ذریعے شکار کرنا جائز ہے۔

یعنی شکار ہر ناب والے (یعنی نوک دار دانتوں کے ذریعے شکار کرنے والے) جانور اور ہر پنجے (سے شکار کرنے والے) پرندے سے شکار کرنا حلال ہے جیسا کہ کتا ہے اور باز ہے اور ان دونوں کے ہم مثل جانور اور پرندے ہیں۔شرط یہ ہے کہ ان جانوروں اور پرندوں میں سیکھنے کی قابلیت موجود ہو اور وہ سیکھے ہوئے بھی ہوں اور دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نجس العین بھی نہ ہوں مثلاً خنزیر۔جن جانوروں اور پرندوں میں یہ دونوں شرائط پائی جائیں تو ایسے جانوروں کے ذریعے شکار کرنا جائز اور حلال ہے۔آگے فرماتے ہیں کہ شیر اور ریچھ کے ذریعے بھی شکار کرنا جائز نہیں، شیر سے بایں وجہ کہ وہ اپنی

---

[1] کاسانی، ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع دوم، 2003م، 6/173

[2] قدوری، احمد بن محمد، قدوری، کتاب الصید والذبائح، مکتبہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، (س-ن)، ص:469

[3] غزی، محمد بن عبد اللہ بن احمد بن تمر تاش، تنویر الابصار وجامع الابحار، کتاب الصید، مکتبہ دار عالم الکتب، ریاض، طبع دوم، 2003م، 10/48

بلند ہمتی کے سبب دوسروں کے لئے کام نہیں کرتا اور ریچھ اپنی کمینگی کے سبب دوسروں کے کام نہیں کرتا اور آخر میں فرماتے ہیں کہ خنزیر کے ذریعے بھی شکار نہیں کرسکتے کیونکہ وہ نجس العین ہے، حرام ہے اور حرام چیز کے ذریعے انتفاع حاصل کرنا ناجائز و حرام ہے۔

شکار کی شرائط

فقہائے کرامؒ نے قرآن وحدیث کا ذخیرہ سامنے رکھتے ہوئے شکار کی چند شرائط ذکر کی ہیں ان میں سے کچھ شکاری کے لئے ہیں کچھ شکار ہونے والے حیوان کے لئے ہیں اور کچھ شرائط آلہ شکار کے لئے ہیں۔

علامہ ابو بکر المرغینانیؒ شکار کی شرائط کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"يَجُوْزُ الْاِصْطِيَادُ بِالْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ وَالْفَهْدِ وَالْبَازِىْ وَسَائِرِ الْجَوَارِحِ الْمُعَلَّمَةِ وَ فِىْ الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ وَكُلُّ شَيْئٍ عَلَّمْتَهُ مِنْ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَذِىْ مِخْلَبٍ مِنَ الطُّيُوْرِ ،وَلَا خَيْرَ فِيْمَا سِوىٰ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ تُدْرِكَ ذَكَاتَهُ،وَاِذَا اَرْسَلَ كَلْبَهُ الْمُعَلَّمَ اَوْ بَازِيَهُ وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ تَعَالىٰ عِنْدَ اِرْسَالِهِ فَاَخَذَ الصَّيْدَ وَجَرَحَهُ فَمَاتَ حَلَّ اَكْلُهُ، فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ الْكَلْبُ اَوِ الْفَهْدُ لَمْ يُوْكَلْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ الْبَازِىْ اَكَلَ۔"[1]

ترجمہ: جائز ہے شکار کرنا سیکھے ہوئے کتے اور چیتے اور باز اور تمام سکھائے ہوئے زخمی کرنے والے جانوروں کے ذریعے شکار کرنا جائز ہے، اور جامع صغیر میں ہے اور ہر ایسا جانور جس کو تم نے سکھایا ہو، ناب والا ہو یا پنجوں والا ہو اس سے شکار کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور ان کے علاوہ میں کوئی جائز نہیں مگر یہ کہ تم شکار کے ذبح کو پالو، اور اگر شکاری سکھائے ہوئے کتے یا باز کو بھیجے (شکار پر) اور بھیجتے ہوئے ان پر اللہ کا نام بولے پس وہ جانور، شکار کو پکڑلے اور اسے زخمی کردے پس وہ شکار مر جائے تو اس شکار کو کھانا حلال ہے، پس اگر اس شکار میں سے کتا یا چیتا کھالے تو نہیں کھایا جائے گا اور اگر اس شکار میں سے باز کھالے تو کھایا جائے گا۔

امام قدوریؒ نے بھی شکار کی شرائط سے متعلق بعینہ یہی الفاظ ذکر فرمائے ہیں۔[2]

امام نسفیؒ شکار کی شرائط ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"هُوَ الْاِصْطِيَادُ وَ يَحِلُّ بِالْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ وَالْفَهْدِ وَالبَازِىِّ وَسَائِرِ الْجَوَارِحِ الْمُعَلَّمَةِ وَلَا بُدَّ مِنَ التَّعْلِيْمِ،وَذَا بِتَرْكِ الْاَكْلِ ثَلَاثاً فِىْ الْكَلْبِ وَبِالرُّجُوْعِ اِذَا

---

[1] ھدایۃ، 4/505تا507

[2] قدوری، ص:470-469

دَعْوَتَهُ فِیْ الْبَازِیْ،وَمِنَ التَّسْمِیَۃِ عِنْدَ الْاِرْسَالِ ،وَمِنَ الْجَرْحِ فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ کَانَ ،فَاِنْ اَکَلَ مِنْہُ الْبَازِیْ:اُکِلَ ،وَاِنْ اَکَلَ الْکَلْبُ ،اَوِ الفَھْدُ لَا،وَاِنْ اَدْرَکَہٗ حَیّاً ذَکَّاہُ وَاِنْ لَمْ یُذَکِّہٖ حَتّٰی مَاتَ اَوْ خَنَقَہُ الْکَلْبُ وَلَمْ یَجْرَحْہُ ،اَوْ شَارَکَہٗ کَلْبٌ غَیْرُ مُعَلَّمٍ اَوْ کَلْبُ مَجُوْسِیٍّ ،اَوْ کَلْبٌ لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللہِ عَلَیْہِ عَمْداً،حَرُمَ"[1]

ترجمہ:وہ شکار کرنا اور حلال ہے سیکھے ہوئے کتے اور چیتے اور باز اور تمام سیکھے ہوئے زخمی کرنے والے جانوروں کے ذریعے،اور ضروری ہے کتے (اور اس کے ہم مثل کی) تعلیم سے کہ تین بار شکار میں سے نہ کھائے(تو معلم مانا جائے گا) اور باز کے لئے بلانے پر لوٹ آنا(تعلیم متصور ہو گا)اور چھوڑتے ہوئے تسمیہ پڑھنا،اور شکار کو زخمی کرنا بدن کا کوئی حصہ ہی ہو،پس اگر اس (شکار) میں سے باز کھالے تو شکار کھایا جائے گا اور اگر کتا یا چیتا کھالے تو نہیں (کھایا جائے گا) اور اگر (شکاری، شکار کو) زندہ پائے تو اسے ذبح کرے اور اگر ذبح نہیں کرتا اور وہ مر جاتا ہے تا کتا اس کا گلا گھونٹ کر مار دیتا ہے اور اسے زخم نہیں آتا یا اس کتے کے ساتھ غیر معلم کتا یا مجوسی کا کتا یا تسمیہ نہ پڑھ کر چھوڑا ہوا کتا مل جائے تو(شکار) حرام ہے(نہیں کھایا جائے گا)۔

علامہ شیخ نظامؒ،شکار کی اباحت کو پندرہ شرائط سے مشروط کرتے ہیں:

"وَاَمَّا حِلُّ اَکْلِ الصَّیْدِ فَاِنَّہ یَثْبُتُ بِخَمْسَۃِ عَشَرَ شَرْطاً ،خَمْسَۃٌ فِیْ الصَّائِدِ وَھُوَ اَنْ یَکُوْنَ مِنْ اَھْلِ الذَّکَاۃِوَاَنْ یُّوْجَدَ مِنْہُ الْاِرْسَالُ وَاَنْ لَا یُشَارِکَہٗ فِیْ الْاِرْسَالِ مَنْ لَا یَحِلُّ صَیْدُہٗ وَاَنْ لَا یَتْرُکَ التَّسْمِیَۃَ عَائِداً وَاَنْ لَا یَشْتَغِلَ بَیْنَ الْاِرْسَالِ وَالْاَخْذِ بِعَمَلٍ آخَرَ وَخَمْسَۃٌ فِیْ الْکَلْبِ اَنْ یَّکُوْنَ مُعَلَّماً وَاَنْ یَّذْھَبَ عَلیٰ سُنَنِ الْاِرْسَالِ وَاَنْ لَا یُشَارِکَہٗ فِیْ الْاَخْذِ مَا لَا یَحِلُّ صَیْدُہٗ وَاَنْ یَّقْتُلَہٗ جَرْحاً وَاَنْ لَا یَاکُلَ مِنْہُ وَخَمْسَۃٌ فِیْ الصَّیْدِ اَنْ لَا یَکُوْنَ مِنَ الْحَشَرَاتِ وَاَنْ لَا یَکُوْنَ مِنَ دَوَابِ الْمَاءِ اِلَّا السَّمَکِ وَاَنْ یَّمْنَعَ نَفْسَہٗ بِجَنَاحَیْہِ اَوْ بِقَوَائِمِہٖ وَاَنْ لَا یَکُوْنَ مُتَقَوِّیاً بِنَابِہٖ اَوْ بِمَخْلَبِہٖ وَاَنْ یَّمُوْتَ بِھٰذَا قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلیٰ ذِبْحِہٖ۔"[2]

ترجمہ:اور بہر حال شکار کے کھانے کا حلال ہونا پس بے شک پندرہ شرائط کے ساتھ ثابت ہوتا ہے، پانچ شکاری میں ہیں اور وہ یہ کہ اہل ذکاۃ سے ہو اور یہ کہ اس سے ارسال پایا جائے اور یہ کہ جس شخص کا شکار حلال نہیں بھیجنے میں اس کی مشارکت نہ پائی جائے اور یہ کہ جان بوجھ کر تسمیہ ترک نہ کرے

---

[1]نسفی،عبد اللہ بن احمد، کنز الدقائق، شرکۃ دار البشائر الاسلامیہ،بیروت، لبنان، طبع اول،2011م،ص:622-621

[2]شیخ نظام،مولانا، فتاویٰ الھندیہ، دار الکتب العلمیہ،بیروت، لبنان، طبع اول،2000م،5/502

اور یہ کہ بھیجنے اور پکڑنے میں کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہو، پانچ کتے میں ہیں، سیکھا ہوا ہو اور یہ کہ بھیجنے پر ہی جائے اور یہ کہ شکار پکڑنے میں وہ کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو جس کا شکار حلال نہیں اور یہ کہ زخمی کر کے قتل کرے اور یہ کہ اس میں سے کھائے بھی نہیں اور پانچ شکار میں ہیں کہ وہ شکار حشرات سے نہ ہو اور یہ کہ وہ پانی والے جانداروں سے نہ ہو سوائے مچھلی کے اور یہ کہ وہ ایسا جانور ہو جو خود کو بازوؤں اور پروں سے بچا سکتا ہو اور یہ کہ وہ نیش والے دانت اور پنجے سے چیر پھاڑ کرنے والا نہ ہو اور ذبح کرنے سے پہلے مر بھی جائے۔

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ شکاری میں کم از کم پانچ صفات و شرائط کا پایا جانا نہایت ضروری ہے اور وہ شرائط درج ذیل ہیں:

1۔ شکاری ذکاۃ کا اہل ہو (یعنی غیر مسلم، کتابی اور محرم نہ ہو)۔

2۔ شکاری کی طرف سے ارسال پایا جائے (کیونکہ اگر شکاری کی طرف سے ارسال نہ پایا گیا آلہ شکار کا تو ایسے شکار کا کھانا جائز و حلال نہیں ہو گا)۔

3۔ جن اشخاص کا کیا ہوا شکار معتبر نہیں جو اوپر مذکور ہیں آلہ شکار کے ارسال میں ان کی مشارکت نہ ہو۔

4۔ شکاری جان بوجھ کر تسمیہ ترک نہ کرے آلہ کے ارسال کے وقت (کیونکہ اگر اس نے جان بوجھ کے ارسال کے وقت تسمیہ کو چھوڑا تو کیا گیا شکار حرام ہو گا)۔

5۔ شکاری آلہ شکار بھیجنے اور شکار کے اخذ کی مدت میں کسی دوسرے فعل میں نہ الجھے۔

علامہ شامیؒ نے شکاری کی ان مذکورہ بالا صفات کا تذکرہ کچھ یوں کیا ہے:

خَمْسَةٌ فِیْ الصَّائِدِ :وَھُوَ اَنْ یَّکُوْنَ مِنْ اَھْلِ الذَّکَاۃِ ،وَاَنْ یُّوْجَدَ مِنْہُ الْاِرْسَالُ وَاَنْ لَا یُشَارِکَہٗ فِیْ الْاِرْسَالِ مَنْ لَا یَحِلُّ صَیْدُہُ،وَاَنْ لَا یَتْرُکَ التَّسْمِیَةَ عَامِداً،وَاَنْ لَا یَشْتَغِلَ بَیْنَ الْاِرْسَالِ وَالْاَخْذِ بِعَمَلٍ آخَرَ۔[1]

ترجمہ: پانچ (صفات) شکاری میں ہوں: اور وہ یہ کہ شکاری اہل ذکاۃ سے ہو اور یہ کہ اس کی طرف سے ارسال پایا جائے اور یہ کہ اس کے ارسال میں وہ شکاری شریک نہ ہو جس کا شکار حلال نہیں اور یہ کہ تسمیہ کو عمداً چھوڑنے والا نہ ہو اور یہ کہ شکار کی طرف ارسال اور شکار کو پکڑنے میں دوسرے کام میں مشغول نہ ہو۔

[1] ابن عابدین شامی، محمد امین بن عمر، رد المختار علی در المختار شرح تنویر الابصار، مکتبہ دار عالم الکتب، ریاض، (س-ن)2003م،10/46

پانچ صفات آلہ شکار میں پائی جانی چاہیئیں جس کے ذریعے شکار کیا جارہا ہے۔ذیل میں ان پانچ صفات یا شرائط کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا جاندار آلہ شکار میں پایا جانا ضروری ہے:

1۔آلہ شکار اگر حیوان ہے اور ایسا حیوان ہے جن میں تعلیم کی صلاحیت پائی جاسکتی ہے تو اس کا سیکھا ہوا ہونا ضروری ہے(کیونکہ بغیر سیکھے ہوئے حیوان آلہ شکار کا کیاہوا شکار حرام تصور کیا جائے گا)۔

2۔آلہ شکار(حیوان ہو تو)شکاری کے بھیجنے پر ہی جائے(کیونکہ اگر وہ بھیجنے کے بغیر خود سے گیا تو اس کا غیر معلم تصور کیا جائے گا اور اس کا مارا ہوا شکار حرام ہو گا)۔

3۔اس(حیوان)آلہ شکار کے ساتھ کوئی غیر معلم(حیوان)آلہ شکار،شکار کرنے میں شریک نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں بھی مارا ہوا شکار حرام متصور ہو گا۔

4۔وہ آلہ شکار(حیوان ہو یا غیر حیوان)شکار کو زخمی کر کے قتل کرے(اگر زخمی ہوئے بغیر شکار مر گیا تو ایسی صورت میں بھی شکار حرام ہو گا)۔

5۔حیوان آلہ شکار جب شکار کو پکڑلے تو اس میں سے خود نہ کھائے(یہ حکم کتے اور اس کے ہم مثل آلہ شکار کے لئے ہے باز یا اس کا ہم مثل کوئی پرندہ اگر آلہ شکار ہو تو اس کا شکار میں سے شکار کرنے کے دوران کھالینا مضر نہیں ہو گا)۔

علامہ شامیؒ، آلہ شکار کی صفات بیان کرتے ہیں:

وَخَمْسَةٌ فِيْ الْكَلْبِ :اَنْ يَّكُوْنَ مُعَلَّماً ،وَاَنْ يَّذْهَبَ عَلى سُنَنِ الْاِرْسَالِ ،وَاَنْ لَا يُشَارِكَهُ فِيْ الْاَخْذِ مَا لَا يَحِلُّ صَيْدُهُ ، وَاَنْ يَّقْتُلَ جَرْحاً ،وَاَنْ لَا يَاكُلَ مِنْهُ۔[1]

ترجمہ:اور پانچ صفات کتے میں ہوں:یہ کہ وہ سدھایا ہوا ہو،اور یہ کہ شکاری کے بھیجنے پر ہی جائے،اور یہ کہ اس کے ساتھ وہ کتا شامل نہ ہو جس کا شکار حلال نہیں،اور یہ کہ زخمی کر کے مارے اور یہ کہ خود اس میں سے نہ کھائے۔

مذکورہ بالا اقتباس میں کتے کی قید اتفاقی ہے،اس لئے اگر کتے کی جگہ کوئی اور جاندار و معلم آلہ شکار ہو تو بھی صحیح ہے اور ایسا کتا جس کا مارا ہوا شکار حلال نہیں وہ غیر معلم کتا ہے۔ذیل میں ان شرائط کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا خود شکار ہونے والے حیوان میں پایا جانا ضروری ہے:

1۔شکار ہونے والا حیوان حشرات الارض نہ ہو(کیونکہ تمام حشرات کا کھانا حرام ہے)۔

---

[1] ردالمختار علی درالمختار شرح تنویر الابصار،10/46

2۔شکار کیا جانے والا حیوان پانی کا نہ ہو سوائے مچھلی کے (کیونکہ مچھلی کے سوا تمام آبی حیوانات کا کھانا حلال نہیں)۔

3۔شکار ہونے والا حیوان ایسا ہو جو اپنے پنکھوں اور بازوؤں سے خود کو بچا لینے کی صلاحیت رکھتا ہو (یعنی پہلے سے معذور یا زخمی نہ ہو)۔

4۔شکار کیا جانے والا حیوان ایسا بھی نہ ہو جو اپنے نیش والے دانتوں یا اپنے پنجے سے چیر پھاڑ کر کے کھاتا ہو۔

5۔جب اس کو شکار کیا جائے تو ذبح کرنے سے پہلے وہ مر جائے یعنی اس کو ذبح کرنے کی مہلت ہی نہ ملے (یعنی ذکاۃ اضطراری سے ہی مر جائے، ذکاۃ اختیاری کی مہلت نہ ملے)۔

علامہ شامیؒ نے بھی شکار ہونے والے حیوان کی مذکورہ بالا صفات کا تذکرہ کیا ہے جو درج ذیل ہے:

وَخَمْسَةٌ فِیْ الصَّیْدِ :اَنْ لَا یَکُوْنَ مِنَ الْحَشْرَاتِ ،وَاَنْ لَا یَکُوْنَ مِنْ بَنَاتِ الْمَاءِ اِلَّا السَّمَک،وَاَنْ یَّمْنَعَ نَفْسَهُ بِجَنَاحَیْهِ اَوْ بِقَوَائِمِهِ ،وَاَنْ لَا یَکُوْنَ مُتَقَوِّیاً بِنَابِهِ اَوْ بِمَخْلَبِهِ،وَاَنْ یَّمُوْتَ بِهٰذَا قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلیٰ ذِبْحِهِ۔[1]

ترجمہ: اور پانچ (صفات) شکار میں ہوں: یہ کہ وہ حشرات سے نہ ہو، اور یہ کہ مچھلی کے سوا آبی مخلوق نہ ہو، اور یہ کہ وہ خود کو پیروں یا پروں سے بچانے کی صلاحیت رکھتا ہو، اس کے ذبح پر قدرت حاصل کرنے سے پہلے مر جائے۔

علامہ صدر الشریعہؒ نے بھی شکار کے احکامات ذکر فرماتے ہوئے شکار کی انہی پندرہ شرائط کا ذکر فرمایا ہے۔[2] شکار کرنا اپنی تمام شرائط سمیت شرعی طور پر بلکل جائز و حلال ہے۔اگر ذبح پر قادر ہونے تک مرتا نہیں تو ذکاۃ اختیاری ضروری ہو گی۔اگر ذبح اختیاری پر قادر ہونے کے باوجود ذبح نہ کیا اور شکار مر گیا تو حرام ہو گا۔

مقاصد شکار

شکار کا اہم اور بنیادی مقصد خوراک کا حصول ہے لیکن اگر شکار محض لہو ولعب یا غیر ضروری طور پر حیوانوں کی قتل وغارت کی غرض سے ہو تو شکار کرنا ناجائز و حرام ہو گا۔اللہ رب العزت نے امت ہونے کے اعتبار سے حیوانات کو بھی انسانوں کے برابر درجہ عطا فرمایا ہے:

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِیْ الْاَرْضِ وَلَا طَائِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّا اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ﴾[3]

---

[1] رد المختار علی در المختار شرح تنویر الابصار، 10/46

[2] صدر الشریعہ، محمد امجد علی اعظمی، بہار شریعت، مکتبہ المدینہ العلمیہ دعوت اسلامی، طبع اول، 1429ھ، 3/680-679

[3] سورۃ الانعام: 6/38

ترجمہ: اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں اڑتا ہے مگر وہ تم جیسی امتیں ہیں۔

جہاں اللہ رب العزت نے حیوانات کو انسانوں کے برابر امت قرار دے کر انہیں عزت و تحفظ بخشا ہے وہیں حیوانات کو انسانوں کے فائدے کے لئے مسخر بھی فرمادیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَوَلَمْ یَرَوْااَنَّا خَلَقْنَا لَھُمْ مِمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَآ اَنْعَاماً فَھُمْ لَھَا مٰلِکُوْنْ۔وَذَلَّلْنٰھَا لَھُمْ فَمِنْھَا رَکُوْبُھُمْ وَمِنْھَا یَاکُلُوْنَ۔وَلَھُمْ فِیْھَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ﴾[1]

ترجمہ: اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لئے پیدا کئے تو یہ ان کے مالک ہیں۔ اور ہم نے انہیں (جانوروں) ان (انسانوں) کے لئے نرم کر دیا تو ان میں سے بعض پر سوار ہوتے ہیں اور بعض کو بطور خوراک کے استعمال کرتے ہیں۔ ان (انسانوں) کے لئے ان (جانوروں میں کئی طرح کے نفعے اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا وہ (انسان) شکر نہ کریں گے۔

اسی طرح حبیب کبریا ﷺ کے فرامین عالیہ اسی جانب اشارہ کرتے ہیں کہ جو جانور تکلیف نہ دے اور اس کو مارنے کا کوئی فائدہ نہ ہو تو اس جانور کو عذاب دینا یا قتل کر دینا حرام ہے۔

مثلاً حبیب اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان عیاں ہے:

(عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ :عُذِّبَتْ اِمْرَاَۃٌ فِیْ ھِرَّۃٍ سَجَنَتْھَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِیْھَا النَّارَ لَا ھِیَ اَطْعَمَتْھَا وَسَقَتْھَااِذَا ھِیَ حَبَسَتْھَا وَلَا ھِیَ تَرَکَتْھَا تَاکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ)[2]

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: یک عورت بلی کی وجہ سے عذاب دی گئی (کہ) اس (بلی) کو قید کیا تھا حتّٰی کہ وہ (بلی) مر گئی پس وہ (عورت) (اس بلی کے معاملے میں) جہنم میں داخل ہو گئی۔ اس (عورت) نے اس (بلی) کو نہ کھانا دیا اور نہ اس کو پانی دیا اس کو قید کر کے رکھا اس کو آزاد بھی نہ کیا کہ وہ زمین کے کیڑوں (غذا وغیرہ) کو کھاتی۔

اللہ رب العزت نے حیوانات کو انسانوں کے لئے نرم فرمادیا ہے ان سے انسان طرح طرح کے کام لیتے ہیں ان کو بطور سواری استعمال کرتے ہیں اور خوراک کے طور پہ ان کا گوشت استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو

[1] سورۃ یٰس:36/73-71

[2] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، 2/1213-1212، حدیث نمبر:2242

ایک امت بنایا اسی طرح حیوانات بھی انسانوں کی طرح ایک امت ہیں تو ان کے بھی انسانوں کی طرح حقوق ہیں، اس لئے ان کی قدر کرنی چاہیئے ان کو بغیر ضرورت کے اور محض لہو ولعب کے طور پہ قتل کرنا، شکار کرنا یا ایذاء دینا شرعاً ممنوع وحرام ہے۔

علامہ غزیؒ، شکار کی ایسی صورت کی ممانعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَھُوَ مُبَاحٌ اِلَّا لِلتَّلَهِّیْ۔"[1]

ترجمہ: اور وہ (شکار) مباح ہے مگر لہو ولعب کے لئے (مباح نہیں)۔

شکار کے تفصیلی مقاصد

بغیر ضرورت کے اور محض لہو لعب کے طور پہ شکار کرنا ممنوع ہے۔ لیکن اگر شکار کرنا صحیح اور عمدہ مقاصد کے لئے ہو تو پھر جائز ہے۔ اس موضوع پر تفصیلی بحث و مطالعے کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شکار کے مزید عمومی مقاصد بھی ہو سکتے ہیں جن کی تکمیل کی خاطر ایک شکاری، شکار کے لئے کمر بستہ ہوتا ہے۔ وہ مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ گوشت وخوراک کے حصول کے لئے۔

2۔ کھال، سینگ اور ہڈی وغیرہ کے حصول کے لئے۔

3۔ پیشہ یا دوا کے حصول کے لئے۔

4۔ وقت کی قدر و پابندی سیکھنے کے لئے۔ مثلاً مرغابی یا تیتر وغیرہ کے شکار کے لئے صبح سویرے وقت پہ اٹھنا پڑتا ہے تب جا کے صحیح شکار حاصل ہوتا ہے، دیر ہو جائے تو صحیح طور پر یا مکمل طور پر شکار حاصل نہیں ہوتا۔

5۔ نماز کا پابند بننے کے لئے۔ کیونکہ جو بندہ صبح سویرے اپنی کھانے و دیگر ضروریات کے ضمن میں شکار کی غرض سے سحری کے وقت اٹھ سکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنے کے لئے کیوں نہیں اٹھ سکتا۔

6۔ صبر کا درس سیکھنے کے لئے۔ شکار کے دوران جس قدر صبر سے کام لینا پڑتا ہے شاید ہی کہیں اس کی مثال ملتی ہو، کیونکہ شکار کے دوران ایک شکاری کا خاموشی کے ساتھ بھری ہوئی بندوق لے کر چلنا اور صحیح وقت اور صحیح نشانہ لینے کے بعد شکار پر گولی چلانا بہت ہی کٹھن مرحلہ ہوتا ہے، جس کا اندازہ ایک شکاری ہی لگا سکتا ہے۔

7۔ سپورٹ مین شپ سپرٹ کے حصول کے لئے۔ کیونکہ بعض اوقات صحیح وقت، صحیح نشانہ اور دیگر قواعد و قیود کا خیال رکھنے کے باوجود بھی ذرا سی کوتاہی کے پیش نظر شکار ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو اس وقت تھکاوٹ اور غم وغصے کے ملے جلے

---

[1] تنویر الابصار وجامع الابحار، کتاب الصید، 10/46

تاثرات ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی خود کو ٹھنڈا اور مطمئن رکھ کر اگلے شکار کے لئے مستعد رکھنا ایک شکاری ہی کا خاصہ ہے۔

8۔ مقصد کے حصول میں توجہ یا نقطہ ارتکاز کی پختگی میں مدد لینے کے لئے۔ کیونکہ جب ایک شکاری کافی عرصہ تک صحیح وقت پر اپنے آلہ کے ساتھ ایک بہترین شست باندھ کر شکار کا نشانہ لیتا رہتا ہے تو ایک وقت آتا ہے کہ اس کی سالوں کی مشق کی بدولت اس کا نشانہ خطا نہیں جاتا اور جب بھی وہ شکار کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو اس صحیح وقت اقدام کی عادت کو جب ایک شکاری دوسرے امور میں آزماتا ہے تو وہ زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی کامیاب وکامران ہوتا چلا جاتا ہے۔

9۔ صحت مند و تندرست بدن کے حصول کے لئے۔ کسی بھی شخص کو ذہن و جسم کو تندرست رکھنے کے لئے ورزش کی اشد ضرورت ہوتی ہے، شکار کے دوران جب شکاری، شکار کے پیچھے پہاڑوں اور میدانوں میں کم از کم چھ سے آٹھ کلو میٹر تک پیدل چلتا ہے تو نہ صرف اس کا ذہن روزمرہ کے دوسرے کاموں سے ہٹ کر آرام و خوشی محسوس کرتا ہے بلکہ اس کے جسم کو بھی ضروری ورزش مہیا ہو جاتی ہے جس سے وہ ہمیشہ جوان و تندرست نظر آتا ہے۔

10۔ جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کے حصول کے لئے۔ اگر شکار اس نیت سے کیا جائے کہ اس سے نشانہ ٹھیک ہو گا اور کل دین وملک کے دشمنوں کے سامنے اپنی افواج کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر مقابلہ کروں گا۔ اس نیت سے ثواب بھی ملے گا اور حقیقتاً شکاری حضرات کا نشانہ کسی اچھے سنائپر شوٹر سے کم نہیں ہوتا، اس لئے مشکل وقت پڑنے پر شکاری حضرات اسلحہ چلانے اور دیگر رفاعی امور میں عام اشخاص سے کئی گنا بہتر انداز میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یعنی جسمانی صحت و تندرستی اور دیگر اہم جائز مقاصد کے لئے شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے شکار کرنا جائز و مستحب ہے۔

قرآن پاک کی آیات، تفاسیر، احادیث اور آرائے فقہاء □ کی روشنی میں جائز مقاصد کے لئے شرعی شرائط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے شکار کرنا جائز اور حلال ہے۔ شکار کرنے سے انسان کے بلند حوصلہ ہونے میں مدد ملتی ہے۔ لیکن یہ بات بھی تجربہ شدہ ہے، کسی بھی کام میں حد سے تجاوز کرنا انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔ شکار کی ایسی صورت کو حدیث مبارکہ میں بھی غفلت کا نام دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا:

(عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ اَفْتَنَ)[1]

---

[1] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، کتاب الصید، مکتبہ دار الرسالہ العالمیہ، دمشق، حجاز، طبع اول، 2009م، 4/480، حدیث نمبر: 2859

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی جاتی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے جنگل کی سکونت اختیار کی وہ سخت دل ہوا اور جو شکار کے پیچھے پڑا وہ غافل ہوا اور جو حاکم کے پاس آتا جاتا رہا تو وہ آزمائش میں پڑا۔

متذکرہ بالا اقتباسات سے پتہ چلتا ہے کہ شکار کا مقصد محض لہو ولعب، بغیر ضرورت کے جانوروں کو قتل کرنا یا اس میں اتنا جنون ہو کہ فرائض وواجبات تک متاثر ہونے لگیں انسان پر قبضہ غفلت کی دلیل ہے اور مسلمان کبھی غافل نہیں ہوتا۔ شکار کرنے سے پہلے شکاری کو ان باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ شکار کرنے سے کہیں لوگوں یا املاک کو نقصان تو نہیں پہنچ رہا یا کہیں کسی جانور کی نسل کشی تو نہیں ہو رہی۔ ان تمام باتوں کا خیال رکھ کر جائز حدود میں رہتے ہوئے جائز ضروریات کی تکمیل کے لئے شکار کرنا حلال ومستحب ہے۔

فصل دوم

شکار کے طریقے

شکار کے طریقے

مختلف ادوار میں شکار کرنے کے مختلف طریقے وضع کئے جاتے رہے ہیں۔ قدیم ادوار میں کتے، تیر کمان اور جال وغیرہ کے ذریعے شکار کیا جاتا تھا، جبکہ دور حاضر میں جانوروں کو شکار کرنے کے لئے جدید طریقے بھی وضع کر لئے گئے ہیں۔ ذیل میں عہد صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں استعمال کئے گئے طریقوں اور شکار کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں شکار کے طریقے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان بیان کرتے ہوئے اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾[1]

ترجمہ: پس اگر وہ ایمان لائیں مثل اس کے جو تم ایمان لائے، پس تحقیق وہ ہدایت پا جائیں گے۔

اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کو رول ماڈل بناتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی بندہ چاہتا ہے کہ اس کا ایمان قبول ہو تو اسے چاہیئے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم جیسا ایمان لائے۔ کیونکہ میری بارگاہ میں ایمان اسی کا قابل قبول ہے جو میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم جیسا ایمان لائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان بیان فرماتے ہوئے ان کے زمانے کو اچھا زمانہ قرار دیا ہے:

(عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ)[2]

ترجمہ: عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود راوی ہیں، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو ملے ہوئے ہیں پھر ان لوگوں کا جو ملے ہوئے ہیں۔

"قرنی" سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مبارک و اصحاب رضی اللہ عنہم کا زمانہ مراد ہے۔ اصحاب نے شکار کے لئے کتے، باز، تیر کمان، نیزہ اور معراض (لکڑی کا لمبا تیر جس کے دونوں کونے نوک دار ہوں) کا استعمال فرمایا۔ اصحاب رضی اللہ عنہم میں عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم شکار کے شعبے سے زیادہ تعلق رکھتے تھے، شکار کے احکامات سے متعلق تقریباً تمام احادیث مبارکہ انہی سے مروی ہیں۔ انہوں نے کتے، معراض، تیر کمان اور باز کے ذریعے شکار فرمایا۔ ان (صحابہ رضی اللہ عنہ) کے تمام آلات کے استعمال کے متعلق احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

---

[1] سورۃ البقرۃ: 2/137

[2] صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، 5/6، حدیث نمبر: 3642

کتے اور معراض کے ذریعے شکار کرنے کے متعلق حدیث شریف:

(عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ:قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ ، قَالَ :كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ ـقُلْتُ :فَاِنْ قَتَلْنَ؟قَالَ:وَاِنْ قَتَلْنَ ـقُلْتُ :اِنَّا نَرْمِىْ بِالْمِعْرَاضِ؟قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَا بَ بِعِرْضِهِ فَلَا تَاكُلْ)[1]

ترجمہ:حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بے شک ہم سدھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: کھالو وہ شکار وہ جو تمہارے لئے روک لیں۔میں نے عرض کیا اگر وہ کتے اس شکار کو مار بھی ڈالیں ؟تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:ہاں اگرچہ وہ مار بھی ڈالیں۔پھر میں نے عرض کی کہ بے شک ہم معراض کے ذریعے شکار کرتے ہیں ؟تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اس شکار کو کھالو جس کو اس معراض نے پھاڑ دیا ہو اور جس شکار کو اس معراض کو چوڑائی پہنچ کر مار ڈالے تو اس میں سے نہ کھاؤ۔

تیر کمان کے ذریعے شکار کرنے کے متعلق حدیث مبارکہ:

(عَنْ عَدِيٍّ :اَنَّه قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَرْمِىْ الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ اَثْرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتاً وَفِيْهِ سَهْمُهُ قَالَ :يَاكُلُ اِنْ شَاءَ)[2]

ترجمہ:حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم راوی ہیں،انہوں نے نبی رحمت ﷺ سے عرض کیا کہ وہ شکار پر تیر چلاتے ہیں پھر دو سے تین دن اس شکار کو تلاش کرتے ہیں تب وہ مردہ حال میں ملتا ہے اور اس میں اپنا تیر گھسا ہوا ہوتا ہے؟تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اگر چاہے تو کھا سکتا ہے۔

باز کے ذریعے شکار کرنے کے متعلق حدیث مبارکہ:

(عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ:سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْبَازِىْ ؟فَقَالَ :مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ)[3]

ترجمہ:عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم راوی ہیں فرماتے ہیں کہ:میں نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے ذریعے شکار کے بارے پوچھا۔رسول اللہ ﷺ مخاطب ہوئے:وہ باز جو تمہارے لئے شکار کو روک لے تو پس تُو اس شکار کو کھالے۔

---

[1] صحیح بخاری،کتاب الذبائح والصید،7۔244-243،حدیث نمبر:5473

[2] صحیح بخاری،کتاب الذبائح والصید،7/249،حدیث نمبر:5481

[3] ترمذی،محمد بن عیسیٰ،جامع ترمذی،ابواب الصید،مکتبہ دارالغرب الاسلامی،بیروت،لبنان،طبع اول،1996م،3/135،حدیث نمبر: 1467

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نیزے کے ذریعے شکار فرمایا:

(عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہُ کَانَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ حتّٰی اِذَا کَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَکَّۃَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَہُ مَحْرِمِیْنَ وَھُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَیْ حِمَاراً وَحْشِیّاً فَاسْتَوَیٰ عَلٰی فَرَسِہٖ ثُمَّ سَاَلَ اَصْحَابَہُ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطاً فَاَبَوْا فَاَخَذَہُ ثُمَّ شَدَّ عَلٰی الْحِمَارِ فَقَتَلَہُ فَاَکَلَ مِنْہُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَاَبَیٰ بَعْضُھُمْ فَلَمَّا اَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللہِ ﷺ سَاَلُوْا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ :اِنَّمَا ھِیَ طُعْمَۃٌ اَطْعَمَکُمُوْھَا اللہُ تَعَالیٰ)[1]

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے غلام نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ (حضرت ابو قتادہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے پھر وہ مکہ کے راستے میں ایک جگہ پر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے پیچھے رہ گئے، خود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ احرام سے نہیں تھے اسی دوران انہوں نے ایک گور خر دیکھا(اور اسے شکار کرنے کے ارادے سے) اپنے گھوڑے پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے جو (مُحرم تھے) کوڑا مانگا لیکن انہوں نے دینے سے انکار کر دیا پھر اپنا نیزہ مانگا لیکن اسے بھی اٹھانے کے لئے وہ تیار نہیں ہوئے تو انہوں نے وہ خود اٹھایا اور گور خر پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا پھر بعض نے تو اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا۔ اس کے بعد جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، حکم پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو ایک کھانا تھا جو حق تعالیٰ نے تمہارے لئے مہیا کیا تھا۔

شکار کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

شکار کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کم و بیش پانچ ہے، جن کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک

مشہور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان کے تعارف میں امام ابن اثیرؒ یوں لکھتے ہیں:

"اَنَسُ بْنُ مَالِکِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ ضَمْضَمَ بْنِ زَیْدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ جُنْدَبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ النَّجَارِ ،خَادِمُ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ کَانَ یَتَسَمَّی بِہٖ وَیَفْتَخِرُ بِذٰلِکَ وَکَانَ یُکَنّٰیْ اَبَا حَمْزَۃَ وَاُمُّہُ اُمُّ سُلَیْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ وَکَانَ عُمُرُہُ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَۃَ مُھَاجِراً عَشَرَسِنِیْنَ وَقِیْلَ تِسْعَ سِنِیْنَ وَقِیْلَ ثَمَانِیْ سِنِیْنَ وَقِیْلَ خَدِمَ النَّبِیَّ ﷺ عَشَرَ سِنِیْنَ وَقِیْلَ خَدِمَہُ ثَمَانِیاً وَقِیْلَ سَبْعاً۔"[2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، 7/251، حدیث نمبر:5486

[2] ابن اثیر، ابو الحسن، علی بن محمد، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، مکتبہ دار ابن حزم، بیروت، لبنان، طبع اول، 2012م، ص:74-73

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار، حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے، یہی پکارے جاتے تھے اور وہ ناز کیا کرتے اور ابو حمزہ کنیت رکھتے تھے اور امی، ام سلیم بنت ملحان ہیں اور جب حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت فرما کر وارد ہوئے تب وہ دس سال کے تھے، بعض نے کہا نو سال تھی اور بعض نے کہا آٹھ سال اور بعض نے کہا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سل خدمت کی اور بعض نے کہا آٹھ سال خدمت کی اور بعض نے کہا سات سال خدمت کی۔

"وَدَعَا لَه رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَالْوَلَدِ فَوَلَدَ لَه مِنْ صُلْبِهِ ثَمَانُوْنَ ذَكَراً وَابْنَتَانِ اِحْدَاهُمَا حفْصَةُ وَالْأُخْرىٰ أُمُّ عَمْرٍو وَمَاتَ وَلَهُ مِنْ وَلَدِهِ وَوَلَدِ وَلَدِهِ مِائَة وَّعِشْرُوْنَ وَلَداً،وَاخْتَلَفَ فِيْ وَقْتِ وَفَاتِهِ وَمَبْلَغِ عُمْرِهِ فَقِيْلَ تُوُفِّيَ سَنَة اِحْدىٰ وَتِسْعِيْنَ وَقِيْلَ سَنَة اِثْنَتَيْنِ وَتِسْعِيْنَ وَقِيْلَ سَنَة ثَلَاثٍ وَّتِسْعِيْنَ وَقِيْلَ سَنَة تِسْعِيْنَ ،قِيْلَ كَانَ عُمُرُهُ مِائَة سَنَة وَثَلَاثِ سِنِيْنَ وَقِيْلَ مِائَة سَنَة وَعَشَرِ سِنِيْنَ وَقِيْلَ مِائَة سَنَة وَسَبْعِ سِنِيْنَ وَقِيْلَ بِضْعٌ وَّتِسْعُوْنَ سَنَة ،وَ هُوَ آخِرُ مَنْ تُوُفِّيَ بِالْبَصْرَةِ مِنَ الصِحَابَة وَدُفِنَ هُنَاكَ عَلىٰ فَرْسَخَيْنِ مِنَ الْبَصْرَةِ۔"[1]

ترجمہ: اور دعا فرمائی حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضی اللہ عنہ کے لئے کثرت مال اور کثرت اولاد کی پس ان کی صلب میں اسی لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں ان میں سے ایک لڑکی کا اسم حفصہ تھا اور دوسری کا اسم ام عمرو تھا اور وفات پائی تو ان کے بیٹے اور بیٹوں کے بیٹوں میں ایک سو بیس بچے تھے اور وقت رحلت اور عمر میں اختلاف ہے، پس کہا گیا اکسٹھ ہجری میں رحلت کی اور بعض نے کہا باسٹھ ہجری میں سفر آخرت کیا اور بعض نے کہا تریسٹھ ہجری میں رحلت کی اور بعض نے کہا ساٹھ ہجری میں رحلت کی بعض نے کہا ان کی عمر ایک صد تین برس تھی، بعض نے کہا ایک سو دس سال تھی اور بعض نے کہا ایک سو سات سال تھی اور بعض نے کہا ساٹھ سال اور کچھ اوپر تھی اور وہ بصرہ میں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے آخر میں وفات پانے والے ہیں اور وہ بصرہ سے دو فرسخ فاصلے پر دفن کئے گئے۔

2۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ الخشنی

حافظ متقن المزی رح لکھتے ہیں:

"اَبُوْثَعْلَبَة الْخُشَنِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ اِخْتَلَفَ فِيْ اِسْمِهِ وَاِسْمِ اَبِيْهِ

[1] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ص:75-74

اِخْتِلَافاًکَبِیْر اً۔"[1]

ترجمہ: ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ الخشنی، صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اپنے نام اور والد کے نام میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔

حافظ متقن المزیؒ مزید لکھتے ہیں:

"وَقَدِمَ عَلیٰ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ وَھُوَ یَتَجَھَّزُ اِلیٰ حُنَیْنٍ فَاَسْلَمَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَھْمِهٖ وَبَایَعَ بَیْعَةَ الرِّضْوَانِ وَاَرْسَلَهُ اِلیٰ قَوْمِهٖ فَاَسْلَمُوْا ،وَاِسْمُهُ جُرْثُوْمُ بْنُ نَاشِرٍ کَانَ یَسْکُنُ بِقَرْیَةِ الْبِلَاطِ[2]،وَمَاتَ بِالشَّامِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ۔"[3]

ترجمہ: اور جب حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم حنین پر جانے کی تیاری فرمانے لگے تو یہ حاضر ہوئے اور کلمہ پڑھا، اپنے نیزے کے ساتھ جہاد کیا اور بیعت رضوان کے دن بیعت کی اور بھیجا ان کو (حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے) قوم کی طرف پس ان سب نے کلمہ پڑھ لیا اور ان کا ک نام جرثوم بن ناشر ہے اور یہ بلاط میں رہتے تھے اور پچھتر ہجری کو شام میں وصال باکمال فرمایا۔

علامہ مزیؒ نے مختلف راویوں کے حوالے سے، ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ کے متعدد اسماء ذکر کئے ہیں:

"جرثومہ، جرثوم بن لاشر بن وبرہ، لاشر بن جرثوم، جرھم ابن ناشم، الاشق بن جرھم "[4]

3۔ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ

حافظ مزیؒ لکھتے ہیں:

"اَبُوْقَتَادَةَ الْاَنْصَارِیُّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ وَفَارِسُهُ ،قِیْلَ اِسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیْ وَقِیْلَ النُّعْمَانُ بْنُ رِبْعِیْ وَقِیْلَ عَمْرُو بْنُ رِبْعِیْ وَالْمَشْھُوْرُ اَلْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیْ بْنِ بَلْدَمَةَ ابْنِ خُنَاسِ بْنِ سِنَانِ بْنِ عُبَیدِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ غَنَمِ بْنِ کَعْبِ بْنِ سَلْمَةَالسُّلَمِیُّ اَلْمَدَنِیُّ وَاُمُّهُ کَبْشَةُ بِنْتُ مُطَھَّرِ بْنِ حَرَامِ بْنِ سَوَادِ بْنِ غَنْمِ ابْنِ کَعْبِ ابْنِ سَلِمَةَ وَقِیْلَ کَبْشَةُ بِنْتُ عَبَّادِ بْنِ مُطَھَّرٍ ،شَھِدَا اُحُداً وَالْخَنْدَقَ وَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ مِنَ الْمُشَاھِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ وَابْنُهُ اَبُوْ مُصْعَبٍ ،

---

[1] مزی، جمال الدین، ابو الحجاج یوسف، تھذیب الکمال، فی اسماء الرجال، موسسۃ السالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، طبع دوم، 1983م، 167/33

[2] اس سے مراد "داریہ" گاؤں ہے جو دمشق (جو حضرت امیر معاویہ سمے کا دارالحکومت تھا) کے مضافات میں مغرب کی طرف واقعہ ہے۔

[3] تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، 33/174-168

[4] ایضاً

ثَابِتُ بْنُ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیّ۔"[1]

ترجمہ: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ الانصاری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور گھڑ سوار ہیں، کہا گیا کہ اسم، حارث بن ربعی تھا، بعض نے کہا نعمان بن ربعی نام تھا اور بعض نے کہا عمرو بن ربعی نام تھا اور مشہور نام حارث بن ربعی بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ السلمی المدنی ہے اور ان کی ماں کا نام کبشہ بنت مطہر بن حرام بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ ہے اور بعض نے کہا کہ ان کی ماں کا نام کبشہ بنت عباد بن مطہر تھا۔ اور وہ (یعنی ابو قتادہ سے) احد اور خندق میں بھی حاضر تھے اور اس کے بعد بھی حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر رہے، ان کے بیٹے کا اسم ابو مصعب ثابت بن ابی قتادہ الانصاری ہے۔

حافظ مزیؒ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قَالَ الْوَاقِدِیْ عَنْ یَحْیٰی بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ تُوُفِّیَ اَبُوْقَتَادَۃَ بِالْمَدِیْنَۃِ سَنَۃَ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِیْنَ وَھُوَ اِبْنُ سَبْعِیْنَ سَنَۃً وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ :مَاتَ بِالْمَدِیْنَۃِ سَنَۃَ اَرْبَعٍ وَّ خَمْسِیْنَ وَھُوَ اِبْنُ اِثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ سَنَۃً وَقَالَ الْھَیْثَمُ بْنُ عَدِیٍّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ :مَاتَ بِالْکُوفَۃِ وَصَلّٰی عَلَیْہِ عَلِیٌّ ،قَالَ بَعْضُھُمْ سَنَۃَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِیْنَ ،قَالَ الْوَاقِدِیُّ :وَلَمْ اَرَبَیْنَ وَلَدِ اَبِیْ قَتَادَۃَ وَاَھْلِ الْبَلَدِ عِنْدَنَا اِخْتِلَافاً اَنَّ اَبَا قَتَادَۃَ تُوُفِّیَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَرَوَیْ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ اَنَّہُ تُوُفِّیَ بِالْکُوْفَۃِ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بِھَا وَھُوَ صَلّٰی عَلَیْہِ۔"[2]

ترجمہ: واقدی، یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادہ سے راوی ہیں کہا: ابو قتادہ نے چون ہجری کو مدینہ منورہ میں وصال فرمایا، عمر ستر سال تھی، عمرو بن علی کہتے ہیں کہ چون ہجری کو مدینہ منورہ میں وصال کیا، عمر بہتر سال تھی، ہیثم بن عدی اور دیگر کہتے ہیں کہ قتادہ نے کوفہ میں وصال فرمایا ان کا جنازہ، علی نے پڑھایا اور بعض ان میں سے کہتے ہیں اڑھتیس ہجری میں وفات پائی، واقدی نے کہا: میں ان کی اولاد اور شہر والوں میں اختلاف نہیں دیکھتا کہ بے شک ابو قتادہ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے اور اہل کوفہ راوی ہیں: بے شک کوفہ میں فوت ہوئے اور علی بن ابی طالب ساتھ تھے اور انہوں نے ان کا جنازہ پڑھایا۔

4۔ عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم طائی

---

[1] تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، 34/ 196-194

[2] تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، 34/ 196

امام ابن اثیرؒ لکھتے ہیں:

"عَدِیُّ بْنُ حَاتِمِ بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْحَشْرَجِ بْنِ اِمْرَئِ الْقَیْسِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ اَحْزَمَ بْنِ اَبِیْ اَحْزَمَ بْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ جَرْوَلِ بْنِ ثُعَلِ بْنِ عَمْرِوِ بْنِ الْغَوْثِ بْنِ طَیِّئِ الطَّائِیْ وَاَبُوْہُ حَاتِمٍ ھُوَ الْجَوَّادُ الْمَوْصُوْفُ بِالْجُوْدِ الَّذِیْ یَضْرِبُ بِہِ الْمَثَلُ یُکَنّٰی عَدِیٌّ اَبَاطَرِیْفٍ وَقِیْلَ اَبُوْ وَھْبٍ،وَفَدَ عَدِیٌّ عَلٰی النَّبِیِّ سَنَۃَ تِسْعٍ فِیْ شَعْبَانَ وَقِیْلَ سَنَۃَ عَشَرَ فَاَسْلَمَ وَکَانَ نَصْرَانِیاً وَکَانَ جَوَّاداً شَرِیْفاً فِیْ قَوْمِہٖ۔"[1]

ترجمہ: عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم بن عبد اللہ بن سعد بن حشرج بن امرئ القیس بن عدی بن احزم بن ابو احزم بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طیی الطائی اور ان کے والد حاتم ایسی سخاوت کے ساتھ متصف تھے جس کی مثال دی جاتی تھی، عدی سے، ابو طریف کنیت رکھتے تھے اور بعض نے کہا ابو وھب کنیت تھی، اور عدی وفد بن کر حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کے نویں سال شعبان کو حاضر ہوئے اور بعض نے کہا کہ ہجرت کے دسویں سال حاضر ہوئے پس انہوں نے اسلام قبول کیا اور وہ پہلے عیسائی تھے۔ اور وہ اپنی قوم میں شریف اور سخی تھے۔

امام ابن اثیرؒ، حضرت عدی رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے بارے میں مزید لکھتے ہیں:

"مُعَظَّماً عِنْدَھُمْ وَعِنْدَ غَیْرِھِمْ حَاضِرَ الْجَوَابِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ یُکْرِمُہُ اِذَا دَخَلَ عَلَیْہِ وَتُوُفِّیَ سَنَۃَ سَبْعٍ وَّ سِتِّیْنَ وَقِیْلَ سَنَۃَ ثَمَانٍ وَقِیْلَ سَنَۃَ تِسْعٍ وَّسِتِّیْنَ وَلَہُ مِائَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَۃً قِیْلَ مَاتَ بِالْکُوْفَۃِ وَقِیْلَ مَاتَ بِقَرْقِیْسَاءَ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ۔"[2]

ترجمہ: قابل احترام تھے، اپنی قوم میں اور دیگر اقوام میں، حاضر جواب تھے اور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ان کا احترام کرتے تھے۔ اور انہوں نے سڑسٹھ ہجری میں بعض نے کہا اڑسٹھ میں، بعض نے کہا انہتر میں رحلت کی اور انہوں نے ایک سو بیس سال عمر پائی، بعض نے کہا کوفہ میں وفات پائی اور بعض نے کہا قرقیساء میں اور پہلا قول صحیح ہے۔

علامہ مزیؒ نے ان کا شجرہ نسب مختلف ذکر کیا ہے:

"عَدِیُّ بْنُ حَاتِمِ بْنِ عَبْدِاللہِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْحَشْرَجِ بْنِ اِمْرَئِ الْقَیْسِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ اَخْزَمَ بْنِ اَبِیْ اَخْزَمَ بْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ جَرْوَلِ بْنِ ثُعَلِ بْنِ عَمْرِوِ بْنِ الْغَوْثِ بْنِ طَیِّ بْنِ اُدُدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ یَشْجَبِ بْنِ عَرِیْبِ بْنِ زَیْدِ بْنِ کَھْلَانَ بْنِ سَبَا

[1] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ص:837

[2] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ص:838

اِبْنِ يَشْجَبِ بْنِ يَعْرَبَ بْنِ قَحْطَانَ الطَّائِيِّ۔"[1]

ترجمہ: عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم بن عبد اللہ بن سعد بن حشرج بن امرئ القیس بن عدی بن اخزم بن ابی اخزم بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن الغوث بن طیی بن ادد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کھلان بن سبا بن یشجب بن یعریب بن قحطان الطائی۔

5۔ حضرت عُرفُطہ رضی اللہ عنہ بن نَہیک تمیمی

حافظ شمس الدین ذھبی ؒ لکھتے ہیں:

"لَهُ صَحْبَةٌ وَكَانَ يَتَصَيَّدُ۔"[2]

ترجمہ: ان کے لئے صحبت ہے (یعنی صحابی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)، شکار کرتے تھے۔

اسد الغابہ[3]، الاستیعاب[4] اور الاصابہ[5] میں عرفطہ کی معلومات میں صرف یہی لکھا ہے: صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اس سے زیادہ معلومات ذکر نہیں کی گئیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شکار فرمایا ہے شکار کے شعبے سے وابستہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کم و بیش پانچ ہے جن میں حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم طائی، حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ الخشنی، حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عُرفُطہ رضی اللہ عنہ بن نَہیک تمیمی شامل ہیں اور ان حضرات کرام نے شکار کے لئے کتے، باز، معراض، تیر کمان اور نیزے کا استعمال فرمایا ہے۔

حیلہ سازی

اس بحث میں شکار کے دوران حیوانات کو مارنے کے طریقے پر بحث کی جاتی ہے کہ شکاری، شکار کرتے ہوئے دھوکہ یا حیلہ کے ذریعے حیوان کو مارتا ہے یا بعض دفعہ زندہ پکڑ لیتا ہے۔ مثلاً مرغابیوں کے شکار کے لئے دور حاضر میں پلاسٹک کی مرغابیاں (ڈیکوائے) پانی میں رکھی جاتی ہیں اور مرغابیوں کی ریکارڈ شدہ آواز لگائی جاتی ہے مرغابی اپنی آواز سن کر اور پانی

---

[1] تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، 19/ 525-524

[2] ذھبی، ابو عبد اللہ، محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز، تجرید اسماء الصحابہ، مکتبہ دار المعرفہ للطباعہ والنشر، بیروت، لبنان، طبع دوم، 2012م، 1/379

[3] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ص: 844

[4] ابو عمر، یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، مکتبہ دار الجیل، بیروت، طبع اول، 1992م، ص: 1063

[5] عسقلانی، احمد بن حجر، الاصابہ، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع چہارم، 1995م، 4/402

میں مرغابیاں دیکھ کر وہاں پہ اتر جاتی ہے جس کو مورچہ میں چھپا ہوا شکاری بہ آسانی شکار کرلیتا ہے،اسی طرح فاختاؤں اور کبوتروں وغیرہ کے لئے بھی ڈیکوائے استعمال کئے جاتے ہیں۔امریکہ یا اس کے علاوہ ممالک میں ہرن کے شکار کے لئے مادہ ہرن کی بو ایک درخت پر رگڑ کر شکاری درخت کے اوپر گھات لگاکر بیٹھ جاتا ہے،نر ہرن اس بو کو سونگھتے ہوئے اس درخت کے قریب آتا ہے تو شکاری اس کو کسی بھی آلہ شکار کے ذریعے شکار کرلیتا ہے۔عقل انسانی سوال کرتی ہے کہ حیوانات کو دھوکہ یا حیلہ کے ذریعے شکار کرنا جائز بھی ہے یا نہیں۔سب سے پہلے غَرَرْ(دھوکہ)اور حیلہ کا لغوی و اصطلاحی مفہوم ذکر کیا جاتا ہے تاکہ غَرَرْ(دھوکہ)اور حیلہ کے درمیان اگر کوئی فرق ہے تو وہ واضح ہو جائے اور اس قسم کے طریقہ کار سے شکار کرنے کے جائز یا ناجائز ہونے کی بھی وضاحت ہو جائے۔

غَرَرْ کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

امام جوہریؒ،غَرَرْ کا لغوی مفہوم یوں بیان کرتے ہیں:

"وَغَرَّهُ يَغُرُّهُ غُرُوْراً:خَدَعَهُ يُقَالُ مَاغَرَّكَ بِفُلَانٍ ؟اَىْ كَيْفَ اِجْتَرَاتَ عَلَيْه ؟وَمَنْ غَرَّكَ مِنْ فُلَانٍ؟"[1]

ترجمہ:اس(شخص)نے اس(شخص)کو دھوکہ دیا۔کہا جاتا ہے کس چیز نے تم کو دھوکہ دیا فلاں سے؟ یعنی تم نے اس پر کیسے جرت کی؟اور کس نے تم کو کس سے دھوکہ میں ڈالا؟

علامہ اصفہانیؒ،غَرَرْ کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فَالْغُرُوْرُ :كُلُّ مَا يَغُرُّ الْإِنْسَانُ مِنْ مَالٍ وَجَاهٍ وَشَهْوَةٍ وَشَيْطَانٍ،وَالْغَرَرُ:اَلْخَطَرُ وَهُوَ مِنَ الْغَرِّ"[2]

ترجمہ:ہر وہ چیز جو انسان کو دھوکے میں ڈالے مال،شان وشوکت،شہوت اور شیطان سے اور غرر وہ دھوکہ ہے۔

علامہ جرجانیؒ،لفظ غَرَرْ کا اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

"اَلْغَرَرُ :مَا يَكُوْنُ مَجْهُوْلُ الْعَاقَبَةِ لَايَدْرِىْ اَيَكُوْنَ اَمْ لَا۔"[3]

ترجمہ:وہ چیز جس کا انجام نامعلوم ہو کہ(آدمی)نہ جانتا ہو کہ یہ(کام یا چیز)ہو گا یا نہیں ہو گا۔

قرآن کریم اور مادہ غَرَرْ

---

[1] الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ،ص:469

[2] اصفہانی،راغب،مفردات الفاظ القرآن،مکتبہ دارالقاسم،دمشق،طبع چہارم،1430ھ،ص:603

[3] الکتاب التعریفات،ص:208

قرآن کریم میں نو مقامات پہ لفظ غَرَرَ استعمال کیا گیا ہے جن کا ذکر کیا جاتا ہے:

﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾[1]

ترجمہ: اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

﴿لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ﴾[2]

ترجمہ: ہرگز تمہیں کافروں کا شہروں میں اتراتے پھرنا دھوکہ نہ دے۔

﴿يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْراً﴾[3]

ترجمہ: شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان انہیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے۔

﴿وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِباً وَّ لَهْواً وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا﴾[4]

ترجمہ: اور چھوڑ دے ان کو جنہوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنالیا اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا۔

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوّاً شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْراً﴾[5]

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی ﷺ کے دشمن کئے ہیں آدمیوں اور جنوں کے شیطان، بعض ان میں سے بعض کو دھوکے سے بناوٹ کی بات خفیہ طور پر ڈالتا ہے۔

﴿اِنَّ وَعْدَاللهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللهِ الْغُرُوْرُ﴾[6]

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے پس ہرگز تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر دھوکہ نہ دے وہ بڑا فریبی۔

﴿وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا

[1] سورۃ آل عمران:3/185

[2] سورۃ آل عمران:3/196

[3] سورۃ النساء:4/120

[4] سورۃ الانعام:6/70

[5] سورۃ الانعام:6/112

[6] سورۃ لقمان:31/33

غرُوْراً﴾[1]

ترجمہ:اور کہنے لگے منافق اور دلوں میں مرض رکھنے والے ہمیں خداوند اور اس کے حبیب ﷺ وعدہ نہ دے چکے مگر فریب کا۔

﴿بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُھُمْ بَعْضاً اِلَّا غُرُوْراً﴾[2]

ترجمہ:بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو وعدہ نہیں دیتے مگر فریب کا۔

﴿یَا اَیُّھَاالْاِنْسَانُ مَاغَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ﴾[3]

ترجمہ:اے انسان تجھے اپنے کریم رب سے کس چیز نے دھوکے میں رکھا۔

ان تمام آیات کریمہ میں جہاں غَرَرٌ یامادہ غَرَرٌ استعمال ہوا ہے تمام کا معنی ومفہوم دھوکہ اور فریب ہی مراد ہے۔کتب لغت،بات واضح کرتی ہیں کہ اگر غ۔ر۔ر کامادہ نَصَرَ،یَنْصُرُ کے وزن پر آئے تو اس کا معنی دھوکہ اور فریب ہے۔اور کتب اصطلاح مسئلہ عیاں کرتی ہیں کہ ہر چیز جو مجہول انجام رکھتی ہو تو وہ دھوکہ کہلائے گی یاہر ایسی چیز جس کی وجہ سے انسان دھوکہ میں آجائے وہ شیطان،مال،شان وشوکت،شہوت حتّٰی کہ کوئی دوسرا انسان بھی ہو سکتا ہے۔

غَرَرٌ(دھوکہ،فریب)کاحکم

جھوٹ اور فریب کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا یَفْتَرِیْ الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِآیَاتِ اللہِ وَاُوْلٰئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ﴾[4]

ترجمہ:جھوٹ،افتراء تو وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

قرآن کریم نے جھوٹ وفریب سے اجتناب کاحکم دیاہے:

﴿فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾[5]

ترجمہ:پس بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔

---

[1] سورۃالاحزاب:12/33

[2] سورۃالفاطر:40/35

[3] سورۃالانفطار:6/82

[4] سورۃالنحل:105/16

[5] سورۃالحج:30/22

قرآن پاک نے جھوٹ بولنے والے کے بارے میں سخت وعید بھی ارشاد فرمائی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ﴾[1]

ترجمہ: بے شک خداوند جھوٹے، ناشکرے کو راہ نہیں دیتا۔

رسول اللہ ﷺ دھوکہ کی ممانعت کے متعلق سخت وعید سناتے ہیں۔ حدیث مبارکہ کی روسے دھوکہ اور فریب دینے والے جہنم میں ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے، جو دھوکہ دے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا،وَالْمَكْرُوَالْخِدَاعُ فِىْ النَّارِ)[2]

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن مسعود روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ بد دیانتی کی اس کا ہم سے تعلق نہیں اور دھوکہ اور فریب جہنم میں ہیں۔

حبیب کبریا ﷺ نے دھوکہ دینے والے کے متعلق ارشاد فرمایا:

(عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)[3]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ہر دھوکے باز کے لئے روز حشر نیزہ گاڑا ہوا ہو گا۔

حیلہ کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

علامہ زبیدیؒ، حیلہ کا لغوی مفہوم بیان کرتے ہیں:

"اَلْحِيْلَةُ :اَلْحَذْقُ فِىْ تَدْبِيْرِ الْاُمُوْرِ وَهُوَ تَقَلُّبُ الْفِكْرِ حَتّٰى يَهْتَدِىْ اِلٰى الْمَقْصُوْدِ ـوَقَالَ اَبُوْالْبَقَاءِ:اَلْحِيْلَةُ :مِنَ التَّحَوُّلِ ؛لِاَنَّ بِهَا يُتَحَوَّلُ مِنَ حَالٍ اِلٰى حَالٍ بِنَوْعِ تَدْبِيْرٍ وَلُطْفٍ يُحِيْلُ بِهَا الشَّيْئُ عَنْ ظَاهِرِهٖـ"[4]

ترجمہ: حیلہ کا معنی امور کی تدبیر میں مہارت ہے اور وہ سوچ کا پھرنا ہے دریں اثناء کہ مقصود سے جا

---

[1] سورۃ الزمر: 39/3

[2] علاء الدین، علی بن بلبان، صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، کتاب الحظر والاباحۃ، مکتبہ موسسۃ الرسالہ، بیروت، طبع دوم، 1414ھ، 12/369، حدیث نمبر: 5559

[3] جامع ترمذی، باب السیر، 3/238، حدیث نمبر: 1581

[4] تاج العروس من جواہر القاموس، ص: 369-368

ملے، ابو البقاء کہتے ہیں کہ حیلہ، تحول سے ہے کیونکہ بے شک یہ اس لئے کہ یہ پھیر تا ہے پہلی صورت کو صورت ثانی سے تدبیر سے اور ایسے لطف سے جو شے کو اس کے ظاہر سے پھیر دیتا ہے۔

لویس معلوف لکھتے ہیں:

"الحیلۃ۔ ہوشیاری، دور بینی، تصرف کی قوت۔"[1]

علامہ اصفہانیؒ، لفظ حیلہ کا مفہوم بیان کرتے ہیں:

"وَالْحِيْلَةُ وَالْحُوَيْلَةُ :مَا يُتَوَصَّلُ بِهِ اِلىٰ حَالَةٍ مَّا فِىْ خُفْيَةٍ ،وَاَكْثَرُ اِسْتِعْمَالِهَا فِيْمَا فِىْ تَعَاطِيْهِ خُبْثٌ وَقَدْ تُسْتَعْمَلُ فِيْمَا فِيْهِ حِكْمَةٌ وَلِهَذَا قِيْلَ فِىْ وَصْفِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ :﴿وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ﴾[2]اَىْ اَلْوُصُوْلُ فِىْ خُفْيَةٍ مِنَ النَّاسِ اِلىٰ مَا فِيْهِ حِكْمَةٌ وَعَلىٰ هَذَا النَّحْوِ وُصِفَ بِالْمَكْرِ وَالْكَيْدِ لَا عَلىٰ الْوَجْهِ الْمَذْمُوْمِ تَعَالىٰ اللهُ عَنِ الْقَبِيْحِ۔"[3]

ترجمہ: اور حیلہ اور حویلہ وہ چیز ہے کہ جس کی طرف خفیہ طریقے سے پہنچا جائے اور اس کا اکثر استعمال اس میں ہوتا ہے جس کے دینے میں خبث ہو اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے ایسی چیز کے لئے جس میں حکمت ہو اور اسی وجہ سے کہا گیا خداوند کی صفت میں "اور (خداوند) کی گرفت سخت ہے" لوگوں سے خفیہ طریقے پر اس چیز کی طرف پہنچنا جس میں حکمت ہو اور اس طرح سے وصف کیا گیا تدبیر اور کید سے نہ کہ مذموم وجہ سے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ کی ذات قبیح سے بہت بلند ہے۔

علامہ جرجانیؒ، لفظ حیلہ کا اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَهِىَ الَّتِىْ تُحَوِّلُ الْمَرْءُ عَمَّا يَكْرَهُهُ اِلىٰ مَا يُحِبُّهُ۔"[4]

ترجمہ: اور وہ (حیلہ) وہ چیز ہے جو مرد کو اس کی ناپسندیدہ چیز سے اس کی پسندیدہ چیز کی طرف پھیر دیتی ہے۔

ڈاکٹر سعدی ابو حبیب لکھتے ہیں:

"اَلْحِيْلَةُ :اَلْحَذْقُ وَجَوْدَةُ النَّظْرِ وَالْقُدْرَةُ عَلىٰ دِقَّةِ التَّصَرُّفِ فِىْ الأُمُوْرِ ،عِنْدَ الْعُلَمَاءِعَلىٰ اَقْسَامٍ بِحَسْبِ الْحَامِلِ عَلَيْهَا ،فَاِنْ تَوَصَّلَ بِهَا بِطَرِيْقٍ مُبَاحٍ اِلىٰ

---

[1] المنجد، ص:189

[2] سورۃ الرعد:13/13

[3] مفردات الفاظ القرآن، ص:267

[4] الکتاب التعریفات، ص:127

اِبْطَالِ حَقٍّ اَوْ اِثْبَاتِ بَاطِلٍ ،فَهِیَ حَرَامٌ اَوْ اِلیٰ اِثْبَاتِ حَقٍّ اَوْ دَفْعِ بَاطِلٍ فَهِیَ وَاجِبَةٌ اَوْ مُسْتَحَبَّةٌ وَاِنْ تَوَصَّلَ بِهَا بِطَرِیْقٍ مُبَاحٍ اِلیٰ سَلَامَةٍ مِنْ وُقُوْعٍ فِیْ مَکْرُوْهٍ فَهِیَ مُسْتَحَبَّةٌ اَوْ مُبَاحَةٌ اَوْ اِلیٰ تَرْکِ مَنْدُوْبٍ فَهِیَ مَکْرُوْهَةٌ۔"[1]

ترجمہ: حیلہ ،مہارت ہے اور نظر کا وسیع ہونا اور تصرف امور میں باریکی پر قدرت ہونا۔ علماء کے نزدیک اٹھانے والے(وجہ بننے والے) کے اعتبار سے(حیلہ) کئی اقسام پر ہے ،پس اگر مباح طریقے سے حق کو باطل کرنے کے لئے یا باطل کو ثابت کرنے کے لئے کیا جائے تو حرام ہے یا حق کو ثابت کرنے کے لئے یا باطل کو دور کرنے کے لئے کیا جائے تو واجب ہے یا مستحب ہے اور اگر مکروہ میں واقع ہونے سے سلامتی کے لئے مباح طریقے سے کیا جائے تو پس یہ مستحب ہے یا مباح ہے یا مستحب کو ترک کرنے کے لئے ہو تو یہ مکروہ ہے۔

قرآن وحدیث میں حیلہ کو تصور

قرآن کریم میں لفظ حیلہ سے تدبیر کا معنی مراد لیا گیا ہے:

﴿اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلاً﴾[2]

ترجمہ: مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتوں اور بچوں میں سے جنھیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے اور نہ راستہ جانیں۔

قرآن کریم میں دو مقامات پر اللہ رب العزت کی تعلیم حیلہ کا ذکر ہے:

﴿فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَآءِ اَخِیْهِ کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ مَا کَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِکِ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ﴾[3]

ترجمہ: تو اول ان کی خُرجیوں (تھیلیوں) سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے ،پھر اسے اپنے بھائی کی تھیلی سے نکال لیا ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی، بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے مگر یہ کہ جو اللہ چاہے ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں اور ہر (متناہی، ممکن اور

---

[1] القاموس الفقہی، ص:105

[2] سورۃ النساء:4/98

[3] سورۃ یوسف:12/76

فانی) علم والے سے اوپر علم والا ہے۔

اللہ رب العزت نے یوسف علیہ السلام کے پاس برادر کو روکنے کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کو تدبیر سکھائی۔ اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو بھی تدبیر (حیلہ) سکھائی جس کا یوں ذکر فرمایا:

﴿وَخُذْ بِيَدِکَ ضِغْثاً فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِراً نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهُ اَوَّابٌ﴾[1]

ترجمہ: اور (اے ایوب علیہ السلام) اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے ماردے اور قسم نہ توڑ، بے شک ہم نے اسے صابر پایا، کیا ہی اچھا بندہ، بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی ایک موقع پر حیلہ اختیار فرمایا:

﴿فَنَظَرَ نَظْرَةً فِیْ النُّجُوْمِ ۔فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ۔فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ﴾[2]

ترجمہ: پھر ابراہیم نے ایک نظر ستاروں کو دیکھا۔ تو فرمایا بے شک میں بیمار ہونے والا ہوں۔ تو وہ ان سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بادشاہ وقت نے عید کے موقع کی دعوت پہ بلایا، تو وہ اس کی جانب نہیں جانا چاہتے تھے تو انہوں نے حیلہ کیا اور فرمایا: میں بیمار ہوں حالانکہ آپ بیمار نہ تھے۔ آپ نے توریہ کے طور پہ یہ کلام فرمایا تھا کہ تمہاری بت پرستی کی وجہ سے میری روح بیمار ہے اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ شاید آپ جسمانی طور پر بیمار ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے جب بتوں کو توڑا اور پوچھنے پر آپ نے توریہ کے طور پر فرمایا کہ اس بڑے بت نے یہ سب کیا ہے:

﴿قَالُوْآ ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یَا اِبْرَاهِیْمُ ۔قَالَ بَلْ فَعَلَهُ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ﴾[3]

ترجمہ: انہوں نے کہا اے ابراہیم علیہ السلام کیا آپ نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام سرانجام دیا۔ فرمانے لگے: بلکہ اسی نے سرانجام دیا ان میں بڑا یہ ہے سو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے بادشاہ کے ظلم سے بچنے کے لئے حیلہ کیا گیا اور بیوی کو بہن ظاہر کیا گیا، اس بارے میں رسول

---

[1] سورۃ ص: 38/44

[2] سورۃ الصّٰفّٰت: 37/90-88

[3] سورۃ الانبیاء: 21/63-62

اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے بھی مختلف مواقع پر سود سے بچنے کے لئے حیلہ کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے تاکہ لوگ سود سے بچ سکیں:

(عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلیٰ خَیْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَكُلُّ تَمَرِ خَیْبَرَ هَكَذَا؟قَالَ لَا وَاللهِ یَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِنَّا لَنَاخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثَةِ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْباً)[2]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر میں عامل بنایا وہ آدمی ایک عمدہ قسم کی کھجور لائے، تو رسول اللہ ﷺ نے استفسار کیا کہ خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں تو جواب دیا کہ نہیں خدا کی قسم یارسول اللہ ﷺ ہم ایک صاع کھجور (اس سے گھٹیا کھجور کے) دو صاع دے کر خریدتے ہیں اور دو صاع ، تین صاع کے بدلہ میں لیتے ہیں،تو فرمایا ﷺ ایسا نہ کرنا البتہ گھٹیا کھجور کو پہلے بیچ کر ان پیسوں سے اچھی قسم کی کھجور خرید سکتے ہو۔

ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عمدہ قسم کی کھجور لے کر آئے اور پوچھنے پر عرض کی کہ دو صاع خراب کھجور کے بدلے میں ایک صاع اس کھجور کے لئے گئے تو امام الانبیاء، سید دو عالم ﷺ نے انہیں سود سے روکنے کے واسطے حیلہ ارشاد فرمایا:

(فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ عِنْدَ ذٰلِکَ اَوَّهْ اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبَاءِ عَیْنُ الرِّبَاءِ،لَا تَفْعَلْ ذٰلِکَ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمَرَ بِبَیْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ)[3]

ترجمہ: پس فرمایا نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس توبہ توبہ یہ تو سود ہے بلکل سود، ایسا نہ کیا کر البتہ اچھی کھجور خریدنے کا ارادہ ہو تو (خراب) کھجور بیچ کر (اس کی قیمت سے) عمدہ خریدا کر۔

قرآن کریم فرقان حمید نے جہاں حیلہ کی اجازت دی ہے وہیں پہ ایک قسم کے حیلہ کی مذمت بھی بیان فرمائی ہے کیونکہ امر شرعی کے خلاف حیلہ کرنا ممنوع و جائز ہے:

﴿وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ یَعدُوْنَ فِیْ السَّبْتِ اِذْ تَاتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعاً وَّیَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَ لَا تَاتِیْهِمْ كَذٰلِکَ نَبْلُوْهُمْ

[1] صحیح بخاری، کتاب البیوع، 3/236، حدیث نمبر: 2227

[2] صحیح بخاری، کتاب البیوع، 3/228-227، حدیث نمبر: 2211-2210

[3] صحیح بخاری، کتاب الوکالہ، 3/299، حدیث نمبر: 2323

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾[1]

ترجمہ: ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی، جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے، جب ہفتے کے دن ان کی مچھلیاں پانی پر تیرتی ان کے سامنے آتیں اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں اس طرح ہم انہیں آزماتے تھے ان کی بے حکمی کے سبب۔

ان آیات کریمہ واحادیث طیبہ سے پتہ چلتا ہے کہ حیلہ کا معنی تدبیر ہے اور اللہ رب العزت نے خود اپنے نبیوں کو حیلہ سکھایا ہے، حلال کام کے لئے کیا گیا حیلہ جائز ہے لیکن امر شرعی کو باطل کرنے کے لئے اپنایا گیا حیلہ ناجائز وحرام ہے۔

فقہاء کرامؒ کی آراء

علماء کرامؒ وفقہاء عظامؒ نے حیلہ پر مفصل بحث فرمائی ہے اور حیلہ کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے کہ جو اچھے مقصد کے لئے کیا جائے وہ حیلہ جائز ومباح ہے اور جو حیلہ کسی مکروہ یا حرام فعل کے لئے کیا جائے وہ ناجائز وممنوع ہے۔

شیخ نظامؒ، حیلہ کے متعلق یوں بیان کرتے ہیں:

"فَنَقُوْلُ:مَذْهَبُ عُلَمَائِنَا رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالىٰ اَنَّ كُلَّ حِيْلَةٍ يَحْتَالُ بِهَا الرَّجُلُ لِاِبْطَالِ حَقِّ الْغَيْرِ اَوْ لِاِدْخَالِ شُبْهَةٍ فِيْهِ اَوْ لِتَمْوِيْهِ بَاطِلٌ فَهِىَ مَكْرُوْهَةٌ وَكُلُّ حِيْلَةٍ يَحْتَالُ بِهَا الرَّجُلُ لِيَتَخَلَّصَ بِهَا عَنْ حَرَامٍ اَوْ لِيَتَوَصَّلَ بِهَا اِلىٰ حَلَالٍ فَهِىَ حَسَنَةٌ وَالْاَصْلُ فِىْ جَوَازِ هٰذَا النَّوْعِ مِنَ الْحِيَلِ ،قَوْلِ اللهِ تَعَالىٰ ﴿وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثاً فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ﴾[2]وَعَامَةَ الْمَشَائِخِ عَلىٰ اَنَّ حُكْمَهَا لَيْسَ بِمَنْسُوْخٍ۔"[3]

ترجمہ: پس ہم کہتے ہیں کہ ہمارے علماء کے نزدیک ہر وہ حیلہ جس کو آدمی حق غیر کو باطل کرنے کے لئے یا اس میں کوئی شبہہ پیدا کرنے کے لئے کرتا ہے یا تمویہ کی غرض سے باطل کرتا ہے تو وہ مکروہ ہے اور ہر ایسا حیلہ جس کو حرام سے خلاصی پانے کے لئے یا حلال تک پہنچنے کے لئے کیا اچھا ہے، حیلہ جواز کے لئے اصل بات جو خداوند گویا ہوا: "اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے کر ایک بار مار دے اور قسم میں جھوٹا نہ ہو۔" عام مشائخ کے نزدیک اس کا حکم منسوخ نہیں ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔

علامہ شمس الائمہ سرخسیؒ کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

---

[1] سورۃ الاعراف:7/163

[2] سورۃ ص:38/44

[3] الفتاوی الھندیۃ المعروفہ بالفتاوی العالمکیریہ،6/442

"فَاِنَّ الْحِيَلَ فِیْ الْاَحْكَامِ الْمُخْرِجَةِ عَنِ الْاِمَامِ جَائِزَةٌ عِنْدَ جَمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّمَا ذٰلِکَ بَعْضُ الْمُتَعَسِّفِيْنَ لِجَهْلِهِمْ وَقِلَّةِ تَامُّلِهِمْ فِیْ الْكِتَابِ وَالسُنَّةِ ،فَمَنْ كَرِهَ الْحِيَلَ فِیْ الْاَحْكَامِ فَاِنَّمَا يَكْرَهُ فِیْ الْحَقِيْقَةِ اَحْكَامَ الشَّرْعِ ،فَالحَاصِلُ اَنَّ مَا يَتَخَلَّصُ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْحَرَامِ اَوْ يَتَوَصَّلُ بِهِ اِلیٰ الْحَلَالِ مِنَ الْحِيَلِ فَهُوَ حسَنٌ وَاِنَّمَا يَكْرَهُ ذٰلِکَ اَنْ يَّحْتَالَ فِیْ حَقٍ لِرَجُلٍ حَتّٰى يَبْطُلَهُ اَوْ فِیْ بَاطِلٍ حَتّٰى يَمُوْهَهُ اَوْ فِیْ حَقٍ حَتّٰى يَدْخُلَ فِيْهِ شِبْهَةٌ فَمَا كَانَ عَلیٰ هٰذَا السَّبِيْلِ فَهُوَ مَكْرُوْهٌ۔"[1]

ترجمہ: پس بے شک حیلہ، جمہور علماءؒ کے نزدیک، امام سے صادر ہونے والے احکامات میں جائز ہے اور جز ایں نیست بعض متعسفین نے اپنی جہالت اور کتاب و سنت میں کم فہمی کی وجہ سے اسے مکروہ سمجھا، پس وہ شخص جو احکام میں حیلہ کو مکروہ سمجھے پس بے شک اس نے حقیقت میں احکام شرع کو مکروہ سمجھا، پس خلاصہ یہ ہے کہ بے شک یہ (حیلہ) وہ چیز ہے کہ انسان اس سے حرام سے چھٹکارا پاتا ہے یا حیلے سے حلال کو حاصل کرتا ہے پس یہ اچھا ہے اور جز ایں نیست مکروہ ہے یہ کہ حیلہ کیا جائے مرد کے حق میں حتّٰی کہ اس (حق) کو باطل کر دیا جائے یا باطل میں حتّٰی کہ اس کو وہم میں ڈال دیا جائے یا حق میں حتّٰی کہ اس میں شبہہ داخل کر دیا جائے، پس وہ (حیلہ) جو اس طریقہ پر ہو تو وہ مکروہ ہے۔

شکاری حیلہ کرتا ہے، دھوکہ نہیں دیتا

غرر کی اصطلاحی تعریف، مسئلہ عیاں کرچکی کہ غرر انسان کو دیا جاتا ہے، یعنی غرر کا فعل صادر بھی انسان سے ہوتا ہے اور اس کا اطلاق بھی انسان پر ہی ہو سکتا ہے، غیر انسان کو اگر کسی مقصد کے تحت بہلایا جائے تو وہ دھوکہ شمار نہیں ہوگا۔

شکار کی شرعی تعریف کرتے ہوئے صاحب قدوری فرماتے ہیں:

"وَهُوَ كُلُّ مُمْتَنِعٍ مُتَوَحِّشٍ طَبْعاً لَا يُمْكِنُ اَخْذُهُ اِلَّا بِحِيْلَةٍ۔"[2]

ترجمہ: اور وہ (شکار کیا جانے والا جانور) ہر ایسا جانور ہے جو روکنے والا ہو (اپنے آپ کو شکاری سے بازوؤں یا پروں کی مدد سے) طبعی طور پر وحشی ہو، حیلہ کے بغیر اس کو پکڑنا ناممکن ہو۔

قرآن و حدیث کے احکامات اور فقہاء کرامؒ کے بیانات مسئلہ عیاں کر چکے ہیں کہ دھوکہ دینا ناجائز و نامناسب ہے، اور حرام سے بچنے، گناہ کا راستہ بند کرنے اور شریعت مطہرہ کی حدود میں رہتے ہوئے حلال چیزوں کو طلب کرنے کے لئے کیا

---

[1] سرخسی، ابو سہل، محمد بن احمد، المبسوط، کتاب الحیل، دار المعرفہ، بیروت، لبنان، طبع دوم، 1409ھ، 30/210-209

[2] قدوری، کتاب الصید والذبائح، ص: 469

گیا حیلہ جائز و مستحب ہے۔ دھوکے کا اطلاق غیر انسان پر نہیں ہوتا اس لئے جانوروں کو بہلا کر شکار کرنا دھوکہ نہیں ہے کیونکہ شکار کی شرعی تعریف سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ شکاری جانور چونکہ وحشی ہوتا ہے، انسان سے مانوس نہیں ہوتا اس لئے اسے حیلہ کے بغیر شکار نہیں کیا جا سکتا، اس کو شکار کرنے کے لئے ضرور بضرور حیلہ کرنا پڑتا ہے۔

طریقہ ذبح

شکار کرتے ہوئے اکثر طور پر شکاری ذبح اختیاری کرنے پر قادر ہو جاتا ہے اس لئے ہر شکاری کے لئے ذبح اختیاری کے صحیح طریقے کو جاننا ضروری ہے۔ ذبح اختیاری کی تعریف یوں ہے:

"كَالْجَرْحِ فِيْمَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالْلِحْيَيْنِ۔"[1]

ترجمہ: سینے اور جبڑوں کے درمیان زخمی کرنا۔

ذبح کی یہی تعریف، صاحب تکملہ نے بھی کی۔[2]

صاحب قدوریؒ، ذابح کی شرائط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَذَبِيْحَةُ الْمُسْلِمِ وَالْكِتَابِیْ حَلَالٌ وَلَا تُؤْكَلُ ذَبِيْحَةُ الْمُرْتَدِّ وَالْمَجُوْسِيِّ وَالْوَثْنِيِّ وَالْمُحْرِمِ۔"[3]

ترجمہ: مسلمان اور کتابی کا ذبیحہ حلال ہے اور مرتد اور مجوسی اور وثنی اور محرم کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا۔

صاحب ہدایہؒ، ذابح کی شرائط کی وضاحت کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں:

"وَيَحِلُّ اِذَا كَانَ يَعْقِلُ التَّسْمِيَةَ وَالذِّبْحَةَ يَضْبِطُ وَاِنْ كَانَ صَبِيّاً اَوْ مَجْنُوْناً اَوْ اِمْرَاَةً اَمَّا اِذَا كَانَ لَا يَضْبِطُ وَلَا يَعْقِلُ التَّسْمِيَةَ وَالذَّبِيْحَةَ لَا تَحِلُّ لِاَنَّ التَّسْمِيَةَ عَلَى الذَّبِيْحَةِ شَرْطٌ بِالنَّصِّ وَذٰلِکَ بِالْقَصْدِ وَصِحَّةِ الْقَصْدِ۔"[4]

ترجمہ: اور حلال ہے (ذبیحہ، اس شرط کے ساتھ کہ) جب (ذابح) تسمیہ اور ذبح کی کیفیت کو سمجھتا ہو اور محفوظ کئے ہوئے ہو (شرائط ذبح کو) اگرچہ ہو (ذابح) بچہ یا مجنون یا عورت ہو۔ بہر حال جب وہ (ذابح شرائط ذبح کو) ضبط کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی تسمیہ اور ذبح کی حالت کو جاننے والا ہو تو اس کا کیا گیا

---

[1] ھدایہ، کتاب الذبائح، 4/432

[2] طوری، محمد بن حسین بن علی، تکملہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الذبائح، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول، 1997م، 8/306

[3] قدوری، ص:471

[4] ھدایہ، کتاب الذبائح، 4/433

ذبح حلال نہیں ہو گا، کیونکہ بے شک ذبیحہ پر تسمیہ پڑھنا نص کی وجہ سے شرط ہے اور یہ شرط قصد اور صحت قصد سے ہی پوری ہو گی۔

صاحب قدوریؒ، ذبح میں جانور کے گلے کی رگوں کے بارے میں ذکر کرتے ہیں:

"وَالذَّبْحُ بَيْنَ الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ وَالْعُرُوْقِ الَّتِىْ تُقْطَعُ فِىْ الذَّكَاةِ اَرْبَعَةٌ ،اَلْحُلْقُوْمُ وَالْمَرِى ءُ وَالْوَدْجَانُ۔"[1]

ترجمہ: اور ذبح حلق اور لبہ کے درمیان (زخمی کرنا) ہے اور رگیں وہ جو کاٹی جاتی ہیں ذبح (اختیاری) میں چار ہیں، حلقوم اور مری اور ودجان (کی دو رگیں)۔

گردن کا آخری حصہ جو سینے سے ملا ہوا ہوتا ہے اسے لبہ کہتے ہیں اور لحیین دونوں جبڑوں کو کہتے ہیں۔ مری میں کھانا اور پانی چلتا ہے اور حلقوم میں سانس چلتا ہے۔ مری اور حلقوم کے کٹنے سے روح نکل جاتی ہے اور ودجان کے کٹنے سے خون نکل جاتا ہے۔

رگوں کے کٹنے سے متعلق آئمہ کا موقف

علامہ ابن نجیمؒ لکھتے ہیں:

"وَالْاِكْتِفَاءُ بِالثَّلَاثِ مُطْلَقاً هُوَ قَوْلُ الْاِمَامِ وَقَوْلُ اَبِىْ يُوْسُفَ اَوَّلاً وَعَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ اَنَّهُ يَشْتَرِطُ قَطْعَ الْحُلْقُوْمِ وَالْمَرِى ءِ وَاَحَدُ الْوَدْجَيْنِ وَعَنْ مُحَمَّدٍ لَا بُدَّ مِنْ قَطْعِ الْاَكْثَرِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هَذِهِ الْاَرْبَعَةِ وَاَجْمَعُوْا اَنَّهُ يَكْتَفِىْ بِقَطْعِ الْاَكْثَرِ مِنْ هَذِهِ الْعُرُوْقِ الْاَرْبَعَةِ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ الْاَكْثَرُ يَقُوْمُ مَقَامَ الْكُلِّ۔"[2]

ترجمہ: اور مطلقا تین (رگوں کا کٹنا) کافی ہے یہ امام اعظمؒ وابو یوسفؒ کی ایک رائے ہے۔ اور ابو یوسفؒ حلقوم اور مری اور ورد جین میں ایک کٹنے کی شرط لگاتے ہیں اور امام محمدؒ کے نزدیک ان چاروں میں سے اکثر کا کٹنا ضروری ہے اور سب کا اجماع ہے کہ چاروں رگوں میں سے اکثر کا کٹنا کفایت کرے گا، ابو حنیفہؒ نے کہا اکثر، کل کے قائم مقام ہوتا ہے۔

تسمیہ چھوڑنے میں اختلاف آئمہ

مفتی عبد الحلیم قاسمی نے بوقت ذبح یا بوقت ارسالِ آلہ شکار، متروک التسمیہ کے متعلق آئمہؒ کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے

---

[1] قدوری، ص:471

[2] تکملہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الذبائح، 8/310

مفصل بحث فرمائی ہے[1] جس کا خلاصہ ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

احناف ؒ کا موقف

اگر ذابح نے جان بوجھ کر وقت یا ارسال تسمیہ نہیں پڑھا تو وہ جانور یا شکار مردار ہو گا اور اس کا کھانا حرام ہے اور اگر بھول کر تسمیہ چھوڑ دیا تو ذبیحہ درست اور اس کا کھانا بھی حلال ہے۔

دلیل

1۔ اللہ رب العزت نے متروک التسمیہ جانوروں کے کھانے سے منع فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَاكُلُوْا مِمَّا لَم يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ﴾[2]

ترجمہ: اور نہ کھاؤ ان جانوروں کو کہ جن پر اسم خداوند پکارا نہ ہو۔

2۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان:

(فَلَا تَاكُلْ فَاِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ)[3]

ترجمہ: پس نہ کھا پس بے شک تو نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے اور غیر کے کتے پر نہیں لیا۔

یہاں پر رسول اللہ ﷺ نے عمداً تسمیہ کے ترک کو حرمت کا سبب ٹھہرایا، اس میں متروک التسمیہ عامداً کے کھانے کی حرمت معلوم ہو رہی ہے۔

3۔ اس کی حرمت پر تمام صحابہ اور متقدمین علماءؒ کا اجماع ہو چکا ہے، لہٰذا اس کے مخالف کوئی بھی قول قابل اعتبار نہیں ہو گا۔

شوافع ؒ کا موقف

اگر ذابح جان بوجھ کر تسمیہ چھوڑ دے یا بھول کر چھوڑ دے دونوں صورتوں میں مذبوحہ حلال ہے اور اس کا کھانا صحیح ہے۔

دلیل

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ:

---

[1] احسن الہدایہ، ترجمہ وشرح اردو ھدایہ، 13/253-250

[2] سورۃ الانعام: 6/121

[3] صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، 7/242، حدیث نمبر: 5471

(اَلْمُسْلِمُ فِيْهِ اِسْمُ اللهِ تَعَالىٰ وَاِنْ لَّم يُذْكَرِ التَّسْمِيَةَ)[1]

ترجمہ: مسلمان کے دل میں اسم کبریا ہو تا ہے، اگرچہ تسمیہ ذکر نہ بھی کرے۔

یہاں مطلقاً مسلمان کے ذبیحہ کے حلال ہونے کا ذکر ہے خواہ اس نے تسمیہ کہا ہو یا نہ کہا ہو، اگر تسمیہ حلال ہونے کے لئے شرط ہوتی تو بھول کر چھوڑنے سے بھی جانور حرام ہو جاتا جس طرح وضو جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے یا بھول کر چھوڑ دیا جائے، دونوں صورتوں میں نماز نہیں ہوگی کیونکہ وضو، نماز کے لئے شرط ہے اور اگر بالفرض تسمیہ شرط ہے تو جس طرح بھول جانے کی صورت میں ناسی کے لئے ملت توحید اس کے قائم مقام ہے، لہٰذا عمداً چھوڑنے کی صورت میں بھی ملت توحید کو قائم مقام مانتے ہوئے ذبیحہ حلت پر قائم رہے گا۔

مالکیہؒ کا موقف

اگر ذابح جان بوجھ کر تسمیہ چھوڑدے یا بھول کر چھوڑ دے ہر دونوں صورتوں میں مذبوحہ حلال نہیں ہے اور اس کا کھانا صحیح نہیں۔

دلیل

امام مالکؒ، احناف کے دیئے گئے دلائل کے ظاہری مفاہیم کو بنیاد بناتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ ان دلائل میں عمد اور نسیان کی تفصیل کے بغیر مطلق متروک التسمیہ کو حرام بتایا گیا ہے، لہٰذا عمد اور نسیان دونوں صورتوں میں ترک تسمیہ سے ذبیحہ حرام ہوگا۔

جانور کے حلال و حرام ہونے کے اصول

علامہ کمال الدین دمیریؒ فرماتے ہیں:

"تَحْرِيْمُ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَمِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَكُلِّ مَا يَقْتَاتُ مِنَ النَّجَاسَاتِ وَالْخَبَائِثِ وَ كُلِّ مَانُهِىَ عَنْ قَتْلِهِ اَوْ اُمِرَ بِقَتْلِهِ اَوْ تَوَلَّدَ بَيْنَ مَاكُوْلٍ وَغَيْرِهِ وَكُلِّ نَهَّاشٍ وَالْحَشَرَاتِ بِاَسْرِهَا اِلَّا الضَّبَّ وَالْيَرْبُوْعَ وَالْقُنْفُذَ وَابْنَ عِرْسٍ وَالدُّلْدُلِ ،تَحْلِيْلُ كُلِّ ذَاتِ طَوْقٍ وَلَقَّاطٍ وَطُيُوْرِ الْمَاءِ كُلِّهَا اِلَّا اللَّقْلَقَ-"[2]

ترجمہ: حرام ہے ہر نیش دار دانت والا درندہ اور پنجے سے کھانے والا پرندہ اور ہر پاخانہ و گندگی کھانے

---

[1] بیھقی، ابو بکر، احمد بن حسین بن علی، السنن الکبریٰ، کتاب الصید والذبائح، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع سوم، 2003م، 9/401، حدیث نمبر: 18891

[2] دمیری، محمد بن موسیٰ، حیات الحیوان الکبریٰ، مکتبہ دار البشائر للطباعۃ والنشر والتوزیع، دمشق، طبع اول، 2005م، 4/201

والا جانور، ہر ایسا جانور جس کو مارنے سے منع کیا گیا ہو یا جو ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم کی جوڑی سے پیدا ہوا ہو اور ہر نوچ کر کھانے والا جانور اور تمام حشرات الارض سوائے گوہ اور یربوع اور سیہی اور نیولا کے، حلال ہے ہر ایسا پرندہ جس کے گلے میں ہار کی مثل دھاری موجود ہو اور ہر دانہ چگنے والا اور پانی کے تمام پرندے سوائے سارس کے۔

مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ذبح حلق اور لبہ کے درمیان کیا جاتا ہے اور ذابح، مسلمان یا کتابی ہو اور وہ ذابح کرتے ہوئے تکبیر پڑھے یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لے اور شرعی طریقے سے ذبح کرے۔ اکثر رگوں کے کٹنے سے جانور کی حلت متوقع ہو جاتی ہے یعنی کل چار رگیں ہیں تو تین کے کٹنے سے حلت واقع ہو جائے گی، دو کے کٹنے سے جانور حلال نہیں ہو گا اور ذبح کے وقت تسمیہ جان بوجھ کر چھوڑا گیا تو ذبیحہ حرام ہے ورنہ نہیں۔ جانور کو گدی سے ذبح کرنا صحیح نہیں ہے اور جھٹکا دے کر مارنا تو بطریق اولیٰ غیر صحیح ہے۔ اور ذبح کرتے ہوئے حلقوم کو مکمل کاٹا جائے تاکہ جانور کو کم سے کم تکلیف ہو۔

فصل سوم

آلات شکار (کلب معلّم، سدھایا باز، جال، تیر کمان، بندوق)

آلات شکار(کلب معلّم، سدھایاباز، جال، تیر کمان، بندوق)

کلب معلّم

آلات شکار کو بنیادی طور پر دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے پہلی قسم جان دار آلہ شکار اور دوسری قسم بے جان آلہ شکار بالترتیب ان تمام کا تفصیلی ذکر کیا جاتا ہے:

جان دار آلہ شکار میں سے پہلی قسم کلب معلّم ہے۔کلب کا معنی ہے کتا اور معلّم(اسم مفعول) کا معنی ہے، سدھایا ہوا سکھایا ہوا یعنی ایسا کتا جس کو شکار کی تعلیم دی گئی ہو۔ قرآن پاک میں کلب معلّم کا ذکر اس انداز میں کیا گیا ہے:

﴿یَسْئَلُوْنَکَ مَا ذَا اُحِلَّ لَھُمْ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُکَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَھُنَّ مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللهُ فَکُلُوْا مِمَّآ اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَاذْکُرُوْا اسْمَ اللهِ عَلَیْهِ وَاتَّقُوْا اللهَ اِنَّ اللهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ﴾[1]

ترجمہ:اے محبوب ﷺ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا۔ فرمادیجئے کہ تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور سدھا(سکھا) لئے ہوں انہیں شکار پر وڑاتے اس میں سے جو علم تم کو اللہ تعالیٰ نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے، تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

علامہ سمرقندیؒ کہتے ہیں:

"یَعْنِیْ رَخَّصَ لَکُمُ الْحَلَالَاتِ مِنَ الذَّبَائِحِ وَاُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ مَا عَلِمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مِنَ الطَّیْرِ وَالْکِلَابِ الْکَوَاسِبِ وَیُقَالُ اَلْجَوَارِحُ اَلْجَارِحَاتُ،ثُمَّ قَالَ (مُکَلِّبِیْنَ)فَمَنْ قَرَاَ بِالْکَسْرِ یَعْنِیْ بِهِ اَصْحَابَ الْکِلَابِ وَمَنْ قَرَاَ بِالنَّصْبِ اَرَادَ بِهِ الْکِلَابَ یَعْنِیْ الْکِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ ثُمَّ قَالَ (تُعَلِّمُوْنَھُنَّ)یَعْنِیْ تُوَدِّبُوْنَھُنَّ فِیْ طَلْبِ الصَّیْدِ۔"[2]

ترجمہ:یعنی رخصت دی تم کو حلال جانوروں کے ذبیحوں میں سے اور حلال کیا گیا تمہارے لئے

---

[1] سورۃ المائدۃ:5/4

[2] سمرقندی، ابولیث، نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم، بحر العلوم فی تفسیر القرآن، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول، 1993م، 417/1

تمہارے سکھائے ہوئے، زخمی کرنے والے پرندوں اور جانوروں کا شکار، پھر فرمایا مکلبین پس جس نے کاف کے کسرہ سے پڑھا تو اس کا معنی ہو گا کتوں کو سکھانے والے اور جس نے کاف کے فتحہ کے ساتھ پڑھا تو اس کا معنی ہو گا سیکھے ہوئے کتے، پھر فرمایا جن کو تم نے شکار کی تعلیم دی ہے۔

چوپائیوں میں سے جن جانوروں کو سکھا کر شکار پر لگایا جاسکتا ہے اور ان کے شکار کرنے کی جو شرائط ہیں ان تمام باتوں کا ذکر کیا جاچکا ہے۔ البتہ ذیل میں تعلیم کی شرائط اور تعلیم دینے کے طریقہ کار کا ذکر کیا جاتا ہے:

علامہ بدرالدین عینیؒ ذکر فرماتے ہیں:

"وَتَعْلِيْمُ الْكَلْبِ اَنْ يَّتْرُكَ الْاَكْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعْلِيْمُ الْبَازِىْ اَنْ يَّرْجِعَ وَيُجِيْبَ اِذَا دَعَوْتَهُ وَهُوَ مَاثُوْرٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِاَنَّ بَدْنَ الْبَازِىْ لَا يَحْتَمِلُ الضَّرْبَ وَبَدْنُ الْكَلْبِ يَحْتَمِلُهُ فَيُضْرَبُ لِيَتْرُكَهُ وَلِاَنَّ آيَةَ التَّعْلِيْمِ تَرْكُ مَاهُوَ مَالُوْفٌ عَادَةٌ وَالْبَازِىْ مُتَوَحِّشٌ مُتَنَفِّرٌ فَكَانَتِ الْاِجَابَةُ آيَةَ تَعْلِيْمِهِ وَاَمَّا الْكَلْبُ فَهُوَ اُلُوْفٌ يَعْتَادُ الْاِنْتِهَابَ فَكَانَ آيَةُ تَعْلِيْمِهِ تَرْكَ مَالُوْفِهِ وَهُوَ الْاكْلُ وَالْاِسْتِلَابُ۔"[1]

ترجمہ: اور کتے کی تعلیم یہ ہے کہ وہ کھانے کو تین مرتبہ چھوڑ دے اور باز کی تعلیم، اس کو آواز مارنے پہ واپس آجائے اور وہ حضرت ابن عباس سے منقول ہے اور بے شک باز کا جسم مار کھانے کا احتمال نہیں رکھتا اور کتے کا جسم اس کا احتمال رکھتا ہے پس اس کو مارا جاتا ہے تاکہ وہ اس کو چھوڑ دے اور کیونکہ بے شک اس کی تعلیم کی نشانی، عادت مالوفہ کو چھوڑ دینا ہے اور باز وحشی اور متنفر ہوتا ہے پس جواب دینا ہی اس کی تعلیم کی نشانی ہے اور بہر حال کتا تو پس وہ عادتاً مانوس ہوتا ہے پس اس کی تعلیم کی نشانی اس کی مرغوب چیز کا چھوڑنا ہے اور وہ کھانا اور اچکنا ہے۔

کتا مالک کے لئے کئے گئے شکار میں سے کھالے تو اس شکار کا کھانا حرام ہے، یعنی کتا کسی شکار پر حملہ کرکے اسے زخمی کر دیتا ہے اور وہ شکار ذبح اختیاری پر قادر ہونے سے پہلے مر جاتا ہے اور کتا اس میں سے خود کھانے لگ جاتا ہے تو ایسے شکار کا کھانا حرام ہے۔ اور اگر باز مالک کے بلانے پر واپس نہیں آتا تو اس کا کیا گیا شکار اگر ذبح سے پہلے مر گیا تو وہ بھی کھانا حرام ہے۔ لیکن اگر واپس آتا ہے لیکن وہ اس کئے گئے شکار میں سے کھالیتا ہے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ کتے کے حق میں تعلیم کھانے کا ترک کرنا ہے اور باز کے لئے تعلیم بلانے پر واپس آنا ہے۔

---

[1] عینی، محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن الحسین، البنایۃ شرح الھدایۃ، مکتبہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، طبع اول، 2000م، 12/ 411-412

امام اعظمؒ اور صاحبینؒ کا اختلاف

جان دار آلہ شکار کی تعلیم میں امام اعظمؒ اور صاحبینؒ کا اختلاف ہے اس کو علامہ مرغینانیؒ نے بھی ذکر فرمایا ہے[1] اور امام قدوریؒ نے تین مرتبہ چھوڑنے کی قید لگائی ہے کہ مثلاً کتا جب مالک کے لئے کوئی شکار کرے تو تین دفعہ اس میں سے نہ کھائے اور یہ قول صاحبینؒ کے نزدیک ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک بھی ایک روایت یہی ہے، کیونکہ اس سے کم میں احتمالات زیادہ ہیں اور ہو سکتا ہے کہ شکم سیری سے ایک یا دو مرتبہ چھوڑ دیا ہو، لیکن جب اس نے تین مرتبہ چھوڑ دیا، نشانی ہوگئی کہ نہ کھانا اس کی عادت بن چکی۔ ثلاث ایسی مدت ہے جسے آزمائش کے لئے اور اعذار کی جانچ کے لئے مقرر کیا گیا ہے جیسے مدت خیار اور بعض خیار کے واقعات میں موجود ہے۔ کثیر ہی مقدار، علم کی علامت بن سکتی ہے نہ کہ قلیل اور کثیر جمع ہے جس کی ادنیٰ مقدار تین ہے لہٰذا علم کو تین کے ساتھ مقدر کیا گیا ہے۔

علامہ بدر الدین عینیؒ نے بھی بلکل یہی بات فرمائی ہے[2] اور تین دن کی مدت پہ دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

﴿قَالَ اِنْ سَاَلْتُکَ عَنْ شَیْئٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّی عُذْراً﴾[3]

ترجمہ: کہا اس کے بعد اگر میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا، بے شک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان:

﴿فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِکُمْ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ ذٰلِکَ وَعْدٌ غَیْرُ مَکْذُوْبٍ﴾[4]

ترجمہ: اس کے پاؤں کاٹ دیئے تو صالحؑ نے کہا اپنے گھروں میں تین دن اور برت لو (فائدہ اٹھا لو)۔

حضرت زکریاعلیہ السلام کے بارے خداوند سبحانہ وتعالیٰ کا قول مبارک:

﴿اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ﴾[5]

ترجمہ: یہ کہ آپ لوگوں کے ساتھ تین دن کلام نہیں کر سکیں گے۔

---

[1] ھدایہ، کتاب الصید، 4/506

[2] بنایہ شرح الھدایہ، 12/414-412

[3] سورۃ الکھف: 18/76

[4] سورۃ الھود: 11/65

[5] سورۃ آل عمران: 3/41

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان بھی ذکر فرماتے ہیں:

(اِذَا اسْتَاذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلَاثاً فَلَمْ یُوْذَنْ لَہُ فَلْیَرْجِعْ)[1]

ترجمہ: جب کوئی، بار سوم پوچھے پس جواب نہ دی جائے اس کے لئے تو چاہیئے کہ واپس لوٹ جائے۔

صاحبینؒ کے نزدیک تیسری بار کا مارا شکار حلال نہیں، تین بار مکمل ہونے کے بعد ہی تین کا عدد مکمل ہو گا اور تعلیم سے پہلے وہ جاہل کی طرح ہو گا اور اس کا کیا ہوا شکار بھی جاہل کتے کا شکار سمجھا۔ یہ غلام کے اس تصرف کی طرح ہے جو مولی کی خاموشی کے وقت کیا جاتا ہے۔ لیکن امام اعظمؒ تیسری بار کا کیا ہوا شکار جائز سمجھتے ہیں، کہ تیسری بار نہ کھانا جانور کے تعلیم یافتہ ہونے کی علامت ہے لہٰذا تیسرا شکار سدھائے ہوئے جانور کا شکار ہو گا، بر خلاف اس مسئلے کے جس سے صاحبینؒ نے دلیل پکڑی ہے تو ان کا دلیل پکڑنا درست نہیں کیونکہ اذن نام ہے اطلاع دینے اور آگاہ کرنے کا اور جب تک سامنے والے کو یا اس مسئلے میں غلام کو اذن کی اطلاع نہیں دی جاتی، اس وقت تک اذن متحقق نہیں ہو گا اور غلام کو یہ اطلاع مذکورہ عمل کے بعد ہو گی لہٰذا اس کا یہ عمل جو اس نے آقا کی موجودگی میں کیا ہے مجور عن التصرف کا تصرف ہے اور ایسا تصرف نافذ العمل نہیں ہوتا لہٰذا اس صورت پہ قیاس کرنا درست نہیں۔

سدھایا باز

جان دار آلہ شکار میں سے دوسرا مشہور آلہ باز ہے، معلّم باز کے ذریعے شکار کرنا جائز ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایسا پرندہ جس میں تعلیم کی صلاحیت ہو مثلاً شکرا، باری، چرغیلا اور چرغ وغیرہ کو سکھا کر تیتر، بٹیر، مرغابی، تلور اور ہرن وغیرہ کے شکار کے لئے چھوڑنا جائز ہے اور یہ طریقہ ہمارے ہاں رائج بھی ہے۔ اس کے تمام احکامات معلّم کتے کے ساتھ ذکر کئے جا چکے ہیں۔ چند ایک بنیادی مسائل کا ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ جب باز یا اس جیسے دوسرے پرندے جن میں تعلیم کی صلاحیت ہو تو ان کو معلّم اس وقت تصور کیا جائے گا جب وہ بغیر لالچ کے مالک کے بلانے پر واپس آجائیں۔

2۔ شکار پر چھوڑا جائے تو فوراً شکار کرنے کے لئے روانہ ہو جائے یہ عمل تین بار دہرایا جائے اگر تین بار اس امتحان میں پاس ہو جائے تو اس کو معلّم باز تصور کیا جائے گا۔

3۔ اگر باز یا اس جیسا معلّم پرندہ شکار کر کے اس میں سے کھالیتا ہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ نہ کھانا اس کی تعلیم میں شامل نہیں بلکہ صرف مالک کے شکار پر چھوڑنے سے روانہ ہونا اور واپس بلانے پہ بغیر کسی لالچ کے واپس آجانا ہی اس کی تعلیم

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، 8/151، حدیث نمبر: 6251

میں شامل ہے۔

جال

آلات شکار کی دوسری قسم بے جان آلات شکار میں پہلی قسم جال ہے۔ جال کے ذریعے شکار کرنا چند شرائط کے ساتھ جائز ہے اور وہ شرائط درج ذیل ہیں:

1۔ جانور یا پرندہ، جال میں خود بخود نہ مرا ہو، کیونکہ ایسی صورت میں جانور حرام ہو جائے گا کہ جال کے ذریعے ذبح اضطراری بھی نہیں ہو سکتا اور ذبح اختیاری پہ قادر ہونے سے پہلے مر چکا ہے۔

2۔ شکار کی رسی سے جانور یا پرندہ گلا گھونٹ کر نہ مرا ہو۔ اگر مچھلی جال میں مر گئی، مسئلہ نہیں کیونکہ مچھلی، ذبح کی شرط نہیں رکھتی۔

تیر کمان

بے جان آلہ شکار کی دوسری قسم تیر کمان ہے، تیر کمان کے ذریعے شکار کرنا جائز ہے۔ تیر کمان سے متعلق ضروری مسائل کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ اگر شکار کو تیر لگا اور وہ زخم برداشت کر کے بھاگ کھڑا ہوا، اب شکاری اگر اس کی تلاش میں سرگرداں رہا اور اسے پا لیا تو شکار کھایا جائے گا لیکن اگر شکاری اس کی تلاش سے تھک ہار کے بیٹھ گیا اور وہ اچانک سامنے مرا ہوا ملا تو حرام ہے، کیونکہ شکار کے باب میں امر موہوم بھی امر متحقق کی طرح ہے اور اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ بھی ہے کہ:

(لَعَلَّهُ اَعَانَ عَلیٰ قَتْلِهَا شَیْئٌ انبِذْهَا)[1]

ترجمہ: شاید اس (شکار) کو کسی اور چیز نے مارا ہو اس لئے اسے پھینک دے۔

2۔ جو شکار تیر لگنے سے گرا اور اس میں مرنے کا دوسرا احتمال بھی پیدا ہو گیا تو اس کا کھانا جائز نہیں ہو گا۔ مثلاً آلہ لگتے ہی شکار پانی میں گر گیا یا چھت یا پہاڑ پر گرا اور وہاں سے لُڑھک کر زمین پہ گرا تو نہیں کھایا جائے گا کیونکہ یہ متردیہ کی طرح ہے جو نص قرآنی سے حرام ہے:

---

[1] ابن ابی شیبہ، ابو بکر، عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصید، مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عرب، طبع اول، 2004م
7/90-89، حدیث نمبر: 19915

﴿وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُم﴾[1]

ترجمہ: اور جو گلا گھونٹنے سے مرے اور جو بے دھار کی چیز سے مرے اور جو گر کر مرا اور جو کسی جانور کے سینگ لگنے سے مرا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم (مرنے سے پہلے) ذبح کرلو۔

3۔ وہ شکار جسے بغیر پھل والا، ڈنڈی والا تیر لگا تو اسے نہیں کھایا جائے گا۔ اس میں قاعدہ یہ ہے کہ جس شکار کو دھار کے ساتھ تیر لگا اسے کھایا جائے گا اور جس کو تیر چوڑائی میں لگا تو وہ نہیں کھایا جائے گا کیونکہ اس نے اسے دھار کے ساتھ کاٹا نہیں ہے۔ اس بارے میں احادیث مبارکہ کثرت کے ساتھ موجود ہیں:

(عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَااَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعِرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ)[2]

ترجمہ: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پر کے تیر (یا لکڑی یا گز) سے شکار کے بارے میں پوچھا تو حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کی نوک شکار کو لگ جائے تو کھالو لیکن اگر اس کی عرض کی طرف سے شکار کو لگے تو وہ نہ کھاؤ کیونکہ وہ موقوذہ ہے۔

دوسری حدیث مبارکہ بھی حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے مروی ہے جس میں صیغہ کے اختلاف کے ساتھ ایک لفظ بھی زائد ہے:

(اِذَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعِرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهُ وَقِيْذٌ فَلَا تَاكُلْ)[3]

ترجمہ: جب تم اس کی نوک سے شکار کو مارلو تو اسے کھاؤ لیکن اگر اس کی عرض کی طرف سے شکار کو لگے پس وہ مر جائے تو وہ موقوذہ (مردار) ہے پس اسے مت کھاؤ۔

اگلی حدیث مبارکہ میں بھی حضرت عدی بن حاتم سے راوی ہیں، لفظ کا اختلاف ہے اور وہ لفظ اسی پہلے مفہوم کی ہی تائید کررہا ہے:

(كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعِرْضِهٖ فَلَا تَاكُلْ)[4]

ترجمہ: کھاؤ اگر اس کی دھار اس کو زخمی کر کے پھاڑ ڈالے لیکن اگر وہ (تیر) اپنی چوڑائی سے اس

---

[1] سورۃ المائدۃ:5/3

[2] صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، 7/241، حدیث نمبر:5471

[3] صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، 7/243، حدیث نمبر:5472

[4] صحیح بخاری، کتاب الصید والذبائح، 7/244-243، حدیث نمبر:5473

(شکار) کو پہنچے (اور وہ مر جائے) پس نہ کھاؤ۔

تمام کتب صحاح میں تیر سے متعلق احادیث موجود ہیں اور ان میں یہی الفاظ آئے ہیں جو ذکر کئے جاچکے ہیں اور ان کا مفہوم یہ ہے کہ دھار سے زخمی کرے تو کھاؤ اگر چوڑائی میں لگے تو نہ کھایا جائے۔

4۔اگر تیر شکار کو لگا اور شکار زخمی ہو کر مر گیا تو اگر زخم خون آلود ہو تو بالاتفاق شکار حلال ہے اور اگر زخم خون آلود نہ ہو تو بعض متاخرین کے ہاں یہی حکم ہے خواہ زخم بڑا ہو یا چھوٹا، اس لئے کہ سوراخ تنگ ہونے یا خون کے گاڑھا ہونے کی وجہ سے کبھی خون رک بھی جاتا ہے، بعض حضرات کے نزدیک چھید چھوٹا نہ ہو تو خون آلود ہوئے بغیر بھی وہ حلال ہے اور چھید چھوٹا ہوا تو خون بہانا لازمی ہے اس سے خون نہیں بہا تو ایک قول کے مطابق وہ شکار حلال نہیں جبکہ دوسرے قول کے مطابق وہ شکار حلال ہے۔ اور دوسرے بعض حضرات کے ہاں زخم کا خون آلود ہونا شرط ہے اس لئے کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُکِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَکُلْ)[1]

ترجمہ: جو چیز بھی خون بہادے اور اس پر (چھری چلاتے لمحے) خداوند کو پکارا جائے تو پس اسے کھالو۔

5۔جب شکار کو تیز دھار آلہ لگا اور اس نے شکار کا کوئی عضو کاٹ دیا تو شکار بالاتفاق کھایا جائے گا اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر شکار اسی عضو کے کٹنے کی وجہ سے مرا تو عضو بھی کھایا جائے گا لیکن اگر شکار اس عضو کے کٹنے سے نہ مرا تو وہ عضو نہیں کھایا جائے گا، امام شافعیؒ اس پر دلیل دیتے ہیں:

(مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِىَ حَيَّةٌ فَهِىَ مَيْتَةٌ)[2]

ترجمہ: جانور سے جو (گوشت یا حصہ) کاٹا جائے اور وہ (جانور) زندہ ہو تو پس وہ (گوشت یا حصہ) مردار ہے۔

بندوق

جہاں تک بندوق کی ایجاد کا تعلق ہے تو دنیا آٹھویں صدی سے پہلے ہر قسم کے بارود والی بندوق سے ناواقف تھی (یعنی پکی گولی یا بارہ بور وغیرہ)۔ دائرۃ المعارف میں لکھا ہے کہ:

"مملوکوں نے بندوق کا استعمال جس تاریخ سے شروع کیا وہ بھی اپنی جگہ اہم ہے۔ مآخذ میں جو سنہ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، 7/559-558، حدیث نمبر: 5494

[2] ابوداؤد، کتاب الصید، 4/480-479، حدیث نمبر: 2858

سب سے پہلے بیان کیا گیا ہے وہ 890ھ / 1490ء عہد سلطان قایتبائی ہے، یعنی سلطنت مملوک کی تباہی سے صرف ستائیس برس قبل اور یورپ میں اس کے استعمال سے ایک سو پچیس سال بعد دستی بندوق کا استعمال یورپ میں 1365ء میں شروع ہوا تھا۔"[1]

بندوق، دسویں صدی تک عام نہیں تھی اسی وجہ سے بارہویں صدی سے قبل علماء کرامؒ نے بندوق کے ذریعے کئے گئے شکار کے مسائل پر عرق فشانی نہیں کی۔ بندوق کے ساتھ کیا گیا شکار اگر ذبح سے پہلے مر جائے تو شکار کی حلت و حرمت کے متعلق بارہویں صدی میں علماء کرامؒ نے اس میں اختلاف کیا، بعض علماءؒ اس طرح کئے گئے شکار کو موقوذہ سمجھتے ہوئے کہتے ہیں کہ چونکہ اس میں گولی جانور کے جسم کو توڑتی ہے کاٹتی نہیں ہے اور جانور اس کے بوجھ سے مرتا ہے اس لئے یہ ناجائز و حرام ہے۔ لیکن بعض دوسرے علماءؒ اس کو تیر کمان یا دیگر دھاری دار آلے پہ قیاس کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ گولی لگنے سے شکار زخمی بھی ہو جاتا ہے اور خون بھی بہتا ہے اور ذبح اضطراری چونکہ زخمی ہونے اور خون بہنے سے متحقق ہو جاتا ہے تو لہٰذا گولی لگنے سے اگر جانور ذبح اختیاری پہ قادر ہونے سے پہلے مر جاتا ہے تو حلال ہے۔ ذیل میں مانعین و قائلین کے دلائل ذکر کئے جاتے ہیں:

مانعین علماءؒ کا موقف و دلائل

جن علماء کرامؒ کے ہاں شکار کو گن کا فائر لگے اور وہ ذبح اختیاری پہ قادر ہونے سے پہلے مر جائے تو جانور حرام ہے ان تمام علماءؒ کے ہاں چونکہ گن کے فائر میں توڑ ہے کاٹ نہیں ہے، جانور موقوذہ کے زمرے میں آجاتا ہے۔

1۔ علامہ شامیؒ لکھتے ہیں:

"وَلَا يَخْفَى اَنَّ الْجَرْحَ بِالرِّصَاصِ اِنَّمَا هُوَ بِالْاِحْرَاقِ وَالثِّقْلِ بِوَاسِطَةِ اِنْدِفَاعِهِ الْعَنِيْفَ اِذْ لَيْسَ لَهُ حَدٌّ فَلَا يَحِلُّ وَبِهِ اَفْتَى اِبْنُ نُجَيْمٍ۔"[2]

ترجمہ: اور پوشیدہ نہیں، بندوق کی گولی دباؤ سے نکلنے کی وجہ سے جلاتی ہے اور اس کے ثقل کی وجہ سے زخم پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں تیز دھار نہیں ہوتی اس وجہ سے (بندوق کیا گیا شکار) حلال نہیں ہے علامہ ابن نجیم کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

2۔ علامہ جزیری لکھتے ہیں:

---

[1] اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، دانش گاہ، پنجاب لاہور، طبع اول، 1968م، 3/887

[2] در مختار، کتاب الصید، 10/60

"وَكَذَا اِذَا رَمَاهُ بِرَصَاصِ الْبَنَادِقِ فَاَمَاتَهُ فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ۔"[1]

ترجمہ: اور اسی طرح جب مارے اس کو بندوق کی گولی پس وہ اس کو مار دے تو بے شک وہ حلال نہیں ہے۔

3۔امام احمد رضا بریلویؒ لکھتے ہیں:

"اگر تکبیر کہہ کر بندوق ماری اور ذبح کرنے سے پیشتر مر گیا تو حرام ہے اس واسطے کہ بندوق میں توڑ ہے کاٹ نہیں اور تیر میں کاٹ ہے۔"[2]

4۔علامہ صدر الشریعہؒ لکھتے ہیں:

"بندوق کا شکار مر جائے یہ بھی حرام ہے کہ گولی یا چھرا بھی آلہ جارحہ نہیں بلکہ اپنی قوت مدافعت کی وجہ سے توڑا کرتا ہے۔"[3]

5۔ مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:

"بندوق کا شکار اگر ذبح کرنے سے پہلے مر جائے تو وہ حرام ہو جاتا ہے، کھانا اس کا حلال نہیں۔"[4]

6۔علامہ محمد یوسف خان کی گفتگو کا نچوڑ ہے:

"گن کا مارا حیوان حلال نہیں، اسے موقوذہ گنا جائے گا۔"[5]

بندوق سے کیا گیا شکار اگر ذبح اختیاری پہ قادر ہونے سے پہلے مر جائے تو حرام ہو جائے گا، کیونکہ ایسی صورت میں وہ جانور چوٹ کھا کر مرتا ہے اور چوٹ کھا کر مرنے والا موقوذہ کے زمرے میں آتا ہے اور موقوذہ کا حرام ہونا قرآن مجید کی نص سے ثابت ہے اسی طرح احادیث مبارکہ کی رو سے موقوذہ کے حرام ہونے کا بھی ذکر ہے اور معراض سے مرا ہوا جانور بھی حرام ہے کیونکہ اس میں بھی جانور تیر کی چوڑائی سے چوٹ کھا کر مرتا ہے۔ اور خرق کا معنی ہے پھاڑنا اور خزق کا معنی ہے دھاری دار آلے سے زخمی کرنا اور حدیث مبارکہ میں خزق سے مرے ہوئے کو حلال کہا گیا ہے۔

---

[1] جزیری، عبد الرحمٰن، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، کتاب الحظر والاباحۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع دوم، 2003م، 29/2

[2] اعلیٰ حضرت، امام، احمد رضا خان، ملفوظ اعلیٰ حضرت، مکتبہ باب المدینہ، کراچی، طبع دوم، 2009م، ص:366

[3] صدر الشریعہ، محمد امجد علی اعظمی، بہار شریعت، مکتبہ باب المدینہ، کراچی، طبع پنجم، 2012م، 691/3(b)

[4] محمد شفیع، مفتی، فتاویٰ دار العلوم دیوبند، دار الاشاعت، اردو بازار، جناح روڈ، کراچی، طبع سوم، 2006م، 155/2

[5] محمد یوسف، علامہ، اسلام میں حیوانات کے احکام، مکتبہ بیت العلوم، پرانی انار کلی، لاہور، (س۔ن)، ص:142

قائلین علماء کا موقف و دلائل

1۔علامہ احمد بن دردیر رقم طراز ہیں:

"وَ اَمَّا صَيْدُهُ بِالرِّصَاصِ فَيُوْكَلُ بِهِ لِاَنَّهُ اَقْوَى مِنَ السَّلَاحِ كَمَا اَفْتَى بَعْضُ الْفُضَلَاءِ وَ اَعْتَمَدَهُ بَعْضُهُمْ۔"[1]

ترجمہ: اور اس (بندوق کی گولی) کا شکار شدت کے سبب پس کھایا جائے گا کیونکہ وہ ہتھیاروں سے زیادہ مضبوط ہے جیسا کہ بعض فضلاء نے یہی فتویٰ دیا اور بعض سے اسے معتمد سمجھا ہے۔

2۔علامہ صاویؒ اس عبارت کے حاشیہ میں یوں وضاحت پیش کرتے ہیں:

"حَاصِلُهُ اَنَّ الصَّيْدَ بِبُنْدُقِ الرِّصَاصِ لَمْ يُوْجَدْ فِيْهِ نَصٌّ لِلْمُتَقَدِّمِيْنَ لِحُدُوْثِ الرَّمْيِ بِهِ بِحُدُوْثِ الْبَارُوْدِ فِيْ وَسْطِ الْمِائَةِ الثَّامِنَةِ وَاخْتَلَفَ فِيْهِ الْمُتَاخِّرُوْنَ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ بِالْمَنعِ قِيَاساً عَلىٰ بُنْدُقِ الطِّيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ بِالْجَوَازِ كَاَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْقَرْوِيِّ وَابْنِ غَازِيِّ وَسَيِّدِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْفَاسِيِّ،لِمَا فِيْهِ مِنْ اِنْهَارِ الدَّمِ وَالْاِجْهَازِ بِسُرْعَةِ الَّذِیْ شُرِعَتِ الذَّكَاةُ لِاَجلِهِ۔"[2]

ترجمہ: حاصل کلام یہ ہے کہ بندوق کی گولی کے ذریعے شکار کے متعلق متقدمین کی تالیفات میں کوئی نص نہیں پائی جاتی، کیونکہ بارودی بندوق آٹھویں صدی کے وسط میں وجود میں آئی اور متاخرین نے اختلاف کیا، کچھ نے مٹی والی گولی پہ قیاس کرکے عدم جواز کا قول کیا ہے اور ان میں سے بعض نے اس کے جواز کا قول کیا جیسے ابو عبد اللہ القروی اور ابن غازی اور سید عبد الرحمٰن فاسی کیونکہ اس (بندوق کے ذریعے شکار) میں خون بہایا جاتا ہے اور بہت تیزی کے ساتھ

شکار کو قتل کر دیا جاتا ہے اس وجہ سے (اس بندوق کا) ذبح (اضطراری) جائز کیا گیا ہے۔

3۔علامہ احمد دردیر کی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ شمس الدین دسوقی اپنے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"وَقِيَاسُهُ عَلَىَ بُنْدُقِ الطِّيْنِ فَاسِدٌ لِوُجُوْدِ الْفَارِقِ وَهُوَ وُجُوْدُ الْخَرْقِ وَالنُّفُوْذِ فِيْ الرِّصَاصِ تَحْقِيْقاً وَعَدَمُ ذٰلِکَ فِیْ بُنْدُقِ الطِّيْنِ وَاِنَّمَا شَانُهُ الرَّضُّ وَالْكَسْرُ وَمَا كَانَ هٰذَا شَانُهُ لَا يُسْتَعْمَلُ لِاَنَّهُ مِنَ الْوَقْدِ الْمُحَرَّمِ بِنَصِّ الْقُرْآنِ۔"[3]

ترجمہ: اس (بندوق کی گولی) کو مٹی کی بنی ہوئی گولی پر قیاس کرنا غلط ہے بوجہ فرق کے پائے جانے کے

---

[1] ابو البرکات، احمد بن محمد بن احمد، الشرح الصغیر علی اقرب المسالک، کتاب الذکاۃ، مکتبہ دار المعارف، قاہرہ، (س۔ن)، 162/2

[2] الصاوی، احمد بن محمد، حاشیۃ الصاوی علی الشرح الصغیر للدردیر، کتاب الذکاۃ، مکتبہ دار المعارف، قاہرہ، (س۔ن)، 162/2

[3] دسوقی، محمد عرفہ، حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر، کتاب الذکاۃ، مکتبہ دار احیاء الکتب العربیہ، قاہرہ، (س۔ن)، 104/2

اور (بندوق کی گولی سے جسم کا) پھاڑنا پایا جاتا ہے اور (جسم میں) نفوذ پایا جاتا ہے (یعنی جسم کے آر پار گذر جاتی ہے) اور مٹی کی گولی ایسا کام نہیں کرتی اور جزایں نیست اس (مٹی کی گولی) کا کام (جسم کو) توڑنا اور کوٹنا ہے اور جس کا کام توڑنا یا کوٹنا ہو تو وہ استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ بے شک وہ وقیذ ہے اور وقیذ قرآن کی نص سے حرام ہے۔

4۔ علامہ الجزیری، فقہاءِ مالکیہ کا موقف اس انداز میں لکھتے ہیں:

"يَحِلُّ اَكْلُ مَا يَصْطَادُ بِهِ وَيُمِيْتُهُ لِاَنَّهُ يَرِيْقُ الدَّمَ وَيَسْرَعُ فِيْ الْقَتْلِ اَكْثَرَ مِنْ غَيْرِهِ وَالْغَرْضُ مِنَ الذَّكَاةِ الشَّرْعِيَّةِ اِنَّمَا هُوَ الْاِجْهَازُ عَلَيْهِ كَانَ اِسْتِعْمَالُهُ اَحْسَنُ وَلَا يُشْتَرَطُ اَنْ يَّكُوْنَ الْجَرْحُ بِالشَّقِّ بَلْ يَصِحُّ اَنْ يَّكُوْنَ بِالْخَرْقِ اَيْضاً۔"[1]

ترجمہ: حلال ہے کھانا اس (جانور) کا جس کو اس (بندوق) کے ذریعے شکار کیا جائے اور وہ (بندوق) اس (شکار) کو مار دے کیونکہ بے شک اس (بندوق) نے خون بہایا ہے اور مارنے میں اپنے کے علاوہ (ہتھیاروں) سے جلدی کی ہے اور ذبح شرعی سے غرض اس (جانور) پر تکلیف کا دور کرنا ہے (جس آلے سے تکلیف جلد دور ہو گی) اس (آلہ) کا استعمال احسن ہو گا اور اس میں چیر کر زخمی کرنا شرط نہیں کیا گیا بلکہ پھاڑ کر زخمی کر دینا بھی صحیح ہے۔

5۔ علامہ الجزیریؒ، احنافؒ کا موقف بیان کرتے ہیں:

"اَمَّا اِذَا تَحَقَّقَ اَنَّهُ مَاتَ بِالْجَرْحِ لَا بِالثِّقْلِ فَاِنَّهُ يَحِلُّ۔"[2]

ترجمہ: بہر حال جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ (جانور کی) موت زخمی ہونے سے واقع ہوئی ہے بوجھ کی وجہ سے واقع نہیں ہوئی تو پس بے شک وہ (جانور) حلال ہے۔

6۔ ڈاکٹر احمد شرباصی کی کلام کا خلاصہ درج ذیل ہے:

محققین فقہاءِ احنافؒ کی جماعت کا یہ موقف ہے کہ بندوق کی گولی جانور کے جسم پر صرف بوجھ نہیں ڈالتی بلکہ در حقیقت وہ اس کا چمڑا کاٹتی ہے اور خون نکالتی ہے اور بندوق کی گولی سے ہونے والا قتل پتھر یا لاٹھی سے ہونے والے قتل سے مختلف ہوتا ہے۔ در حقیقت گولی جسم کو پھاڑ کر خون بہاتی ہے اس لئے اس کا شکار موقوذہ نہیں کہلائے گا بلکہ اس آلے کی

---

[1] کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، باب الحظر والاباحۃ، 2/29

[2] ایضاً

طرح ہے جو خون بہاتا ہے تو بندوق سے زخمی کیا گیا جانور ذبح سے پہلے مر جائے تو حلال ہو گا۔[1]

7۔علامہ رافعی کی کلام کا خلاصہ:

خادمی نے درر کے حاشیہ میں علامہ آفندی کے فتاویٰ سے قول کاپی کیا کہ بندوق سے مارا ہوا جانور (شکار) حلال ہے، آگ بھی جانور میں ذبح کا کام کرتی ہے یہاں تک کہ اگر آگ کو ذبح کرنے کی جگہ میں پھینکا جائے اور اس سے رگیں جل کر کٹ جائیں تو اس حیوان کا کھانا جائز ہے، لیکن اس کو خون بہنے کی قید کے ساتھ مقید کیا جائے گا۔اور علامہ شامی نے جنایات میں یہ لکھا ہے کہ بندوق سے قتل کرنا قتل عمد ہے کیونکہ یہ لوہے کی جنس سے ہے،زخمی کرتا ہے،قصاص ہو گا، زخمی نہ کرے ، قصاص نہیں ہو گا۔علامہ طحاوی کہتے ہیں کہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ بندوق سے مارا ہوا شکار حلال ہونا چاہیئے۔[2]

8۔علامہ شوکانی کہتے ہیں:

"وَاَمَّا الْبَنَادِقُ الْمَعْرُوْفَةُ الْآنْ وَهِیَ بَنَادِقُ الْحَدِیْدِ الَّتِیْ تَجْعَلُ فِیْهَا الْبَارُوْدُ وَالرَّصَاصُ وَیَرْمِیْ بِهَا ،فَلَمْ یَتَکَلَّمْ عَلَیْهَا اَهْلُ الْعِلْمِ لِتَاخُّرِ حُدُوْثِهَا ،فَاِنَّهَا لَمْ یَتَّصِلْ اِلیٰ الدِّیَارِ الْیَمِیْنَةِ اِلَّا فِیْ الْمِائَةِ الْعَاشِرَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ ،وَقَدْ سَاَلَنِیْ جَمَاعَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ عَنِ الصَّیْدِ بِهَا اِذَا مَاتَ وَلَمْ یَتَمَکَّنِ الصَّائِدُ مِنْ تَذْکِیَتِهٖ حَیَّاً،وَالَّذِیْ یَظْهَرُ لِیْ اَنَّهُ حَلَالٌ لِاَنَّهَا تَخْرِقُ وَتَدْخُلُ فِیْ الْغَالِبِ مِنْ جَانِبٍ مِنْهُ وَتَخْرُجُ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ ،فَاَعْتَبَرَ الْخَرْقَ فِیْ تَحْلِیْلِ الصَّیْدِ۔"[3]

ترجمہ:اور بہر حال معروف بندوقیں وہ جو لوہے کی بندوقیں ہیں ان میں بارود اور سیسہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ شکار کیا جاتا ہے،پس متقدمین علماءؒ نے اس پر بات نہیں کی بوجہ اس کے بعد میں وجود میں آنے کے،پس بے شک یہ (بندوقیں) یمن کے علاقوں میں دسویں صدی ہجری سے پہلے نہیں پہنچیں مجھ سے اہل علم کے ایک گروہ نے اس بندوق سے کئے گئے شکار کے متعلق پوچھا کہ جب وہ مر جائے اور شکاری اس پر ذبح اختیاری پہ طاقت نہ پائے تو وہ چیز جو مجھ پر کھلی:بے شک وہ حلال ہے کیونکہ بے شک وہ (بندوق) پھاڑتی ہے اور اکثر طور پر ایک طرف سے داخل ہوتی ہے اور دوسری جانب سے نکل جاتی ہے،پس اعتبار کیا حبیب کبریا ﷺ نے شکار حلال ہونے میں پھاڑنے کا۔

---

[1] احمد شرباصی،ڈاکٹر،یسئلونک فی الدین والحیاۃ،مکتبہ دار الجیل،بیروت،طبع دوم،(س۔ن)،291/2

[2] رافعی،عبدالقادر،التحریر المختار لرد المختار،مکتبہ ماجدیہ،کوئٹہ،طبع سوم،315-316/2

[3] شوکانی،محمد بن علی بن محمد،فتح القدیر،مکتبہ دار المعرفہ،بیروت،لبنان،طبع چہارم،2007م،ص:352

9۔نواب صدیق حسن اپنا موقف بیان کرتے ہیں:

"وَالْحَاصِلُ اَنَّ جُمْلَةَ مَا يَحِلُّ الصَّيْدُ بِه مِنَ الْآلَاتِ هَذِهِ الْبَنَادِقِ الْجَدِيْدَةِ الَّتِيْ يَرْمِيْ بِهَا بِالْبَارُوْدِ وَالرَّصَاصِ ،فَاِنَّ الرَّصَاصَةَ يَحْصُلُ بِهَا خِزْقٌ زَائِدٌ عَلَى خِزْقِ السَّهْمِ وَالرُّمْحِ وَالسَّيْفِ وَلَهَا فِيْ ذَلِكَ عَمَلٌ يَفُوْقُ كُلَّ آلَةٍ فَلَا وَجْه لِجَعْلِهَا قَاتِلَةً بِالصَّدْمِ لَا مِنْ عَقْلٍ وَلَا مِنْ نَقْلٍ مِنَ النَّهْيِ عَنْ اَكْلِ مَا رَمَىْ بِالْبُنْدُقِيَةِ۔"[1]

ترجمہ: نچوڑ یہ ہوا جدید بندوق کے بارود اور سیسہ پھینکنے والے تمام آلات کے ذریعے شکار کرنا حلال ہے، پس بے شک گولی سے حاصل شدہ زخم تیر، نیزہ اور تلوار کے زخم سے زیادہ کاری ہے بلکہ بندوق کا ہر حملہ دیگر تمام آلات کے حملوں سے کاری ہے، پس اس (بندوق) کو چوٹ یا صدمے سے مارنے والے آلہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں اور بندوق سے قتل کئے گئے شکار کو حرام کہنا عقلاً نقلاً صحیح نہیں۔

10۔علامہ رشید رضا کا موقف:

"لِاَنَّهُ يُعَذِّبُ الْحَيْوَانَ وَيُؤْذِيْهِ وَلَا يَقْتُلُهُ فَالْعِلَّةُ فِيْ النَّهْيِ عَنْهُ مَنْصُوْصَةٌ فِيْ الْحَدِيْثِ وَهُوَ اَنَّهُ تَعْذِيْبٌ لِلْحَيْوَانِ وَلَيْسَ سَبَباً مُطَّرِداً وَلَا غَالِياً فِيْ الْقَتْلِ بِخِلَافِ بُنْدُقِ الرَّصَاصِ الْمُسْتَعْمَلِ فِيْ الصَّيْدِ الْآنْ فَاِنَّهُ يَصِيْدُ وَيَنْكَأُ وَلِذٰلِكَ اَفْتَىْ بِجَوَازِ الصَّيْدِ بِهِ الْمُحَقِّقُوْنَ مِنَ الْمُتَاخِّرِيْنَ وَاَمَّا قَوْلُه اَىْ الرَّازِىْ وَهِيْ فِيْ مَعْنَىْ الْمُنْخَنِقَةِ فَاِنَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ يَسِلْ دَمُهَا فَهُوَ تَعْلِيْلٌ مَرْدُوْدٌ لِاَنَّ سَيْلَانَ الدَّمِ سَبَبٌ لِحِلِّ الْحَيْوَانِ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ شَرْطاً بِدَلِيْلٍ حِلِّ مَا صَادَتْهُ الْجَوَارِحُ فَجَاءَتْ بِهِ مَيْتاً وَلَمْ يَشْتَرِطْ اَنْ تَجْرُحَهُ فِيْ نَصٍّ۔"[2]

ترجمہ: کیونکہ وہ (پتھر یا کنکر) حیوان کو عذاب اور تکلیف دیتا ہے اور اس (جانور) کو قتل نہیں کرتا پس علت اس (پتھر یا کنکر سے شکار کرنے کے منع ہونے) میں حدیث کی نص سے نہی کا وارد ہونا ہے اور وہ جانور کو عذاب دینا ہے، جانور کا پتھر یا کنکر کی وجہ سے مرنا کلی یا غالب اسباب نہیں ہیں، بر خلاف اس کے آج کل بندوق کی گولی کے ذریعے شکار کیا جاتا ہے پس بے شک اس (بندوق) کے ذریعے شکار کیا جاتا ہے اور خون بھی بہتا ہے، اسی وجہ سے متاخرین فقہائؒ نے اس کے ساتھ شکار کرنے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ اور بہر حال امام رازی کا قول کہ وہ (بندوق) منخنقہ کے معنی میں ہے کیونکہ بے شک یہ مارتی ہے اور (جانور کا) خون نہیں بہتا، پس یہ علت صحیح نہیں کیونکہ بے شک خون کا بہنا حیوان

[1] ابو الطیب، صدیق بن حسن بن علی الحسینی، فتح البیان فی مقاصد القرآن، مکتبہ عصریہ، صیدا، بیروت، طبع دوم، 1996م، 3/335

[2] محمد رشید رضا، المنار، مکتبہ دار المنار، قاہرہ، طبع دوم، 1947م، 6/139

کے حلال ہونے کی علت ہے لیکن اس حیوان کی حلت کی شرط نہیں بوجہ اس دلیل کے کہ جو جوارح (شکار کرنے والے جانور) شکار کریں پس اس (شکار) کو مار دیں اور نص میں اس (جانور) کو زخمی کرنے کی شرط نہیں لگائی گئی۔

11۔علامہ مودودی اپنا موقف یوں بیان کرتے ہیں:

"میری رائے میں اگر خدا کا نام لے کر بندوق چلائی جائے اور اس کی گولی یا چھرے سے جانور مر جائے تو اس کے حلال نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے لیکن اگر کسی شخص کا اس پر اطمینان نہ ہو اور وہ اس کو حرام ہی سمجھتا ہو تو مجھے اس پر بھی اصرار نہیں کہ وہ ضرور اسے حلال مانے اور واجب ہے کہ اسے کھائے۔ میرا اجتہاد میرے لئے قابل عمل ہے اور دوسروں کا اجتہاد یا کسی مجتہد کا اتباع ان کے لئے اس اجتہادی اختلاف سے اگرچہ میرے اور ان کے درمیان حرام و حلال کا اختلاف ہو جاتا ہے مگر اس کے باوجود دونوں فریق ایک ہی دین میں رہتے ہیں الگ الگ دینوں کے پیرو نہیں ہو جاتے۔"[1]

12۔علامہ سعیدی کا موقف:

علامہ غلام رسول سعیدی نے اس موضوع پر نہایت ہی عمدہ گفتگو کی ہے[2] جس کا خلاصہ تحریر کیا جاتا ہے:

بندوق کے ساتھ مارا گیا شکار اگر ذبح سے پہلے مر جائے تو حلال ہے۔

﴿قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ﴾[3]

ترجمہ: آپ ﷺ فرمادیجئے کہ تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کی گئی ہیں اور جو تم نے زخمی کرنے والے (جانور) سدھالئے ہیں۔

جارحہ، زخم ڈالنے والے جانور ہوتے ہیں اور شکاری جانور کا کیا ہوا شکار اس وقت حلال ہے جب وہ اس کو زخمی کرے اور جب مشتق پر حکم لگایا جاتا ہے تو مشتق کا ماخذ اشتقاق اس حکم کی علت ہوتا ہے اور شکار کی حلت کی علت اس کو زخمی کرنا ہے اور بندوق کی گولی یا چھروں سے بھی شکار زخمی ہوتا ہے لہٰذا آیت کی تصریح کے مطابق بندوق سے کیا گیا شکار حلال

---

[1] مودودی، ابوالاعلیٰ، رسائل و مسائل، مکتبہ اسلامک پبلیکیشنز، پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور، طبع اول، 2002م، 1/77-76

[2] سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح، مکتبہ فرید بک سٹال، لاہور، طبع نہم، 2002م، 6/77-72

[3] سورۃ المائدۃ:5/4

ہے اور یہ موقوذہ میں بھی نہیں آتا کیونکہ بندوق کی گولی شکار کو دباتی یا توڑتی نہیں ہے بلکہ اس میں نفوذ کرکے خون بہادیتی ہے۔احادیث صحیحہ کی روسے بھی بندوق کامارا ہوا شکار حلال ہے:

(اِذَا رَمَیْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَکُلْہُ وَاِذَا اَصَابَہُ بِعِرْضِہِ فَلَا تَاکُلْہُ)[1]

ترجمہ: جب تم معراض پھینکو پس وہ (شکار کے جسم میں) نفوذ کر جائے تو پس اسے کھالو اور جب اس (معراض) کی چوڑائی (شکار کو) لگے (اور وہ مر جائے) تو پس اسے مت کھاؤ۔

بندوق کی گولی اور چھرے، شکار کے جسم میں نفوذ کرتے ہیں اس لئے بندوق سے کیا گیا شکار حلال ہے اور اگر فخزق کی بجائے فخرق (راء کے ساتھ) ہو تو:

"فَاِنْ قِیْلَ بِالرَّای فَھُوَ اَنْ یَّثْقُبَہٗ۔"[2]

ترجمہ: پس اگر کہا جائے (لفظ خزق) راء کے ساتھ ہے تو وہ تیر شکار کے جسم میں سوراخ کرتا ہے۔

زاء کے ساتھ ہو تو معنی ہو گا نفوذ کرنا اور اگر لفظ راء کے ساتھ ہو تو معنی ہو گا سوراخ کرنا، پھاڑنا اور بندوق کی گولی شکار کو پھاڑ دیتی ہے اور اس میں سوراخ کر دیتی ہے لہٰذا اس حدیث کے حوالے سے ہر تقدیر پر بندوق سے کیا گیا شکار حلال ہے۔

اسی طرح احادیث مبارکہ میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں کہ جس آلہ سے بھی جانور کا خون بہہ جائے تو اس کا کھانا جائز ہے:

(مَا اَنْہَرَا لدَّمَ وَذَکَرَاسْمَ اللہِ عَلَیْہِ فَکُلْ لَیْسَ السِنَّ وَالظُّفُرَ)[3]

ترجمہ: وہ (آلہ) جو خون بہادے اور اس (جانور) پر اللہ کا نام ذکر کر دے (شکاری یا ذابح) پس اسے کھالو اور وہ (آلہ) دانت اور ناخن نہ ہو۔

(کُلْ یَعْنِیْ مَا اَنْھَرَ الدَّمَ اِلَّا السِنُّ اَالظُّفَرُ)[4]

ترجمہ: کھاؤ یعنی جو (ایسے آلہ سے شکار یا ذبح کیا گیا ہو جو) خون بہادے مگر دانت اور ناخن نہ ہو۔

بندوق کی گولی ناخن اور ہڈی نہیں ہے اور خون بھی بہادیتی ہے لہٰذا اس کا کیا گیا شکار حلال ہے۔ بعض علماءؒ بندوق کی گولی یا چھرے کو موقوذہ میں شمار کرتے ہیں اور قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث مبارکہ میں بھی وقیذ کی حرمت آئی ہے اور اس حدیث کی بناء پر بھی بندوق کے شکار کو حرام سمجھتے ہیں کہ:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح ومایو کل من الحیوان، 2/928، حدیث نمبر: 1929

[2] ابن حجر، عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری، مکتبہ دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور، طبع دوم، 1401ھ، 9/600

[3] صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، 7/259-258، حدیث نمبر: 5494

[4] صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، 7/262، حدیث نمبر: 5502

(اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعِرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاكُلْ)[1]

ترجمہ: جب پہنچے اس (شکار) کو اس (تیر) کی دھار تو کھالو اور جب پہنچے اس (شکار) کو اس (تیر) کی چوڑائی پس وہ اس (شکار) کو مار دے تو بے شک وہ وقیذ (چوٹ لگا ہوا) ہے پس نہ کھاؤ۔

بندوق کی گولی چوٹ نہیں لگاتی بلکہ جسم میں نفوذ کرتی ہے اور خون بہاتی ہے جبکہ موقوذہ کی صورت میں لکڑی یا بھالے سے چوٹ لگتی ہے جس سے گوشت دبتا ہے، ہڈی وغیرہ ٹوٹتی ہے اور خون نہیں بہتا۔

"اَلْمَوْقُوْذَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشْبِ يُوْقِذُهَا۔"[2]

ترجمہ: موقوذہ (وہ جانور) ہے جس کو لکڑی کی چوٹ یا ضرب سے مارا جائے اور وہ اسے مار ڈالے۔

جو جانور معراض کے عرض سے مارا جائے وہ وقیذ ہے:

"لِاَنَّهٗ فِیْ مَعْنَیْ الْخَشْبَةِ الثَّقِيْلَةِ وَالْحَجْرِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ مِنَ الْمُثَقَّلِ۔"[3]

ترجمہ: کیونکہ بے شک وہ (معراض ایسی صورت میں) بھاری لکڑی اور پتھر اور اس جیسی بھاری چیز کے حکم میں ہے۔

بندوق کی گولی یا چھرے وزنی نہیں ہوتے اس لئے ان سے مرا ہوا جانور موقوذہ نہیں ہے، بندوق کی گولی کے نوکدار ہونے میں اشکال نہیں، وہ پھاڑتی اور خون بہاتی ہے اور چھرے نوکدار نہیں ہوتے لیکن جسم کو پھاڑتے اور خون بہاتے ہیں اس لئے وہ دھار والے آلہ کے حکم میں ہیں۔ بعض صحابہ اور فقہاء تابعین، غلیل کی گولی سے مرے ہوئے شکار کو بھی حلال کہتے ہیں جبکہ غلیل کی گولی سے جانور کے جسم پر نہ زخم آتا ہے اور نہ ہی خون بہتا ہے اور حنفیؒ اس کے وقیذ ہونے میں کوئی اشتباہ نہیں رکھتے۔ جب غلیل کی گولی سے مرے ہوئے شکار کی حرمت پر اتفاق نہیں تو بندوق کی گولی یا چھروں سے مارے ہوئے شکار کو حرام کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

"عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كُلُّ وَحْشِيَّةٍ قَتَلْتَهَا بِحَجَرٍ اَوْ بِبُنْدُقَةٍ فَكُلْهَا۔"[4]

ترجمہ: ابن مسیبؒ راوی ہیں کہا: ہر وحشی جس کو تم پتھر یا غلیل کی گولی سے قتل کرو تو اس کو کھالو۔

"عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْحَجَرِ اَوْ بِالْبُنْدُقَةِ ثُمَّ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح وما یوکل من الحیوان، 2/929-928، حدیث نمبر: (3)1929

[2] صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، 7/242

[3] فتح الباری، 9/600

[4] ابو بکر، عبد الرزاق بن ہمام، الصنعانی، مصنف، کتاب المناسک، باب الحجر والبندقۃ، مکتبہ الاسلامی، بیروت، لبنان، طبع اول، 1970م، 4/474-475

ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ۔"[1]

ترجمہ: ابن مسیبؒ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم (کسی وحشی جانور پر) پتھر یا غلیل کی گولی پھینکو پھر اس پر اللہ کا نام ذکر کر چکو تو اسے کھالو۔

"قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَوْ اَخْبَرَنِىْ اَخٌّ لِابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ رَمَيْتُ طَائِراً اَوْ قَالَ صَيْداً بِبُنْدُقَةٍ فَقَتَلَهُ فَسَاَلْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنَ ابْنَ اَبِىْ لَيْلٰى فَاَمَرَنِىْ بِاَكْلِهٖ۔"[2]

ترجمہ: ابن عیینہؒ فرماتے ہیں یا فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن ابی لیلیٰؒ کے بھائی نے کہ میں نے غلیل کے ساتھ ایک پرندہ یا ایک شکار مارا پس اس (غلیل) نے اس (شکار یا پرندے) کو قتل کر دیا تو میں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کو پوچھا تو انہوں کھانے کا کہا۔

"عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فِىْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ اِذَا خَزَقَ فَلَا بَاسَ بِهٖ وَاِنْ رَمَيْتَ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيْهِ حَدِيْدَةٌ فَسَقَطَ فَكُلْهُ۔"[3]

ترجمہ: ابن طاؤس والد سے راوی ہیں: ان کے والد نے معراض کے شکار کے متعلق فرمایا کہ جب وہ (معراض) اس (شکار یا جانور کے جسم) کو پھاڑ دے (یعنی اس میں نفوذ کر جائے) کھالیا جائے۔ اور اگر تم نے ایسا آلہ مارا جس میں لوہا (یا دھار) نہیں تھا اور وہ (جانور) مر گیا تو اس کو کھالو۔

قائلین علماء کرامؒ کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ بندوق کی گولی یا چھرے سے شکار ہونے والا جانور اگر ذبح اختیاری پر قادر ہونے سے پہلے مر جائے تو کھایا جائے کیونکہ بندوق کی گولی یا چھرہ شکار کے جسم کو پھاڑ کر اس میں نفوذ کر جاتا ہے، اس کو لاٹھی یا کسی اور وزنی چیز کی طرح دباتا نہیں۔ اور یہ غلیل کی گولی کی طرح نہیں ہے کہ لگنے سے شکار کا خون بھی نہیں نکلتا اور نہ ہی زخم ہوتا ہے۔

فرانزک کے ماہرین کی آراء

جے ڈکس[4]، رائفل بندوق کے بارے میں لکھتے ہیں:

"Handguns and rifles fire ammunition or Cartridges composed of a primer, gunpowder or propellant, and a bullet or projectile.When the firing pin of a weapon strikes the primer,the resulting explosion ignites the gunpowder. Gunpowder vaporized primer and metal from a gun may

[1] مصنف عبد الرزاق، کتاب المناسک، باب الحجر والبندقۃ، 4/475

[2] ایضاً

[3] مصنف عبد الرزاق، کتاب المناسک، باب الحجر والبندقۃ، 4/477

[4] Associate professor of pathology and chief of forensic pathology in Columbia.USA.

be deposited on skin/or clothing of the victim."[1]

ترجمہ: بندوق اور رائفل کی گولی یا کارتوس، بنیادی طور پر بارود یا دھکیلنے والے مادے اور ایک گولی یا حرکت دینے والے مادے کے بنیادی اصولوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جب گولی چلتی ہے تو نتیجے کے طور پر بارود کا دھماکہ نظر آتا ہے۔ بنیادی طور پر بارود ہی بھاپ بنتا ہے اور بندوق سے نکلی ہوئی دھات، نشانہ بننے والے کی جلد یا کپڑوں پر نشان چھوڑتی ہے۔

جے ڈکس، رائفل کی نالی اور گولی میں موجود بارود کے بارے میں لکھتے ہیں:

"Handguns and rifles which have lands and grooves cut on the inside of their barrels.Gunpowder comes out of the muzzle in two forms.1.Completely burned gunpowder,called soot or fouling,can be washed off the skin.2.Particles of burning and unburned powder can becom embedded in the skin or bounce off and abrade the skin.The marks on the skin are called tattooing or stippling."[2]

ترجمہ: رائفل بندوق کی نالی میں سختی اور کٹ دار دراڑیں بنی ہوتی ہیں (جو گولی کو گھماتی ہیں) بندوق کی نالی سے نکلنے والا بارود دو قسم کا ہوتا ہے، پہلی قسم کا بارود مکمل جلا ہوا ہوتا ہے اس کو دھواں یا گدلا پن کہتے ہیں اور یہ جلد سے زائل ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم میں بارود کے جلے ہوئے اور نہ جلے ہوئے ذرات شامل ہیں جو جلد میں مضبوطی کے ساتھ سرایت کر جاتے ہیں یا جلد کو رگڑتے اور اچکتے ہیں۔ جلد پر ان کے گودنے یا چکنے / نقطہ کاری کرنے کے نشان بن جاتے ہیں۔

جے ڈکس بارود کے جسم پر اثرات کے متعلق لکھتے ہیں:

"Tight contact,all gunpowder residue is on the edges or in the depths of a wound. There may be searing or burning of wound margins,or reddening of surrounding skin due to carbon monoxide gas produced by burning powder. There is often tearing of the skin around the entrance wound(especially in head wounds)because of pressure buildup and blow-back of the skin toward the muzzle. Loose contact,gunpowder may escape From the barrel and be deposited around the edges of wound. Close range gunshot wounds occur at muzzle to target distances of approximately 6-12,baoth fouling and stippling are present."[3]

ترجمہ: قریب سے گولی لگنے سے بارود گہرے زخم کے کنارے پر رہ جاتا ہے۔ اور یہ بارودی گولی ممکنہ

---

[1] Jay dix, "Color Atlas of Forensic Pathology" ,crc press Washington d.c,new york,first edition, 2000. page no.66.

[2] "Color Atlas of Forensic Pathology",page no.66-87.

[3] "Color Atlas of Forensic Pathology",page no.66.

طور پر زخم کے حاشیہ کو جھلسا دیتی ہے یا ارد گرد کا چمڑہ لال ہو جاتا ہے بوجہ اس کاربن مونو آکسائیڈ گیس کے جسے بارود پیدا کرتا ہے۔اور اکثر طور پر گولی، چمڑے کو چیرتے اور پھاڑتے ہوئے داخل ہوتی ہے (خاص طور پر سر کے زخم میں) بوجہ اس دباؤ کے جو نالی کی طرف سے تیار ہوتا ہے اور جلد کو جھٹکا دیتا ہے۔

فاصلے سے لگنے والی گولی کا بارود ہو سکتا ہے نالی سے نکل کر زخم کے ارد گرد جم جاتا ہو، تھوڑے فاصلے سے چلائی گئی گولی نالی سے نکل کر نشانے تک پہنچنے کے لئے چھ سے بارہ میٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے اور جلد گدلی بھی ہوتی ہے اور اس پہ نشان بھی پڑتے ہیں۔

جے ڈکس مزید لکھتے ہیں:

"Intermediate range,These wounds occur at muzzle to target distances of approximately 12 to 3'.There is no fouling,only stippling or deposition of particles on clothing.Distant wounds, No fouling or stippling.Entrance wounds tend to be circular defects with a thin rim of abrasion caused by a bullet scraping and perforating the skin.Exit wounds may be circular like entrance wounds,but they are more often irregular in shape. They may be slit like or have ragged edges.They do not have a rim of abrasion like entrance wounds."[1]

ترجمہ: درمیانے فاصلے سے نکلی ہوئی گولی نالی سے نشانے تک تین سے بارہ میٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے تو اس میں (جلد کا) رنگ گدلا نہیں ہوتا صرف نشان بنتا ہے یا کپڑوں میں ذرات جمع ہو جاتے ہیں۔ فاصلے سے چلنے والی گولی سے جلد گدلی بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی بارود کے ذرات کے نشانات پڑتے ہیں (صرف زخم کا نشان ہوتا ہے)۔ عمومی طور پر گولی کی چمڑہ میں داخلی جگہ پہ پتلی حلقہ دار چوٹ کا نشان ہوتا ہے جو گولی کی ضرب سے بنتا ہے۔ گولی کے (چمڑے یا گوشت سے) نکلنے کا زخم بعض دفعہ داخلی زخم کی طرح ہوتا ہے، لیکن اکثر طور پہ وہ زخم شکل میں بے ترتیب ہوتا ہے۔وہ رگڑے ہوئے کنارے کی طرح خستہ ہوتا ہے۔(خارجی) زخم کا نشان داخلی نشان کی طرح دائرہ دار نہیں ہوتا۔

جے ڈکس شاٹ گن کے متعلق لکھتے ہیں:

"Shotguns have a smooth bore.A shotguns cartridge contains pellets gunpowder,and a wad that separates the pellets from the gun powder.The range of fire can usually be more easily determined in shotguns or rifle."[2]

---

[1]"Color Atlas of Forensic pathology" ,page no.66.

[2]Color Atlas of Forensic Pathology,page no.87.

ترجمہ: چھوٹی (مار کی سپاٹ نالی والی) بندوق کی نالی کا بور (یعنی نالی کا اندرونی قطر) ہموار ہوتا ہے (یعنی اس میں گول دراڑیں نہیں ہوتیں)۔ چھوٹی بندوق کا کارتوس گول گولی، بارود اور اس کے ٹکڑے پر مشتمل ہوتا ہے جو بارود اور گول گولیوں کو علیحدہ رکھتا ہے۔ (اس چھوٹی بندوق کے) فائر کا فاصلہ رائفل بندوق کے فاصلے کو متعین کرنے کی نسبت بڑا آسانی سے متعین ہو جاتا ہے۔

کرشن وج[1] نے بھی اپنی کتاب[2] میں گولی سے پیدا ہونے والے زخموں کے متعلق باقاعدہ باب باندھا ہے اور اس میں بندوق کی اقسام، گولی کی اقسام اور ان کے جسم پر مضر زخموں اور ان کے اثرات پر مفصل بحث کی ہے۔ اس میں انہوں نے پرندوں اور بڑے جانوروں کو مارنے کے لئے بارہ بور بندوق کے کارتوسوں کے مختلف ہونے کے متعلق بھی معلومات فراہم کی ہیں۔ اسی طرح پروفیسر پیکا ساؤکو[3] اور پروفیسر برناڈ نائٹ[4] نے بھی اپنی کتاب[5] میں بندوق، گولی اور اس سے پیدا ہونے والے زخموں کی ساخت کے متعلق مفصل بحث کی ہے اور رائفل بندوق اور چھوٹی بندوق کی گولی کا فرق اور دونوں گولیوں کے اندر جانے کا زخم اور باہر نکلنے کے زخم کے متعلق عمدہ تحریر اور واضح تصویروں کے ساتھ طویل بحث کی ہے کہ رائفل بندوق کی گولی کا زخم چھوٹا اور گول ہوتا ہے چاہے زیادہ فاصلے سے لگے خواہ کم فاصلے سے لگے لیکن خارجی طرف سے سوراخ بے ہنگم سا ہو گا کیونکہ رائفل بندوق کی نالی کا اندرونی قطر پیچ دار دراڑوں پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے گولی گھوم کے جاتی ہے، جبکہ بارہ بور بندوق کی گولی بلکل ساتھ ملا کر فائر کی جائے تو داخلی طرف سے ایک سوراخ ہو گا اور خارجی طرف سے بے ہنگم سا سوراخ ہو گا کیونکہ اس کی گولیاں گول ہوتی ہیں اور یہ گھوم کے نہیں جاتیں بلکہ دباؤ سے اور گرمائش سے اندر داخل ہوتی ہیں اور نفوذ کرتی ہیں قریب سے فائر کیا گیا ہو تو گوشت کو دھکیل کر باہر نکلتی ہیں۔ ان دونوں مصنفین نے اپنی بحث کی توثیق کے لئے ایک سو پچھتر کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں اور ان کی بحث کرشن وج کی بحث سے کافی مماثلت رکھتی ہے۔

---

[1]Professor & Head, Department of forensic medicine, Govt. medical College Chandigarh,India.

[2]Krishan vij,forensic medicine and toxicology principles and practice,reed Elsevier private limited,new dehli,india,fifth edition,2011.page no.234-265.

[3]Professor and Head of the Department of forensic medicine at the university of Turku in Finland.

[4]British Forensic pathologist and writer.

[5]Pekka sauko,Bernard knight,knight's forensic pathology,crc press taylor& francis group boca raton,London,new york,fourth edition,2016.page no.241-275.

راجیش بردالے[1] نے بھی اپنی کتاب[2] میں مختلف اقسام کی بندوقوں کی گولیوں کے عمل اور ان کے داخلی و خارجی زخموں کی ساخت کے متعلق بہت ہی عمدہ اور مفصل بحث کی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ جب بھی گولی سے پیدا ہونے والے زخم کی نوعیت دیکھنی ہو تو چند چیزوں کو پرکھا جاتا ہے تب جا کر زخم کی صحیح نوعیت و ساخت کا پتہ چلتا ہے،پہلی چیز یہ دیکھی جاتی ہے کہ بندوق کونسی استعمال کی گئی ہے یعنی رائفل گن[3] استعمال کی گئی ہے(اس میں دھات کی ایک نوکدار گولی والا تمام اسلحہ شامل ہے)یا شاٹ گن[4] استعمال کی گئی ہے،دوسری چیز اس میں کارتوس کس صلاحیت کا استعمال کیا گیا ہے، تیسری چیز دھکیلنے والا مادہ(یعنی گیسیں)اور بارود کس قسم کا استعمال کیا گیا ہے،چوتھی چیز حملہ کے وقت گولی کی رفتار کتنی تھی، پانچویں چیز جسم کے کس حصہ پر گولی لگی ہے اور چھٹی اور آخری چیز کہ گولی کتنے فاصلے سے آکر لگی ہے۔جب ان چھ چیزوں کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرلی جائیں گی تب زخم کی نوعیت کا اندازہ بھی ہوجائے گا۔

شاٹ گن کے کارتوس کی ساخت اور اس کا عمل

شاٹ گن کے کارتوس کا پچھلا حصہ (جہاں سے اس کو چوٹ پڑتی ہے تو وہ پھٹتا ہے)دھاتی پلیٹ کا ہوتا ہے،اگلا سارا حصہ گتے کا بنا ہوا ہوتا ہے،دھاتی پلیٹ کے بعد اس میں بارود بھرا ہوتا ہے،اس کے بعد پلاسٹک یا گتے کا ایک نمدہ یا ٹکڑا رکھا ہوتا ہے جو بارود کو چھروں سے جدا کرتا ہے اس نمدے کے بعد چھرے رکھے ہوئے ہوتے ہیں جو مختلف صلاحیت کے کارتوسوں میں چھوٹے بڑے ایک سے لے کر سینکڑوں تک ہوتے ہیں،اس کے بعد جس گتے میں ہوتے ہیں اس کو آخر سے بند کردیا جاتا ہے۔شاٹ گن کے کارتوس کا شعلہ تیس سینٹی میٹر تک جاتا ہے،دھواں پچاس سینٹی میٹر تک جاتا ہے، بارود سو سینٹی میٹر تک جاتا ہے،کارڈ بورڈ[5] دو میٹر تک جاتا ہے،ویڈ[6] دو سے پانچ میٹر تک جاتا ہے اور چھرے پینتالیس سینٹی سینٹی میٹر تک بلکل سیدھے جا کر آگے منتشر ہوتے چلے جاتے ہیں۔شاٹ گن کے کارتوس کا جسم میں عمل ملاحظہ ہو:

---

[1] Md Department of Forensic Medicine, Government Medical College and Hospital, Nagpur, India.

[2] Rajesh bardale,principles of forensic medicine&toxicology,jaypee brothers medical publishers,new dehli,first edition,2011.page no.205-215.

[3] اس میں جو کارتوس استعمال ہوتا ہے اس کا ایک ہی نوکدار دھات کا غلہ نما ہوتا ہے جو نشانے تک جاتا ہے،پنجابی میں پکی بندوق کہا جاتا ہے، اس کی نالی میں پیچ دار دراڑیں ہوتی ہیں جس سے نوک دار غلہ گھوم کر دباؤ اور تپش سے جسم میں گھستا ہے۔

[4] اس میں گول موٹے / پتلے دھات کے گول چھروں والا کارتوس استعمال ہوتا ہے، جس میں چھروں کی تعداد ایک سے کئی سو تک ہوتی ہے،اس کی نالی اندر سے صاف ہوتی ہے،اس لئے گول دھاتی چھرے دباؤ اور تپش سے نشانے میں گھستے ہیں، گھومتے نہیں ہیں۔

[5] پلاسٹک کا کھوکھا جو دائیں یا بائیں طرف نکل جاتا ہے، چھرے نالی سے نکل کر سیدھے چلے جاتے ہیں۔

[6] پلاسٹک کا نمدہ جو چھروں اور بارود کے درمیان حد فاصل کا کام دیتا ہے۔

خصوصیات	جسم پر رکھ کر کیا گیا فائر	زیادہ قریب سے کیا گیا فائر یعنی آٹھ سینٹی میٹر سے پندرہ سینٹی میٹر کا فاصلہ	قریب سے کیا گیا فائر یعنی پندرہ سینٹی میٹر سے ایک میٹر کا فاصلہ	درمیانے فاصلے سے کیا گیا فائر یعنی ایک میٹر سے چار میٹر کا فاصلہ	زیادہ فاصلے سے کیا گیا فائر یعنی چار میٹر سے زیادہ فاصلہ
زخم کے سوراخوں کی تعداد	ایک	ایک	ایک	متعدد	متعدد
سوراخ کی شکل	گول ،اگر ہڈی ہو تو مختلف ہو سکتا ہے	گول	چوہے کے گول کاٹنے کی طرح	مرکزی زخم کے ساتھ ستارے کی طرح کا زخم	چوڑائی میں پھیلا ہوا
کالک کا نشان	ہاں	ہاں	پچاس سینٹی میٹر تک ہو گا	نہیں	نہیں
گودنے کا نشان	ہاں	ہاں	ہاں	نہیں	نہیں
جلنے، گھسنے اور داغنے کا نشان	ہاں	ہاں	تیس سینٹی میٹر تک ہو گا	نہیں	نہیں
جُھلسنے کا نشان	ہاں	ہاں	تیس سینٹی میٹر تک ہو گا	نہیں	نہیں

پندرہ سینٹی میٹر سے ایک میٹر (تین فٹ) تک زخم کا کنارہ کھردرا، نوکدار اور ابھرا ہوا ہو جاتا ہے۔ اس کو ریٹ ہول یا ریٹ نبلنگ کہتے ہیں، کیونکہ اس سوراخ کا نشان کھودنے یا کترنے کی مثل ہوتا ہے۔ اگر چار میٹر سے فاصلہ بڑھتا جائے گا تو مرکزی سوراخ سکڑتے سکڑتے نہ ہونے کے برابر ہوتا جائے گا اور فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے چھرے مہلک نہیں رہیں گے اور جسم کے خلیوں میں لپٹے ہوئے ملیں گے۔ گولی بہت زیادہ قریب (یعنی پندرہ سینٹی میٹر یا چھ انچ کے فاصلے) سے سیدھی لگی تو زخم گول ہو گا اور اگر بندوق کی نالی کسی خاص زاویہ سے رکھ کر فائر کیا گیا تو سوراخ بیضوی ہو گا، قریب سے لگنے والی گولی کی وجہ سے کارتوس کا نمدہ زخم کی گہرائی میں ملے گا اور چھرے بھی زیادہ تعداد میں ملیں گے۔

رائفل بندوق کے کارتوس کی ساخت اور اس کا عمل

رائفل بندوق کا کارتوس مکمل دھات کا بنا ہوا ہوتا ہے اس میں ایک ہی دھات کا بنا ہوا نوک دار چھرہ ہوتا ہے جو اسی کارتوس کا اگلا حصہ ہوتا ہے جو فائر ہونے پر جدا ہو کر نشانے کی طرف جاتا ہے۔ پستول اور ریوالور کا شعلہ ساڑھے سات سینٹی میٹر تک جاتا ہے اور کندھے والی بندوق کا شعلہ پندرہ سینٹی میٹر تک جاتا ہے، اس کا دھواں تیس سینٹی میٹر تک جاتا ہے جو جلد کو کالا کر دیتا ہے اور اس کا بارود ساٹھ سے نوے میٹر تک جاتا ہے جو جلد کو جھلسا اور گھسا دیتا ہے۔

رائفل بندوق کی گولی کا جسم میں اثر، گولی چلنے کے فاصلے پر منحصر ہے اس کا خاکہ درج ذیل ہے:

خصوصیات	اوپر رکھ کر کیا گیا فائر	زیادہ قریب سے کیا گیا فائر	قریب سے کیا گیا فائر	دور سے کیا گیا فائر
داخلی سوراخ کا حجم	گولی کے حجم سے بڑا	گولی کے حجم کے برابر	گولی کے حجم سے کم	گولی کے حجم سے کم
داخلی سوراخ کی شکل	مختلف	گول	گول	گول
نالی کا نشان	ہوتا ہے	نہیں ہوتا	نہیں ہوتا	نہیں ہوتا
داخلی زخم کا کنارہ	باہر نکلا ہوا	اُلٹا پُلٹا	اُلٹا پُلٹا	اُلٹا پُلٹا
جُھلسنا	ہوتا ہے	ہوتا ہے	نہیں ہوتا	نہیں ہوتا
گِھسنا	ہوتا ہے	ہوتا ہے	نہیں ہوتا	نہیں ہوتا
کالک کا نشان	ہوتا ہے	ہوتا ہے	تیس سینٹی میٹر تک ہوتا ہے	نہیں ہوتا
گودنے کا نشان	ہوتا ہے	ہوتا ہے	ہوتا ہے	نہیں ہوتا
رگڑ کا نشان	ہوتا ہے	ہوتا ہے	ہوتا ہے	ہوتا ہے
چکنائی کا رنگ	ہوتا ہے	ہوتا ہے	ہوتا ہے	ہوتا ہے

رائفل بندوق کی گولی زخم کے ارد گرد کی جلد کو چکنا کر دیتی ہے۔ گولی جب گھوم کر سوراخ کرتی ہے تو اس چکناہٹ کو صاف کرتی چلی جاتی ہے، پھر چکناہٹ کا رنگ اندر رہ جاتا ہے اور رگڑ اور خراش کا رنگ باہر رہ جاتا ہے۔ بارود کے جلے اور ان جلے ذرات، جلد پر گودنے کے نشانات کا باعث بنتے ہیں، ان نشانات کو ٹیٹونگ، پیپلنگ (کالی مرچوں جیسا نشان) اور سٹپلنگ (نقطہ کاری) کہتے ہیں۔ عمومی طور پر یہ نشانات مٹتے نہیں ہیں، کاربن مونو آکسائیڈ، کاربوکسی ہیموگلوبن بنانے کے لئے ہیموگلوبن اور لیڈز کے ساتھ جڑی ہوئی ہوتی ہے، اس سے زخم کا رنگ دونوں قسم کے کارتوسوں کے لگنے سے چیری سرخ رنگ کا ہو جاتا ہے۔ اوپر رکھ کر مارے ہوئے فائر کو پوائنٹ بلینک شاٹ کہتے ہیں، اس کے لگنے سے داخلی زخم بڑا بنتا

ہے ،مثلث شکل کا ہو سکتا ہے ،ستارے کی مانند یا صلیب کی شکل کا بھی ہو سکتا ہے۔ گولی جسم کے اندر جا کر رک جائے یا قے ، کھانسی یا پاخانہ میں گم ہو جائے یا کسی وجہ سے اسی داخلی سوراخ سے واپس نکل جائے تو خارجی سوراخ نہیں بنتا اور اگر گولی ، ہڈی میں لگے تو بعض دفعہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کا سوراخ دو یا دو سے زیادہ خارجی سوراخ بنا دیتا ہے۔ خارجی سوراخ داخلی سوراخ کی نسبت بڑا ہوتا ہے اور اس کی شکلیں مختلف ہو سکتی ہیں۔

مذکورہ بالا اقتباسات اور علماء وفقہاء کرامؒ کے اقوال و مواقف کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات بلکل واضح ہو جاتی ہے کہ قائلین علماء کرامؒ کے دلائل زیادہ مضبوط ہیں کیونکہ علامہ شوکانی کے مطابق اگر آگ کو مذبح کی جگہ پر رکھ دیا جائے اور وہ آگ رگیں کاٹ دے تو جانور حلال ہے۔ اگر کارتوس جلد اور گوشت کو جلاتا بھی ہو تب بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ جب ذبح اختیاری میں آگ کے رگیں کاٹنے سے مذبوحہ حلال ہو جاتا ہے تو یہاں تو ذبح اضطراری ہے اس میں رگیں کاٹنا ضروری نہیں ہوتا بلکہ جانور کے جسم کے کسی بھی حصے سے خون نکالنا ضروری ہوتا ہے اور گولی لگنے سے اگر خون بہہ جائے تو جانور کا کھانا جائز ہو گا۔ بندوق کی گولی جانور کے جسم میں نفوذ کرتی ہے اور اسے زخمی کر کے خون بہا دیتی ہے جیسا کہ میڈیکل کے ماہرین کی آراء سے عیاں ہے، تبھی اس کو غلیل کے غلے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ غلیل کی گولی عمومی طور پر جانور کے جسم میں نفوذ نہیں کرتی بلکہ باہر سے چوٹ اور دباؤ سے جانور کو مار دیتی ہے اور اس میں اکثر طور پر خون نہیں بہتا۔ بالفرض والمحال اگر بندوق کی گولی کو غلیل کی گولی پر قیاس کرتے ہوئے اسے غلیل کی گولی کی ترقی یافتہ شکل سمجھا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ غلیل کی گولی سے جانور کا حرام ہونا اتفاقی مسئلہ نہیں ہے، حضرت ابن مسیبؒ کے قول کے مطابق اگر غلیل کے غلے سے جانور مر جائے تب بھی کھایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا اگر تکبیر پڑھ کر جانور یا پرندے پر فائر چلایا اور حیوان زخمی ہوا، خون بہا، وہ خون بہنا ایسا ہو کہ عرف میں اسے خون بہنا کہا جاتا ہو تو وہ جانور حلال ہو گا۔ لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ ایسا جانور نہ کھایا جائے کیونکہ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ ایسی صورت میں پچانوے فیصد پرندوں یا جانوروں پر ذبح اختیاری کا وقت مل جاتا ہے لیکن شکاری حضرات ذبح نہیں کرتے ، لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ذبح اختیاری کر کے ہی شکار کھایا جائے، بندوق سے ذبح اضطراری کیا گیا جانور یا پرندہ نہ کھایا جائے۔

خلاصہ بحث

اسلام کامل ضابطہ حیات ہے۔ آمد اسلام سے لے کر دور حاضر تک خوراک کے حصول کے لئے شکار کا ذریعہ اپنایا جاتا رہا ہے۔ اور ضرورت کی خاطر شکار کرنا اسلام میں جائز و مستحب ہے۔ لیکن اسلام نے جانوروں کی خوراک، تحفظ اور رہن سہن وغیرہ کے متعلق بھی بہت واضح احکامات بیان فرمائے ہیں۔ مختلف ممالک نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے محکمے اور ادارے قائم کئے ہیں، پاکستان میں بھی ہر صوبے کا جنگلی حیات سے متعلق الگ محکمہ ہے۔ پنجاب نے بھی جنگلی حیات کے تحفظ اور شکار سے متعلق اقدامات و قوانین کے لئے محکمہ قائم کیا ہے جو جانوروں کے تحفظ، بقاء اور ان کے شکار سے متعلق موثر خدمات سرانجام سے رہا ہے۔ محکمہ جنگلی حیات کے قوانین تحفظ حیوانات، شریعت اسلامیہ کے قوانین تحفظ حیوانات کے مطابق ہیں، لیکن شکار سے متعلق محکمہ کے بعض اقدمات و قوانین، شریعت اسلامیہ کے قواعد و احکامات کے مطابق ہیں جبکہ بعض دیگر قوانین ایسے بھی ہیں جو شریعت اسلامیہ کے اصولوں کے منافی ہیں۔

اس تحقیقی مقالے میں سب سے پہلے محکمہ جنگلی حیات کا عمومی تعارف پھر محکمہ جنگلی حیات پنجاب کا تعارف اور مقاصد کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد شریعت اسلامیہ کی روشنی میں شکار کے مفہوم، تاریخ، شرائط اور دیگر احکام و مسائل کو جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ شریعت اسلامیہ ہمیں شکار سے متعلق کیا احکام و قواعد سکھاتی ہے؟ محکمہ کی طرف سے مجوزہ اور ممنوعہ جانوروں اور پرندوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور جدید طریقہ شکار پر بھی بحث کی گئی ہے کہ حیوان کو حیلہ کے ذریعے شکار کیا جاسکتا ہے یا نہیں اور کن آلات کا استعمال کیا جاسکتا ہے اور کون سے آلات استعمال کرنا ممنوع ہیں۔ طریقہ شکار میں صحابہ کرام ؓ کے دور میں کئے گئے شکار اور شکار کرنے والے صحابہ کرام ؓ کے متعلق تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے۔ پھر ذبح کا صحیح طریقہ ذکر کیا گیا ہے تاکہ اتنی محنت سے کیا گیا شکار ذبح اختیاری پہ قادر ہو جانے کے باوجود حرام نہ ہو جائے اور اس کے ساتھ ساتھ حلال و حرام کا قاعدہ بھی بیان کیا گیا ہے تاکہ بغیر ضرورت شکار سے بچا جاسکے۔ بعد ازیں محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے تحفظ حیونات و شکار سے متعلق اقدمات و قوانین کو بیان کیا گیا۔ اور آخر میں محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے جانوروں کے تحفظ و بقاء اور شکار کے لئے بنائے گئے اقدامات و قوانین کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں تقابل کیا گیا ہے تاکہ مخالف و نامناسب اقدمات و قوانین میں ترمیم کر کے بہتر سے بہتر نتائج حاصل کئے جاسکیں۔

زیر نظر مقالہ بعنوان "محکمہ جنگلی حیات (پنجاب) میں تحفظ حیوانات و شکار کے اقدامات و قوانین اسلامی تناظر میں جائزہ" کو نہایت واضح اسلوب میں لکھا گیا، کوشش کی گئی کہ قارئین کو اس مقالہ کے پڑھنے اور نتیجہ خیزی میں دقت و پیچیدگی کا بوجھ نہ اٹھانا پڑے۔

نتائج بحث

دنیامیں متعدد صاحب ثروت وصاحب اقتدار لوگ شکار کے شائق ہیں اور خوراک کے حصول سے قطع نظر تفریح طبع کے لئے شکار کرتے ہیں، اس لئے بین الاقوامی شکار کو مزید ترقی دے کر ملک کو معاشی طور پر مستحکم کرنے میں حصہ ڈالا جاسکتا ہے۔زیر عنوان مقالے سے جو نتائج بر آمد ہوئے درج ذیل ہیں:

- جنگلی حیات کے تحفظ اور شکار سے متعلق تقریباً تمام ممالک نے ادارے اور محکمے قائم کئے ہیں، جانوروں کے تحفظ، بقاء اور دیکھ بھال وغیرہ کے لئے پہلا ادارہ یا محکمہ تقریباً دو سو سال پہلے قائم کیا گیا۔پاکستان میں بھی تمام صوبوں میں جنگلی حیات سے متعلق ادارے قائم ہیں۔
- جنگلی حیات پنجاب کا محکمہ تقریباً چھیاسی برس پرانا ہے، اور جانوروں کے تحفظ اور بقاء وغیرہ کے لئے اقدامات کررہا ہے۔
- محکمہ جنگلی حیات پنجاب کا مقصد جانوروں کو تحفظ دیناء ان کی بقاء کا خیال رکھنا اور ان کے شکار سے متعلق قوانین وضع کرنا تاکہ غیر قانونی شکار یا سمگلنگ کے ذریعے جانوروں کی نسل ناپید نہ ہو اور جنگلات کا حسن قائم رہ سکے۔
- خوراک اور دیگر ضروریات کی خاطر محدود انداز میں مشروط طور پر شکار کرنا جائز اور مستحب ہے۔تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے خوراک اور دیگر ضروریات کے لئے شکار کیا۔پرانے ادوار میں شکار کے لئے نیزے، تیر کمان، سدھائے ہوئے کتے اور باز کا استعمال کیا جاتا تھا۔جبکہ موجودہ دور میں پرانے ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ بندوق نے بھی جگہ لے لی ہے۔
- ہڈی اور دانت کے علاوہ کسی بھی آلے کو تکبیر پڑھ کر چھوڑا جائے اور وہ جانور کو زخمی کرکے ماردے، تو وہ شکار جائز اور حلال ہے، خواہ وہ آلہ بندووق ہی کیوں نہ ہو۔عمداً تکبیر چھوڑنے یا ذبح اختیاری پر قادر ہونے کے باوجود ذبح نہ کیا دونوں صورتوں میں جانور حرام ہو جائے گا۔
- شکار سے مراد ایسا جانور ہے جو غیر مانوس ہو اور اپنی جان بچانے پر قادر بھی ہو اور اسے حیلے کے بغیر شکار بھی نہ کیا جا سکے۔اس لئے شکار کو پکڑنے یا مارنے کے لئے شکاری حیلہ اختیار کرتا ہے، اور ایسا حیلہ اختیار کرنا شرعاً بلکل جائز اور مستحب ہے۔اس حیلے کو دھوکے یا فریب کا نام نہیں دیا جائے گا۔
- محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے شکار کئے جانے والے جانوروں اور پرندوں کی متعدد اقسام بیان کی ہیں اور ان میں شکار کے لئے مجوزہ اور ممنوعہ اقسام متعین کردی گئی ہیں، محکمہ کے قوانین وشرائط پر عمل کرتے ہوئے مخصوص تحصیلوں

اور مخصوص دنوں میں مخصوص جانوروں کا، مخصوص تعداد میں شکار کیا جاسکتا ہے۔

- محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قوانین میں بھی مہلک موذی جانوروں کو ایذاء سے پہلے مارنا جائز ہے۔ جن جانوروں کا عموماً شکار نہیں کیا جاتا ان کے متعلق قانون سازی نہیں کی گئی، لیکن اگر ایسی صورت حال درپیش آجائے تو متعلقہ عہدے دار اپنی صوابدید پر مناسب تادیبی کاروائی عمل میں لاسکتا ہے۔ اور پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع میں مقررہ قوانین کی روشنی میں ہر سال یکے بعد دیگرے شکار کی اجازت دی جاتی ہے، جانوروں کے تحفظ وبقاء کے پیش نظر تحصیلیں کھولی اور بند کی جاتی ہیں۔
- محکمہ جنگلی حیات پنجاب نے جنگلی حیات کے تحفظ و شکار سے متعلق بہتر اور عمدہ قوانین بنائے ہیں، لیکن ان میں ترامیم کرنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ یہ واضح ہوسکے کہ جانور، انسان کے فائدے کے لئے بنائے گئے ہیں، صرف دیکھنے کے لئے نہیں بنائے گئے۔
- محکمہ جنگلی حیات پنجاب کے قوانین شکار میں سے اکثر قوانین شریعت اسلامیہ کے قوانین کے مطابق ہیں جبکہ بعض قوانین شریعت اسلامیہ کے قوانین کے منافی بھی ہیں۔
- محکمہ وشکاری حضرات جب تک اپنے حقوق وفرائض صحیح طریقے سے ادا نہیں کریں گے اس وقت تک معاشرے میں جانوروں کی موجودگی کی اہمیت اجاگر نہیں ہوگی۔ اور اس کے لئے معاشرے، حکومت اور عدلیہ کو بھی سنجیدہ ہوکر اپنا مثبت کردار ادا کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے۔

سفارشات وتجاویز

1۔ محکمہ جنگلی حیات پنجاب کو چاہیئے کہ وہ محکمے کے تعارف، مقاصد، اقدامات و قوانین، جانوروں کی موجودگی کی اہمیت اور قانونی شکار کی اہمیت کو واضح اور اجاگر کرنے کے لئے سرکاری سطح پر باقاعدہ کتابیں مرتب کروائے۔

2۔ سوشل میڈیا و پرنٹ میڈیا پر آگاہی ویڈیوز نشر کروائے تاکہ شکاری حضرات اور ہر نئے شخص کو محکمہ اور جانوروں سے متعلق بنیادی اور اہم معلومات آسانی سے فراہم ہوں۔

3۔ ماہانہ، سہ ماہی یا ششماہی مجلّات شائع کئے جائیں اور کانفرنسز اور سیمینارز کا اہتمام کیا جائے، جس میں ماحول اور حالات کے مطابق محکمہ اور جانوروں کو درپیش مسائل کا ذکر کیا جائے، جانوروں کی کوئی جنس ناپید ہونے کی طرف جارہی ہے تو اس کی حفاظت کے متعلق معلومات یا آگاہی فراہم کی جائے۔

4۔ حیوانات، نباتات اور ماحول سے متعلقہ مختلف قسم کی معلومات، قسط وار شامل کی جائیں جس سے آہستہ آہستہ لوگوں میں جنگلی حیات کی موجودگی کی اہمیت سے متعلق سنجیدہ سوچ پیدا ہوگی۔

5۔ اسلامی نظریاتی کونسل کو چاہیئے کہ وہ محکمہ جنگلی حیات اور شکاری حضرات کو اعتماد میں لے کر جانوروں کے تحفظ اور شکار سے متعلق شرعی نقطہ نگاہ سے ضروری اصطلاحات و سفارشات مرتب کرے اور ان سفارشات پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے اسمبلیز اور سینیٹ سے قرارداد منظور کروائے۔

6۔ شکاری حضرات کو تین ماہ کا یا چھ ماہ کا کورس کروائے جس میں ماہرین فن لوگ شکاری حضرات کو مشقیں کروائیں شکاریوں کو بندوق اور کارتوس کے استعمال کا طریقہ کار پریکٹیکل کرکے سکھائیں، اس کے لئے محکمے کے پاس اگر فنڈز کی کمی ہے تو گورنمنٹ سے فنڈ انکریز کروائے اور آدھا خرچ شکاری حضرات سے فیس کی مد میں وصول کرے۔

7۔ شکاری حضرات کو چاہیئے کہ وہ شکار سے متعلق ضروری اور بنیادی احکام کو سیکھیں تاکہ جانوروں کے شکار اور ذبح کرنے میں دقت کا سامنا نہ ہو اور حلال غذا سے مستفید ہوا جا سکے۔

8۔ پاکستان میں موجود بقیہ جنگلی حیات کے محکموں پر اسلامی تناظر میں کام ہو سکتا ہے، دیگر ممالک کے جنگلی حیات کے اداروں کے ساتھ تقابل کو موضوع بحث بنایا جا سکتا ہے۔

9۔ ڈائریکٹر جنرل سے لے کر نیچے اہم پوسٹ رکھنے والے آفیسر کو شکار اور جانوورں سے متعلق دینی احکامات کا پتہ ہونا ضروری ہے، اس لئے کانفرنسز، سیمینارز اور مجلّات وغیرہ میں دینی سکالرز سے خطابات اور مضامین شامل کروائیں جو محکمہ کے افسران، عام لوگوں اور شکاری حضرات کو جانوروں اور شکار سے متعلق دینی احکامات وضاحت کے ساتھ بیان کریں

کیونکہ یہ حرام و حلال کا معاملہ ہے۔یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ محکمہ کے اہم افسران اور نامور شکاری حضرات کو بھی شکار وغیرہ سے متعلق احکامات کا بلکل ادراک نہیں ہوتا۔

10۔ ڈائریکٹر جنرل سے لے کر نیچے عام کانسٹیبل کو ایک جذبے کے تحت کام کرنے کی ضرورت ہے جس کی کمی نظر آتی ہے کیونکہ جب سٹاف میں جذبہ اور پیشن ہو تو وسائل کی کمی کے باوجود بنیادی چیزوں کا احاطہ کرلیا جاتا ہے۔

9۔ خرگوش کی بندوق کے ساتھ شکار کرنے کی ممانعت ختم کی جائے۔

10۔ پنجاب میں لوکل شکاریوں کے لئے چنکارا،اڑیال اور دیگر ہرن کی اقسام کے شکار کے لئے کوٹہ مقرر کیا جائے اور ہر سال لوکل شکاریوں کو بھی مناسب فیس لے کر اس موقع سے مستفید ہونے دیا جائے جس طرح سے غیر ملکی شکاری یہاں آکر مستفید ہوتے ہیں۔

11۔ محکمہ کی قانون کی کتاب میں اکثر طور پر جانوروں کے انگریزی اور سائنسی ناموں کا ذکر ہے جس سے ہر بندہ ان جانوروں کی شناخت کرنے سے قاصر ہے لہٰذا محکمہ کو چاہیئے کہ کتاب میں ہر جانور کا اردو اور علاقائی نام بھی ذکر کیا جائے(جیسے پرانی محکمے کی کتاب میں اردو میں نام دیئے گئے تھے)اور ہر جانور کی تصویر بھی لازماًلگائیں تاکہ ناظرین کو اور خصوصاً نئے شکاریوں کو جانوروں کی شناخت میں آسانی ہو۔

12۔پاکستانی شکاریوں کے لئے تلور کے شکار کا کوٹہ دیا جائے تاکہ غیر ملکی شکاریوں کی طرح پاکستانی شکاری بھی تلور کے شکار سے بہرہ مند ہوسکیں۔

فهارس

فہرست آیات کریمہ

نمبر شمار	آیت کریمہ	نام سورت	آیت نمبر	صفحہ نمبر
1	اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ--	المائدة	96	29
2	اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَايُتْلٰى---	المائدة	1	91
3	اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ---	النساء	98	130
4	اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ---	آل عمران	41	143
5	اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى---	المائدة	8	31
6	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ---	الزمر	3	128
7	اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا---	لقمان	33	126
8	اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا---	یٰس	71	26
9	بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً---	فاطر	40	127
10	فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانَ---	الحج	30	127
11	فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِىْ الْاَرْضِ---	الجمعہ	10	103
12	فَاِنْ آمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا---	البقرۃ	137	117
13	فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ اَخِيْهِ---	یوسف	76	130
14	فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ---	الصّٰفٰت	90	131
15	فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِىْ دَارِكُمْ ---	ھود	65	143
16	فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ---	الصّٰفٰت	89	131
17	فَلَا تَاكُلْ فَاِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ---	الانعام	121	137
18	فَنَظَرَ نَظْرَةً فِىْ النُّجُوْمِ---	الصّٰفٰت	88	131
19	قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنِ شَيْئٍ بَعْدَهَا---	الکھف	76	143
20	قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا---	الانبیاء	63	131
21	قَالُوْا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا---	الانبیاء	62	131
22	لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا---	آل عمران	196	126

23	وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا---	المائدۃ	2	29
24	وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ---	الاحزاب	12	127
25	وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ---	النحل	5	33
26	وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ---	المائدۃ	3	146
27	وَاِنَّ لَكُمْ فِىْ الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةٌ---	النحل	66	33
28	وَاِنَّمَا يَفْتَرِىْ الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ---	النحل	105	127
29	وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثاً---	ص	44	131
30	وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِباً وَّلَهْواً---	الانعام	70	126
31	وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ ---	یٰس	72	26
32	وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ ---	الاعراف	163	133
33	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوّاً---	الانعام	112	126
34	وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ---	یٰس	73	26
35	وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ---	آل عمران	185	126
36	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِىْ الْاَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَّطِيْرُ---	الانعام	38	33
37	وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ---	الرعد	13	129
38	يَااَيُّهَاالْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ---	الانفطار	6	127
39	يَااَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْتُلُوْا الصَّيْدَ---	المائدۃ	95	29
40	يَااَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللهُ بِشَيْئٍ---	المائدۃ	94	92
41	يَسْئَلُوْنَكَ مَا ذَا اُحِلَّ لَهُمْ---	المائدۃ	4	141
42	يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ---	النساء	120	126

فہرست احادیث مبارکہ

نمبر شمار	متن حدیث	نام مصدر	حدیث نمبر	صفحہ نمبر
1	اِتَّقُوْااللّٰہَ فِیْ ھٰذِہِ الْبَھَائِمِ الْمُعْجَمَۃِ---	سنن ابوداؤد	2548	37
2	اُحِلَّہُ لِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَحَلَّہٗ ---	معجم کبیر	7342	96
3	اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَکَ الْمُعَلَّمَۃَ---	صحیح بخاری	5479	95
4	اِذَااسْتَاذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلَاثاً فَلَمْ یُوْذَنْ لَہُ---	صحیح بخاری	6251	144
5	اِذَا اَصَابَ بِحَدِّہٖ فَکُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِہٖ---	صحیح مسلم	1929(3)	155
6	اِذَا اَصَبْتَ بِحَدِّہٖ فَکُلْ---	صحیح بخاری	5472	146
7	اِذَا رَمَیْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَکُلْہُ---	صحیح مسلم	1929	154
8	اِذَا سَافَرْتُمْ فِیْ الْخَصْبِ فَاَعْطُوْا الْاِبِلَ---	سنن ابوداؤد	2569	38
9	اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیْکَۃِ فَاسْئَلُوْا اللّٰہَ---	سنن ابوداؤد	5102	40
10	اِرْتَبِطُوْاالْخَیْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِیْھَا---	سنن ابوداؤد	2553	38
11	اَکُلُّ تَمَرِ خَیْبَرَ ھٰکَذَا؟---	صحیح بخاری	2210-11	132
12	اَلْاِبِلُ عِزٌّ لِاَھْلِھَا وَالْغَنَمُ بَرْکَۃٌ---	سنن ابن ماجہ	2305	42
13	اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ---	صحیح مسلم	1872	42
14	اَلْمُسْلِمُ فِیْہِ اِسْمُ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَاِنْ لَّمْ یَذْکُرِ التَّسْمِیَۃَ---	بیہقی	18891	74
15	اِمْرَاَۃٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلیٰ نَاقَۃٍ فَضَجَرَتْ---	صحیح مسلم	2595	40
16	اِنَّ الْغَادِرَ یُنْصَبُ لَہٗ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ---	جامع ترمذی	1581	128
17	اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلیٰ کُلِّ شَیْئٍ---	صحیح مسلم	1955	42
18	اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاَحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ---	سنن ابوداؤد	2851	28
19	اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِ---	سنن ابوداؤد	5267	41
20	اِنَّا نُرْسِلُ الْکِلَابَ الْمُعَلَّمَۃَ قَالَ کُلْ---	صحیح بخاری	5473	118
21	اِنَّمَا ھِیَ طُعْمَۃٌ اَطْعَمَکُمُوْھَا اللّٰہُ تَعَالیٰ---	صحیح بخاری	5486	119

39	5268	سنن ابوداؤد	اِنَّهُ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ---	22
132	2323	صحیح بخاری	اَوَّهْ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَاءِ عَيْنُ الرِّبَاءِ---	23
38	2567	سنن ابوداؤد	اِيَّاىَ اَنْ تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَدَوَابِكُمْ مَنَابِرَ---	24
37	2388	صحیح مسلم	بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً لَّهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا---	25
41	4729	سنن نسائی	حَقُّهَا اَنْ تَذْبَحَهَا فَتَاكُلَهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاسَهَا---	26
43	1198	صحیح مسلم	خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِىْ الحِلِّ وَالْحَرَمِ---	27
117	3642	صحیح بخاری	خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ---	28
118	1467	جامع ترمذی	سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْبَازِىْ---	29
112	2242	صحیح مسلم	عُذِّبَتْ اِمْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا---	30
41	1956	صحیح مسلم	فَاِذاً قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوْادَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا---	31
36	2549	سنن ابوداؤد	فَاِنَّهُ شَكَا اِلَىَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ---	32
35	6014	صحیح بخاری	فَسَقَىْ الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغُفِرَ لَهُ---	33
35	3686	سنن ابن ماجہ	فِى كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَىً اَجْرٌ---	34
155	5502	صحیح بخاری	كُلْ يَعْنِىْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ اِلّا السِنَّ وَالظُّفُرَ---	35
40	5101	سنن ابوداؤد	لَا تَسُبُّوْا الدِّيْكَ فَاِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ---	36
145	19915	مصنف ابن ابی شیبہ	لَعَلَّهُ اَعَانَ عَلىٰ قَتْلِهَا شَيْئٌ اَنْبِذْهَا---	37
137	5471	صحیح بخاری	مَا اَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا اَصَا ب بِعِرْضِهِ---	38
147	5494	صحیح بخاری	مَا اَنْهَرَالدَّمَ وَذُكِرَاسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ---	39
147	2858	سنن ابوداؤد	مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِىَ حَيَّةٌ فَهِىَ مَيْتَةٌ---	40
128	5559	صحیح ابن حبان	مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا---	41
42	5263	سنن ابوداؤد	مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِىْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ---	42
39	1708	جامع ترمذی	نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ---	43
39	2116	صحیح مسلم	نَهَىْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِىْ	44

			الْوَجْہِ---	
114	2859	سنن ابوداؤد	وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ---	45
118	5481	صحیح بخاری	يَرْمِیْ الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ اَثْرَہُ الْيَوْمَيْنِ---	46

فہرست اصطلاحات

نمبر شمار	اصطلاحات	صفحہ نمبر
1	رائفل گن	161
2	شاٹ گن	161
3	کارڈبورڈ	161
4	ویڈ	161

فہرست شخصیات

نمبر شمار	نام شخصیت	صفحہ نمبر
1	ایزک کرس	18
2	ایلسا تسیومانی	6
3	ایلسا مور گیرا	6
4	اینتھنی آر ای سینکلر	6
5	برناڈ نائٹ	160
6	پیٹرک فلپس	3
7	پیکاساؤ کو	160
8	جان ایم فریکسل	6
9	جسٹن ایس مورل	9
10	جے ڈکس	157
11	چارلس ویٹرٹن	7
12	خالد عیاض خان	70
13	ڈاکٹر اسلم فرخی	3
14	ڈاکٹر جم نائٹ	5
15	ڈاکٹر غلام حسین فیضی	53
16	ڈاکٹر محمد سلیم	4
17	راجیش بردالے	161
18	سارہ ہاکر	4
19	عبدالستار	53
20	عتیق یوسف ضیاء	13
21	کرشن وج	160
22	گریم کاؤلی	6
23	محمد اظہر خالد	11

50	محمد طاہر شیخ	24
11	محمد نعیم بھٹی	25
46	مدثر حسن	26
52	مرزا محمد رمضان	27
12	وسیم احمد خان	28

فہرست اماکن

نمبر شمار	نام جگہ	صفحہ نمبر
1	بلاط	121
2	ویسٹ یارک شائر	7

فہرست مصادر و مراجع

1۔ابن ابی شیبہ،ابو بکر،عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم،مصنف ابن ابی شیبہ،مکتبہ الرشد،ریاض،سعودی عرب،طبع اول،2004م،

2۔ابن اثیر،ابوالحسن،علی بن محمد،اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ،مکتبہ دار ابن حزم،بیروت،لبنان،طبع اول،2012م،

3۔ابن حبان،محمد بن حبان بن معاذ بن معبد بن تمیمی(امام)،صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان،مکتبہ موسسۃ الرسالہ،بیروت،لبنان،طبع دوم،1414ھ،

4۔ابن حجر،عسقلانی،احمد بن علی،فتح الباری،مکتبہ دار نشر الکتب الاسلامیہ،لاہور،پاکستان،طبع دوم،1401ھ،

5۔ابن حجر،عسقلانی،احمد بن علی،الاصابہ،مکتبہ دار الکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،طبع چہارم،1995م،

6۔ابن عابدین شامی،محمد امین بن عمر،رد المختار علی در المختار شرح تنویر الابصار،مکتبہ دار عالم الکتب،ریاض،سعودی عرب،طبع دوم،2003م،

7۔ابن کثیر،اسماعیل بن عمر،تفسیر القرآن العظیم،مکتبہ دار صادر،بیروت،لبنان،طبع چہارم،2006م،

8۔ابن ماجہ،ابو عبد اللہ محمد بن یزید(امام)،سنن ابن ماجہ،مکتبہ دار الحضارہ للنشر والتوزیع،ریاض،سعودی عرب،طبع دوم،2015م،

9۔ابن منظور،محمد بن مکرم بن علی،لسان العرب،دار صادر،بیروت،طبع اول،1300ھ،

10۔ابوالبرکات،احمد بن محمد بن احمد،الشرح الصغیر علی اقرب المسالک،مکتبہ دار المعارف،قاہرہ،(س-ن)،

11۔ابو داؤد،سلیمان بن اشعث(امام)،سنن ابو داؤد،مکتبہ دار الرسالہ العالمیہ،دمشق،حجاز،طبع اول،2009م،

12۔احمد شرباصی،ڈاکٹر،یسئلونک فی الدین والحیاۃ،مکتبہ دار الجیل،بیروت،لبنان،طبع دوم،(س-ن)،

13۔اسلم فرخی،ڈاکٹر،دی آکسفورڈ انگلش اردو ڈکشنری،آکسفورڈ یونیورسٹی پریس،نیویارک،طبع ششم،2007م،

14۔اعلیٰ حضرت،احمد رضا خان،ملفوظ اعلیٰ حضرت،مکتبہ باب المدینہ،کراچی،پاکستان،طبع دوم،2009م،

15۔بخاری،ابو عبد اللہ،محمد بن اسماعیل(امام)،الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ،مکتبہ دار التاصیل،بیروت لبنان،طبع اول،2012م،

16۔بیہقی،ابو بکر،احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ(امام)،السنن الکبریٰ،مکتبہ دار الکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،طبع سوم،2003م،

17۔ترمذی،محمد بن عیسیٰ بن سورۃ(امام)،سنن ترمذی،مکتبہ دار الغرب الاسلامی،بیروت،لبنان،طبع اول،1996م،

18۔ثعلبی،احمد بن محمد بن ابراہیم،الکشف والبیان فی تفسیر القرآن،مکتبہ دار الکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،طبع اول،2004م،

19۔جرجانی،علی بن محمد،الکتاب التعریفات،مکتبہ دار الدیان للتراث،قاہرہ،طبع چہارم،1999م،

20۔جزیری،عبد الرحمٰن،کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ،دار الکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،طبع دوم،2003م،

21۔جوہری،اسماعیل بن عماد،الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ،دار العلم للملایین،بیروت،لبنان،طبع دوم،1979م،

22۔خوری،سعید،اقرب الموارد فی فصح العربیۃ والشوارد،مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ المرعشی النجفی،ایران،ایران،1403ھ،

23۔دسوقی،محمد عرفہ،حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر،مکتبہ دار احیاء الکتب العربیہ،قاہرہ،(س-ن)،

24۔ دمیری، محمد بن موسیٰ، حیات الحیوان الکبریٰ، مکتبہ دار البشائر للطباعۃ والنشر والتوزیع، دمشق، طبع اول، 2005م،

25۔ ذہبی، ابو عبد اللہ، محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز، تجرید اسماء الصحابہ، مکتبہ دار المعرفہ للطباعہ والنشر، بیروت، لبنان، طبع دوم، 2012م،

26۔ راغب اصفہانی، حسین بن محمد بن مفضل، مفردات الفاظ القرآن، مکتبہ دار القاسم، دمشق، حجاز، طبع چہارم، 2009م،

27۔ رافعی، عبد القادر، التحریر المختار لرد المختار، مکتبہ ماجدیہ، کوئٹہ، طبع سوم، 1993م،

28۔ زبیدی، محمد مرتضیٰ، تاج العروس من جواہر القاموس، التراث العربی، کویت، طبع دوم، 1965م،

29۔ سرخسی، ابو سہل، محمد بن احمد، المبسوط، دار المعرفہ، بیروت، لبنان، طبع دوم، 1409ھ،

30۔ سعدی، ابو حبیب، ڈاکٹر، القاموس الفقہی، ناشر، دار الفکر، دمشق، سوریا، طبع دوم، 1988م،

31۔ سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، مکتبہ فرید بک سٹال، لاہور، پاکستان، طبع نہم، 2992م،

32۔ سمرقندی، ابو لیث، نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم، بحر العلوم فی تفسیر القرآن، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول، 1993م،

33۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد، فتح القدیر، مکتبہ دار المعرفہ، بیروت، لبنان، طبع چہارم، 2007م،

34۔ شیخ نظام، مولانا، الفتاویٰ الھندیہ المعروفہ بالفتاوی العالمگیریہ، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، طبع اول، 2000م،

35۔ صاوی، احمد بن محمد، حاشیۃ الصاوی علی الشرح الصغیر للدردیر، مکتبہ دار المعارف، قاہرہ، (س-ن)،

36۔ صدر الشریعہ، محمد امجد علی اعظمی، بہار شریعت، مکتبہ المدینۃ العلمیہ دعوت اسلامی، طبع اول، 1429ھ،

37۔ صدیق بن حسن بن علی الحسینی، ابو الطیب، فتح البیان فی مقاصد القرآن، مکتبہ عصریہ، صیدا، بیروت، لبنان، طبع دوم، 1996م،

38۔ طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی شامی (امام)، المعجم الکبیر، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ، طبع دوم، 1994م،

39۔ طبری، محمد بن جریر، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، مکتبہ ھجر، قاہرہ، طبع اول، 2001م،

40۔ طوری، محمد بن حسین بن علی، تکملہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول، 1996م،

41۔ عبد الحفیظ، مصباح اللغات، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، پاکستان، طبع دوم، 1999م،

42۔ عبد الحلیم، احسن الھدایہ ترجمہ وشرح اردو ھدایہ، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور، طبع اول، 2007م،

43۔ عبد الرزاق بن ھمام، الصنعانی، ابو بکر، مصنف عبد الرزاق، مکتبہ الاسلامی، بیروت، لبنان، طبع اول، 1970م،

44۔ عبد الرشید گجراتی، شرح الفاظ القرآن، مکتبہ شمسی پبلشنگ ہاؤس، کراچی، پاکستان، طبع دوم، 2006م،

45۔ عینی، محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن الحسین، البنایۃ شرح الھدایہ، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول، 2000م،

46۔ غزی، محمد بن عبد اللہ بن احمد بن تمر تاش، تنویر الابصار وجامع الابحار، مکتبہ دار عالم الکتب، ریاض، سعودی عرب، طبع دوم، 2003م

47۔ فراہیدی، خلیل بن احمد، کتاب العین، مکتبہ دار الھجرۃ، ایران، طبع دوم، 1409ھ،

48۔ قدوری، احمد بن محمد، قدوری، مکتبہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، پاکستان، (س-ن)،

49- کاسانی، ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع دوم، 2003م،

50- لویس معلوف، المنجد، ترجمہ از عبد الحفیظ، مولانا، ابو الفضل، مکتبہ خزینہ علم وادب، لاہور، پاکستان، (س-ن)،

51- محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیات اقبال اردو (بانگ درا)، ناشر، پروفیسر شہرت بخاری، مطبوعہ، استقلال پریس لاہور، سن اشاعت، 1990م،

52- محمد رشید رضا، المنار، مکتبہ دار المنار، قاہرہ، طبع دوم، 1947م،

53- محمد شفیع، مفتی، فتاویٰ دار العلوم دیوبند، دار الاشاعت، اردو بازار، جناح روڈ، کراچی، پاکستان، طبع سوم، 2006م،

54- محمد منیر قمر، عیدین و قربانی، مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ، ڈسکہ، پاکستان، سن اشاعت، 2011م،

55- محمد ہارون، عبد السلام، معجم الفاظ القرآن الکریم بین المعاجم وکتب التفسیر واللغہ، مکتبہ ادارہ عامہ للمعجمات واحیاء التراث، قاہرہ، طبع اول، 1970م،

56- محمد یوسف، علامہ، اسلام میں حیوانات کے احکام، مکتبہ بیت العلوم، پرانی انار کلی، لاہور، پاکستان، (س-ن)،

57- مرزا اظہر بیگ، ڈاکٹر، ڈاکٹر عبد العلیم چوہدری، پروفیسر محمد شریف خان، یونم جبیں چوہدری، زاہدہ حمید، پاکستان کی جنگلی حیات، ناشر، اردو سائنس بورڈ، لاہور، طبع چہارم، 1995م،

58- مرغینانی، علی بن ابو بکر، ھدایہ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، پاکستان، طبع دوم، (س-ن)،

59- مزی، جمال الدین، ابو الحجاج یوسف، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، مکتبہ موسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، طبع دوم، 1983م،

60- مسلم، مسلم بن حجاج، ابو الحسن نیشاپوری (امام)، مسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل الی رسول اللہ ﷺ، مکتبہ دار طیبہ للنشر والتوزیع، ریاض، سعودی عرب، طبع اول، 2006م،

61- مودودی، ابو الاعلیٰ، رسائل و مسائل، مکتبہ اسلامک پبلیکیشنز، پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور، پاکستان، طبع اول، 2002م،

62- نسائی، عبد الرحمٰن، احمد بن شعیب بن علی (امام)، سنن نسائی، مکتبہ دار التاصیل، بیروت، لبنان، طبع اول، 2012م،

63- یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر، ابو عمر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، مکتبہ دار الجیل، بیروت، لبنان، طبع اول، 1992م،

64- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ، پنجاب، لاہور، طبع اول، 1968م،

65- نوائے وقت اخبار، (انمول قدرتی حسن کا پاسبان، محکمہ وائلڈ لائف پنجاب) کالم نگار، عتیق یوسف ضیاء، انیس اگست 2017ء م،

66- نوائے وقت اخبار، کالم نگار، فرزانہ چوہدری، دس جولائی 2016م،

67.Anthony R.E. Sinclair, John M. Fryxell, and Graeme Caughley "Wildlife Ecology, Conservation, And Management" Blackwell Publishing,First edition 1994,9600 Garsington road,Oxford,United Kingdom.

68. Dr.Jim Knight "The Basics Of Wildlife Management" Manage Your Land for Wildlife publications, 2008.Montana State University Extension.Bozeman,MT.246 pp.

69.Elizabeth Dickinson, The national newspaper,abu dhabi,octuber 15, 2013.

70.Elsa Tsioumani,Elsa Morgera, "Wildlife legislation and the empowerment of the poor in Asia and Oceania" Fao legal papers online #83,2010.Viale delle terme di Caracalla 00153 Rome, Italy.

71.Ezike Christpher Onyemaechi, "Introduction to wildlife management", prince digital press,1nkpor street abakpa,enugu,enugu state(Nigeria),2009.

72. https://en.wikipedia.org/wiki/Nature_reserve
73. http://en.wikipedia.org/wiki/wildlife_of_-pakistan.
74. Jay dix, Color atlas of forensic pathology, crc press Washington d.c,new york, first edition,2000.
75. Krishan vij, Forensic medicine and toxicology priniciples and practice, reed Elsevier private limited,new dehli,india,fifth edition,2011.
76. Muhammad Azhar Khalid,Wildlife parks in punjab tourist guide, punjab wildlife &parks department, publicity cell Lahore,first published.
77. Patrick Phillips,Oxford advanced learner's dictionary,Oxford university press,new york,eight edition,2015,
78. Pekka sauko,Bernard knight,Knight's forensic pathology,crc press taylor&fransic group boca raton,London,new york,fourth edition,2016.
79. "Public Acts Of The Thirty-Seventh Congress Of the United State" Washington,United State. Govt. Print. Off.1875.
80. Rajesh bardale,Principles of forensic medicine & toxicology,jaypee brothers medical publishers,new dehli,first edition,2011.
81.Robin Mckie,science editor: Humans hunted for meat 2 million years ago, the guardian international edition,guardian media group,London,September 23 2012.
82.Sara hawker, Little oxford English dictionary, oxford university press,new york, nine edition,2006,
83. "The Encyclopedia Britannica" ,Cambridge,England,University Press,New York, 35 west 32nd street,1910. Eleventh edition.
84. "The punjab wildlife act 2007", amendment in rules upto 31st December,2010.
85.Tia ghose Earliest evidence of human hunting found, live science article, purch group publications,new york,march 13,2013.
86. Z.B. Mirza, "WILDLIFE OF PAKISTAN" , Pakistan wildlife foundation, Islamabad,2012.